قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا بیان	۱۰۹
تلاوت قرآن مجید کی فضیلت و ثواب کا بیان	۱۱۱
بعض آیات و سورتوں کی فضیلت کا بیان	۱۱۳
قرآن مجید کے آداب تلاوت کا بیان	۱۱۷
معجزات عقلی کا بیان	۱۲۱
نوع اوّل معجزات عقلی سے	
نوع دوم	۱۲۲
نوع سیوم	
نوع چہارم	۱۲۴
نوع پنجم	۱۲۵
نوع ششم	۱۲۷
اخبار غیب کے معجزات جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں	۱۲۸
معجزات جسمیہ جو حضرت کی ذات بابرکات میں تھے	۱۳۶
سر مبارک کا معجزہ	۱۳۶
موئے شریف کا معجزہ	
چہرۂ شریف کا معجزہ	
چشم مبارک کا معجزہ	۱۳۸
گوش مبارک کا معجزہ	ایضاً
دست مبارک کا معجزہ	۱۳۹
پشت مبارک کا معجزہ	۱۴۰
قدم مبارک کا معجزہ	۱۴۱
لعاب مبارک کا معجزہ	۱۴۱
دندان شریف کا معجزہ	۱۴۲
دہان شریف کا معجزہ	۱۴۲
جسم معظم کا معجزہ	۱۴۳
معجزات خارجیہ کا بیان	۱۴۴
اختتام کتاب	۱۵۰
قصیدۂ سلام	۱۵۴

تمت

تاریخ طبع از طبعزاد جناب سیدان سید عبد القادر صاحب قادری مہر سلمہ اللہ اکرم

قابل سیر ہے یہہ باغ بسیر — فیض پاوینگے مسلمان اکثر
مالک مطبع فردوسی نے — اِسکو چھپوایا بطرز خوشتر
مدعا اُن سے یہی تہی اونکا — چھپلے یہہ حال شفیع محشر
اُمتیان اسکو پڑہین اور سمجھین — اجر دارین مین لوٹین گہیر
مہر سے مجہ تو کیا ہووے رقم — خوبیان اسکی ہین ظاہر سب پہ

پرکہی دیکھ کے فوراً تاریخ
اب چھپا اچھا ریاض الازہر
۱۲ ۷۹

تاریخ طبع از طبعزاد جناب منشی محمد قاسم صاحب غم دام کرمہ

چھپ گیا حال شافع محشر — دینداروں کو فیض ہو گہیر
کہہ دیا غم نے سال طبع کتاب — چشم بد دور ہے ریاض الازہر
۱۲ ۷۹

تاریخ طبع از نتیجۂ درگاہ محمد حافظ سید محمد مہتمم مطبع فردوسی

فائدے ایسے ہین سب پر ظاہر — کیون نہ عالم کے ہو منظور نظر
چھپ گیا خوب تو تاریخ کہی — کہ ہوا چھاپا ریاض الازہر
۱۲ ۷۹

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

کتاب ہذا الفضایل و مناقب حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم مسمی بہ



دفتر ثانی خیابان السیر از مصنفات مولانا مولوی عبدالحی صاحب واعظ

در مطبع یوسفی واقع دہلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم | روضۂ اسرار قدم کا نسیم
جسکے ہر یک حرف کے گل سے مدام | اہل حقایق کے معطر مشام
مصحف اشرف کا یہہ عنوان ہی جان | یعنے یہہ سرنامۂ قرآن ہی جان
زینت قرآن یہہ عنوان ہی | یونہی حدیث شہ اکوان ہی
حرف لقین اسکے جو انیس ہیں | جانئے سب مایۂ تقدیس ہیں
اور جو ہیں تعذیب سقر کے ملک | وے بھی ہیں انیس ہی سب بادرک
جوکہ پڑھے اسکو بلا ارتیاب | اُسکو وے انیس کا ہو عذاب
جو پڑھے اسکو بخلوص تمام | نار سقر ہوینگی اُس پر حرام
بحر معانی کو نہیں اُسکے حد | انجم تفسیر کو نئے اسکے عد

روایت

شیر خدا یعنے علی ولی | بولا ہی اِسطرح بشان جلی
گر لکھوں تفسیر میں اسکی بچار | ہو ویگا ہفتاد شتر اُسکا بار
یوں ہی روایت کہ شہ اِنس وجان | باعث ایجاد زمین وزمان
سید ثقلین حبیب خدا | سرور کونین دلیل ہدا

فخر رسل خاتم پیغمبران
اپنے صحابہ سے کیا یوں بیان

کہ شب معراج میں از حکم رب
سیر کو جنت لے گیا میں نے جب

نہر نظر آئے میرے تئیں چہار
ذکر یہہ آیت میں ہی جنکا ای یار

پانی کی یک دودھ کی تھی دوسری
پاک خمر کی تھی یقین تیسری

چاروین تھی شہد کی پاکیزہ تر
اور تھی ہر ایک بتری اسقدر

جسکے مقابل یہہ تمامی جہان
یک سر سوزن کے ہو مانند عیاں

پوچھا میں جبرئیل سے انکی خبر
آئے کہاں سے یہ چلے ہیں کدہر

بولا وہ کوثر کو چلے ہین یقین
مجھکو خبر آئی کہاں سے نہیں

کیجئے درگاہ خدا سے سوال
عرض میں کرنے کا کیا تب خیال

ایسے میں وہاں ایک فرشتہ عظیم
کہ تھا بترا ہی وہ قوی و جسیم

اسکی جسامت و بزرگی بجاہ
کوئی نجانے ہی خدا کے سوا

آکے کیا جلد میرے تئیں سلام
اور میرے ساتھ کیا یہہ کلام

اپنے قدم رکھہ میرے بازو اوپر
چشم بھی اپنے تو ذرا بند کر

میں نے رکھا بازو پہ اسکے قدم
پس وہ فرشتہ نے اڑا یک بہم

جب کہ کیا ایک ہی لمحہ گذر
کھول کے انکھوں کو لیا میں نظر

مجھکو دسیا ایک شجر وہان بترا
قبہ در اسکے تلے ایک تھا

قبہ وہ ایسا تھا بترا لا کلام
اسپہ رکھیں گر یہہ جہان کو تمام

آویگا اسطرح سے بیشک نظر
بیضۂ یک مرغ ہو جیسوں کوہ پر

سبز زبرجد کا تھا یک اسکو باب
قفل زر سرخ کا ای کامیاب

پس وہی قفلے سے وے نہرین چہار
قصد چلنے کا کیا وہان سے مین
اسکے اندر چل کے نظر کیجیے
مین نے کہا قفل ہی اُسکو لگا ہی
کیلی بھی اسکی ہی ترے ہاتھ اب
بسم اللہ الرحمن الرحیم
مین نے پڑھا قفل وہین کھل گیا
چارو بھی کو نونسے یقین اسکے جان
قصد چلنے کا کیا پھر کہ مین
غور سے کچھ اور یہان دیکھیے
کونے پہ یک نظر کیا جا وہین
وسرے پہ اللہ لکھا ای سلیم
میم سے اُس بسم کے ای کامیاب
ہے وہ اللہ کے روان نہر شیر
بھی تھی روان شہد کی نہر عظیم
قدرت حق مین نے یہہ دیکھا ہون حیرت
جو کہ باخلاص تیرا امتی ہی
چارو بھی نہرون سے یہہ اسکتین
شکر کرو بھائیو خلاق کا

جاری تھے از قدرت پروردگار
تب وہ فرشتہ نے کہا میرے تئین
تا کہ سمجھی اسکی حقیقت کھلے
تب وہ فرشتہ نے مجھے یون کہا
پوچھا مین کیا ہی وہ کہا مجھکو تب
اسکی ہی بے شبہ کلید عظیم ہی
اسکے اندر جا کے نظر مین کیا
چار طرف چار تھے نہرین روان
پھر وہ فرشتہ نے کہا میرے تئین
نظر تامل سے بہت کیجیے ہی
بسم تھا مرقوم وہان ای یقین
ترے پہ رحمن بہہا رم رحیم
حکم سے تھے خشک کے روان جو آب
میم سے رحمن کے خمرا ای خبیر
حکم ستے خالق کے زمیم رحیم
مجھکو ہوا حکم ز درگاہ رب
یاد کرے مجھکو یہہ کلمے ستی
حشر مین سیراب کرونگا یقین
اسکے یہہ الطاف کا اشفاق کا

سرور عالم کے تصدق سے سب ۔۔۔ ایسے عنایات کیا ہم پہ رب

امتی اس شاہ کے ہمکو کیا ۔۔۔ جو ہی سرور کل ملک و انبیا

بارگہ حق کا وہ محبوب ہی ۔۔۔ حق کو رضا جسکی ہی مطلوب ہی

حق کا ہے مہمان ہمارا نبیؐ ۔۔۔ ہم بھی غلامان ہیں طفیلی سبھی

جبکہ ہو مہمان مظہر عزیز ۔۔۔ ہو وے طفیلی بھی مقرر عزیز

ایسے پیمبر کے ہو جب تابعان ۔۔۔ پیروی اسکی ہی کرو جاودان

احمد مرسل کے بدل ای کریم ۔۔۔ جب تو کیا ہم پہ یہہ فضل عمیم

اسکے ہی امت مین ہمین رکھہ سدا ۔۔۔ اسکی محبت مین ہمین کر فدا

اسکی رکھہ امت مین ہمین تا حیات ۔۔۔ اسکی ہی ملت پہ ہمین دے ممات

شرع پر رکھہ اسکے ہمین مستقیم ۔۔۔ پیروی دے اسکی ہمین ای کریم

کیجیے ہمین اسکی زیارت نصیب ۔۔۔ دنیا و عقبی مین شفاعت نصیب

خاص یہہ احقر کو تو ای کارساز ۔۔۔ جلد زیارت سے نبیؐ کے نواز

آہ میری عمر کے ہین تیس سال ۔۔۔ جرم و گنہ مین ہی ہوئے پایمال

بخش کرم سے میرے جرم و خطا ۔۔۔ راہ ترے قرب کی مجھکو بتا

حب پیمبر مین ترے جاودان ۔۔۔ سر و عیان رکھیے مجھے جانفشان

ہم سے ہزارون سے سلام و درود ۔۔۔ روح مقدس پہ کرا اسکے ورود

آل و صحابہ پہ بھی اسکے تمام ۔۔۔ جس سے لیا دین نبیؐ انتظام

خاص ابوبکر نبیؐ کا وزیر ۔۔۔ بعد رسل جسکا نہین کوئی نظیر

حضرت فاروق معظم دگر ۔۔۔ دین نبیؐ جس سے ہوا مشتہر

حضرت عثمان غنی تیسرا
کان شرف منبع حلم وحیا

اور چہارم وہ وصی رسول
حضرت کرار ہی زوج بتول

لخت جگر جسکے حسین وحسن
بحر شہادت کے دُر بے ثمن

بنت نبی حضرت خیر النسا
والدہ پاک ہی جنکی بجا

جسکے ہی اولاد مقدس مجار
کمل اقطاب ہی بے شمار

خاص گلستان ولایت کا گل
رہبر ثقلین دلیل سبل

جسکو عطا حقکی ہی محبوبیت
اور وہ عالم کی اُسے غوثیت

نائب مختار شہ انبیا
غوث جہاں بادشہ اولیا

جسکے خلیفے ہیں شیوخ جلیل
اپنے زمانے میں ہر یک بے عدیل

منجملہ سیدین جلیلین مرشدین کاملین مکملین شیخ اجل شیخ اول
مولانا مولوی حافظ حضرت سید عبد اللطیف محی الدین قادری مدظلہ العالی

خاص میرا شیخ فرید الدہر
مخزن عرفان وحید العصر

کان کرم شیخ شیوخ زمن
فاتح ابواب رموز کہن

بحر ہدا وارث شرع رسول
شمع شبستان علی وبتول

حامی دین حافظ قرآن ہی
متقی وعالم ذی شان ہی

بحر حقایق کا دُر بے نظیر
ملک معارف کا امیر کبیر

قدوۂ ارباب شریعت ہی وہ
زبدۂ اصحاب طریقت ہی وہ

جسکے نفس عنبر کے مست عارفین
اُسکے ہی خرمن کے ہیں اب خوشہ چین

چرخ ولایت کا ہی وہ آفتاب
اوج کرامت کا ہی وہ ماہتاب

حاجی حرمین شریفین ہے — جامع شرفین لطیفین ہے
سید نقوی و حسینی ہے او — مادری حسنی ہے اوہ فرخندہ خو
شیخ محقق خلف بوالحسن — نیّر برج شرف بوالحسن
اسم شریف اُسکا ہے عبداللطیف — محی دین ہے عرف لقب اے شریف
مسند ارشاد پہ رب العباد — فیض رساں اسکو رکھے شاد شاد

وشیخ ثانی عالم ربانی مرشد حقانی واقف اسرار خفی وجلی جناب مولانا سید محمد علی واعظ نقشبندی وحضرت شیخ الشیوخ قطب اولیا اصلین سید احمد قدس سرہ

شیخ دوم گنج رموز قدم — عالم ربانی جمیل الشیم
حافظ اسرار کلام خدا — حامل اخبار رسول ہدا
فخر زمان واعظ شیریں زباں — صاحب دل جاذب ستر و عیاں
صاحب تاثیر سریع الاثر — منبع تذکیر رفیع القدر
نوع بشر اصل ملایک سیر — حلم و فتوت کے شجر کا ثمر
رونق اسلام و سر مسلمین — دین و شریعت کا تھا رکن رکین
آیۂ تطہیر کے گلشن کا پھول — نوح کی کشتی کے شبیہ کا شمول
مرآت حال سلف صالحین — مظہر قال خلف کاملین
وعظ کی تاثیر ہے اُسکی شہیر — وہ نہیں محتاج بیان اے خبیر
سید سادات صحیح النسب — سید حسنی و گرامی حسب
مطلع انوار محمد علی — مجمع اسرار محمد علی
سید احمد ہے یقین جسکا پیر — فوج مجاہد کا امام و امیر

راہ بر غایت سیر و سلوک — جسکے تھے دربان امیر و ملوک
اپنے زمانے کا مجدد تھا وہ — مرشد آفاق مجدد تھا وہ
بحر صفا عارف ذی جذب و جال — مظہر اوصاف جلال و جمال
قطب زمان واصل موصل تھا وہ — کامل و اکمل بھی مکمل تھا وہ
جس سے یک عالم کو ہدایت ہوئی — دور عجب جس سے ضلالت ہوئی
غرق تھا بدعات مین ہندوستان — نام تھا سنت کا نہین تھا نشان
ویسے زمانے مین خدائے متین — اُسکے کیا ہاتھ سے تجدید دین
سنت نبوی کو وہ زندہ کیا — قامع بدعات ضلالت ہوا
حُب نبیؐ کاملۂ صادقہ — وہ کیا تلقین بہ رہ فائقہ
اُسکے خلیفے کئے ذو المرتبت — پائے ہین فردانیت و قطبیت
دہلی کی تاریخ مین یون ہی لکھا — ذکر صنادید عجم مین بجا
عالمان حرمین کے اور عارفان — اُس سے لئے فیض عیان و نہان
اور اجابت کے مقامات مین — اور فضیلت کے مکانات مین
اسکو لغز آکر کے کرلئے دُعا — کہتے تھے آمین وے سب باصفا
خواب مین کھلوایا اُسے مصطفیٰ — مین کہجور اپنے دہان مین بھگا
جب ہوا بیدار وہ اُس خواب سے — دانت مین خرمے کے تھے ریزے لگے
غسل دیا اسکو علیؑ در منام — فاطمہ پہرائی لباس عظام
روح شریف شہ جیلان سے — اور بہت ارواح سے اقطاب کے
حالت بیداری مین وہ محترم — پایا ہے سب بے شبہ فیوض اتم

کل ولیوں کے یہہ حالات ہیں | انکے مقامات و کرامات ہیں
انکا نہ انکار تو کر ای تقی | ولیوں کا منکر ہے دو جگ میں شقی
ہوویگا منکر جو کرامات کا | کھوویگا سرمایہ وہ برکات کا
احقر عاصی کو ای عالم کے رب | رکھیئے مؤدب تیرے ولیوں سے اب
خیر جزا دیجیے انھیں بیحساب | انسے ہمیں رکھیئے سدا فیض یاب

سبب تنظیم این رسالۂ واجب التعظیم والتکریم

وجہ رسالے کی یہہ تنظیم کا | ہے یہی تصنیف کا ترقیم کا
محفل تذکیر میں یک دن یقیں | تھوڑے سے فضایل شہ عالم کے تئیں
بعضے احادیث و تفاسیر سے | شرح کیا صاف تقاریر سے
بزم کے حضار سنے اسکو جب | ہوگئے متأثر و محظوظ سب
بعض محبان رسول خدا | عاشق بیجان رسول خدا
بولے یہہ مضمون کے مقدس گہر | منسلک رشتۂ تنظیم کر
پس جو مطالب تھے وہ تذکیر کے | لایا ہوں میں قید میں تحریر کے
جو ہی محبت میں نبی کے فدا | عاشق این نسخہ رہیے وہ سدا
ہجر پیمبر سے جو ہی بے قرار | ہوویگا اس نسخہ پہ وہ جاں نثار
میں نے با حوال رسول خدا | چار چمن چار رسالے لکھا
دفتر اول ہے وہ ای باخبر | ہے وہ ملقب بجنان السیر
جب ہوئی مشہور وہ چار چمن | فیض کے گل اس سے چنے مرد و زن
بعض محبان و دیانت شعار | ذکر پیمبر کے جو تھے جاں نثار

پھر ہوئے باعث کہ میں بیتاب ہم / اب سیرت سے نہیں سیراب ہم
دفتر اوّل ہے جنان السیر / جون تو لکھا مستند و معتبر
دفتر ثانی بھی لکھے اسکا سلیس / اسکے بھی ہوں چار ای نسخے نفیس
وزن بھی ہر ایک کا ہوئے جدا / خیر جزا دیویگا تجھکو خدا
آیا ہے جب ذکر شریف رسول / مین بسر و چشم کیا وہ قبول
ذکر فضایل میں نبی کے ای یار / عزم ہے گلزار لکھوں اب چہار
بارا سو ستر سن ہجری تھا جب / نسخۂ اول یہ لکھا تھا میں تب
اسکو ہی گلزار اول بے قرار / درگہ مولا سے ہوں امیدوار
باقی سہ گلزار کو بھی بالغرور / جلد عطا حق سے ہو تو نیک ظہور
اسمیں کتب یہہ ہیں یہ مستند / عمدہ و مستند اولہ معتمد
از فن تفسیر و حدیث و سیر / اور تواریخ و سلوک ای پسر
پہلے تفاسیر میں ای با تمیز / بغوی ہے اور دوسری فتح العزیز
تیسری تفسیر حدائق ہے جان / چوتھی ہے تفسیر مدارک جہان
اور احادیث میں ای نیک خو / شرح ہے مشکوٰۃ و موطا کے دو
اور سیر میں عربی معتبر / پہلے شفا اور مواہب دگر
اور دو کتب فارسی ہیں ای میان / یعنی معارج و مدارج ہیں جان
کیمیا احباب سلوک ای خبیر / اور سوا اسکے کتب ہیں کثیر
اسمیں ضرورت میں جہاں پاونگا / انکا حوالہ ہیں وہاں لاونگا
ای مرے خالق مرے مالک تو اب / کیجیے روا میرے مرادات سب

دیجئے ہر کام میں مجھکو خلوص — لطف سے تصنیف میں اسکے خصوص
جلد دے انجام اُسے باکمال — بدر بنا دے یہہ منوّر ہلال
فضل سے کر اپنے اسے تو قبول — کیجئے مقبولِ جناب رسُول
اُسکو مسلمانوں کا گلہار کر — اُسپہ یک عالم کو تو بلہار کر
جوکہ پڑھے اسکو سُنے اہل دیں — بخش دے اُن سبکو کرم سے یقیں
نور مہ و مہر رہے جب تلگ — نور یہہ نسخہ کا بھی رکھہ تب تلگ
تو ہو میرا مجھکو تیرا کر یقین — تو ہی ہو ہر کام میں میرا مُعین
مجھکو محبت میں تیرے کر فنا — حُبّ نبیؐ میں بھی تیرے ربّنا
راہ میں بس اسکے مجھے خاک کر — اُسکے تصدّق سے مجھے پاک کر
اُسکے ہی بس ذکر کا دیوانہ کر — اُسکے یقیں شمع کا پروانہ کر
اُسکے سُنن کی دے مجھے پیروی — پیروی میں اُسکے مجھے کر قوی
کر تو شہادت پہ مرا خاتمہ — از پئے حسنین و علی فاطمہ
ختم دعا کرکے بعونِ خدا — نسخے کا کرتا ہُوں یہاں ابتدا

پہلا گل بیان میں بشارات معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے

راوئی اخبار رموز کہن — سبز روایت کا لیا یوں چمن
در شبِ معراج رسولِ امین — سدرہ تلگ جبکہ ہی پہنچا یقین
روح امیں شہ سے ہُوا ہی جدا — کہنے لگا اُسکو رسُول خدا
کیوں لو کیا ترک رفاقت مری — عرض کیا وہ نہیں طاقت مری
مجھکو نہیں پیش روی کا مجال — اس لئے ناچار ہوں بے قیل و قال

حق سے مرا مسکن و ماوا یہی   اور مرا مامن و ملجا یہی
تیرے سوا کوئی ملک یا نبی   آگے نجاوے نہ گیا ہے کبھی
ایک قدم یہاں سے گر آگے چلوں   حق کی تجلی سے جلوں تلملوں
ایک روایت ہے کہ وہ شاہ دین   تب کہا اس طرح بروح امین
گر کوئی حاجت ہے تری بول آج   تا میں کروں عرض بدرگاہ رب
عرض کیا شاہ سے تب جبرئیل   مانگ یہ اے شاہ ز رب الجلیل
کہ تری امت کو قیامت میں حبیب   پل پہ گذرنے کا کرے حکم رب
حکم مجھے دیوے تو میں اپنے پر   کھول بچھا دیوں یقیں پل اوپر
تاکہ تری امت عالی وقار   پل سے گذر جاوین وہ بجلی کے سار
نار سقر کا نہ اثر اُن کو ہو   خلد میں تا جلد گذر انکو ہو
مطلب دل اور مرا مدعا   غایت مقصود یہی ہے مرا
بھی ہے روایت کہ شہ انبیا   آگے چلا جب کہ بفضل خدا
بہت عجائب و غرائب دیکھے   لکھنے کو اُن سب کے لطافت کسے
تیسرے چمن میں بجان التیسیر   شرح ہیں کچھ اسکی لکھا کر نظر
جبکہ غرض سب سے ہوا ہے جدا   کوئی ملک شہ کے نہ ہمراہ رہا
نور کے ہفتاد حجاب عظیم   باقی تھے تا درگہہ رب کریم
لینے ہیں وہ نور کا ہر یک حجاب   مثل نہ دسرے کے تھا بے ارتیاب
حق کی اعانت سے یقیں شاہ دیں   قطع کیا سارے حجابوں کو تیں
عظمت و اجلال سے حق کی تری   اُسپہ تب یک دہشت و حیرت ہوئی

حضرت صدیق کے رب الورا — ایک منادی سے کرایا ندا
سنتے ہی اُس صوت کے دہشت گئی — خاطر اشرف کو تسلی ہوی
شاہ کہا حکم کیا پس خدا نو — ای میرے محبوب تو نزدیک آ
یون ہی ہوا حکم مجھے تین بار — قرب و دنی مجھکو دیا کردگار
اور کیا حق نے مرے سے سوال — دینے جواب اُسکا نپایا مجال
پس ید قدرت کو وہاں آپنے — حق نے رکھا میرے دو شانون منے
سینے میں تب آپنے پایا ہوں میں — راحت و آرام و تسلی یقین
مجھکو دیا علم ہمہ اولین — حق نے مرا علم ہمہ آخرین
اور کئی علم سکھایا مجھے — علم کے اسرار دکھایا مجھے
انسے ہی یک قسم کا وہ علم جان — مجھ سے لیا عہد خدائے جہان
کہ نکرون فاش کسی پر اُسے — اسکے نہیں حمل کی طاقت کسے
علم ہی وہ دوسرا ای باخبر — جسکے چھپانے و بتانے بھر
غیر شبہ حضرت پروردگار — مجھکو یقین بخش دیا اختیار
علم ہی تشریع کا وہ تیسرا — حکم کیا باب ہوں جسکے خدا
جو کہ ہوں امت کے میرے خاص عام — سبکو وہ پہنچاؤں یقین لا کلام
ہوں نے کیا عرض کہ ای کردگار — جبکہ ہوا میں نے اول بے قرار
جلد ابوبکر کے آواز سا — کان میں پہنچی ہی میرے یک ندا
مجھکو ہوا اُس سے تعجب شتاب — حق نے دیا مجھکو یہہ سنکر جواب
ہوں نے کیا قصد کروں جبکہ بات — وادی ایمن میں وہ موسی کے سات

اسکو ہیبت وحشت و ہیبت ہوئی — اسکو تکلم کی نہ طاقت رہی
اسکی تسلی کے لئے میں کہا — سدرہ سے تیرے ہاتھ میں ہے یوں کیا
ذکر عصا سے اُسے اُنس ہوئی — اُسکی وہ سب ہیبت و وحشت گئی
یوں ہی میں چاہا کہ ترے یار کے — صوت سے تسکیں تجھے تا ملے
ایک ہی طینت سے ہے خلقت تری — اور ترے یار ابوبکر کی ؛
دونوں جہاں میں وہ ترا ہی انیس — رنج میں راحت میں ترا ہمجلیس
ایک فرشتے کو میں پیدا کیا — شکل پہ صدیق کے ای مصطفیٰ!
تاکہ لغت پر ہی ابوبکر کے — ایک ندا تجھکو یہاں وہ کرے
ہووے وہ آواز سے اُنس تجھے — ہووے نہ اُس حال میں وحشت تجھے
فہم سے اُس چیز کے چاہا جو میں — تجھکو وہ وحشت نہو مانع کہیں
بعد کہا اُسکے مجھے توں خدا — حاجت جبرئیل وہ ہے بول کیا!
میں نے کہا تجھسے نہیں وہ نہاں — تو ہے یقیں واقف سر و عیاں
حق نے کہا میں نے کیا ہوں قبول ؛ — عرض وہ جبرئیل بھی ای رسول
اُسکے لئے دوست رکھیں جو تجھے — اور تری صحبت سے مشرف ہوئے

دوسرا گل بیان میں عرض سوالات سید کائنات علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات کے
درگاہ میں مجیب الدعوات کے اور جوابات اُس خالق بریات کے جل جلالہ وعم نوالہ

کل علمائے مفسر قدیم — محرم اسرار کلام کریم ؛
آیۂ اوحیٰ کی معانی میں وے — اپنے تفاسیر میں ایسا لکھے
کہ کہا اُس طرح شہ باکمال — اُس شب معراج میں کتنے سوال

حضرت خالق تعالیٰ سے کیا مجھکو جواب ایسے خدا سے دیا
پہلے کیا عرض کہ ای دادگر تو دیا جبرئیل کو چھے لاکھ پر
اپنے مقابل تو مجھے کیا دیا مجھکو تب ارشاد خدا یوں کیا
پاس مرے ایک ترا موئے سر اس پر شش لک ہے تب اس دو ستر
کھولے اگر اپنے پراں جبرئیل شرق سے تا غرب بچھاوے خلیل
آپنے گیسوئے مبارک محمد روز قیامت میں تو کھولے اگر
آپنی امت کی شفاعت لئے اہل معاصی کی اعانت لئے
شرق سے تا غرب جو ہیں عاصیاں انکو میں بخشونگا بغیر گماں
پس مرے نزدیک بزرگ و جلیل گیسو ترے یا ہیں پر جبرئیل
گیسوئے اشرف کا شرف ای میاں بال و پر روح امیں کو کہاں
احقر عاصی کو بھی ای کارساز اسکی شفاعت کے شرف سے نواز
پھر میں کیا عرض ز رب الودود جو کئے آدم کو ملایک سجود
اسکے مقابل بھی مجھے کیا دیا مجھکو کہا حضرت رب الوریٰ
نور مقدس ہی ترا جلوہ گر تھا یقیں آدم کی پیشانی اوپر
اصل میں بیشک تو ہی مسجود تھا وہ تھا وسیلہ تو ہی مقصود تھا
کیا وہ سجود اصل میں آدم کو تب دیکھئے یا نور معظم کو تب
نور محمد کے بدل ای غفور دیتو مرے چشم بصیرت کو نور
تاکہ تری ذات ہی مشہود ہو غیر ترا نظر سے مفقود ہو

فائدہ

سجدہ املاک سے وہ ای خلیل
کو کرے اب سجدہ بشر کو بشر
کیونکہ ملک سجدہ بشر کو کیئے
ہر دو نہ یک جنس تھے وہ ای سعید
آدم و املاک بھی ای اہل دین
پیر و مریدوں کو کہتے ہیں بھلا نہ
بلکہ کیئے منع خدا و رسول ہو
منع میں آیات ہیں قرآن کے
سنگ و شجر اور بہایم عیاں
دیکھ صحابہ بھی اُسے بار بار
سنگ و شجر اور یہہ سب جانور
پس ہیں احق ہم تو یقیں لا کلام
انکو تب ارشاد کیا شاہ دیں
جانو بلا شبہ نہیں ہے روا
حکم میں عورات کو کرتا تمام
کیونکہ بترا مرد کا حق ہے سنو
ہیں بہت اس خبر کے جان راویان
جب نہ لیا سجدہ شہ باوقار
کمل اقطاب بھی جو ہو گئے

ہو نہ سکے شرع میں ہرگز دلیل
پیر ہو یا کوئی بزرگ دگر
آدمی آدم کو نہیں جانیئے
یجان تو ہی یک جنس ہی پیر و مرید
سجدے کے مامور تھے حق سے یقین
حکم یہہ سجدیکا کہاں حق کیا
غیر کے سجدے سے ہمیں تو نہ بھول
او رحدیثیں شہ اکوان کے
کرتے تھے سرور کو سجود ایمیاں
عرض کیئے اکی شہ عالی وقار
سجدہ تجھے کرتے ہیں شام و سحر
سجدہ بجالاویں تجھے صبح و شام
حق کے سوا سجدہ کسی کے تئیں
ہوتا روا اگر کسے حق کے سوا
سجدہ کریں مرد و نکو اپنے بدام
زنتہ عورات پہ ای مومنو
اور بہت اُسکے طرق ہیں پچھان
کون ہو پھر سجدے کے اسباب وار
اپنے مریدون سے نہ سجدہ لیئے

حضرت محبوب خدا محی الدین | اور سوا اسکے جو تھے کملین
سجدہ عبادت کا ہے کفر صریح | اور تحیتہ کا حرام و قبیح
بلکہ تحیت کا بھی سجدہ عیان | کفر ہی لکھے ہین کئے عالمان
کلّہ زمین پر بھی ہی رکھنا حرام | سجدہ انگوٹھون پہ بھی کرنا حرام
شرح عین مشکوۃ کے ای باادب | بحث یہ ہے تو دیکھ مفصل ہے سب
پھر مین کیا عرض زپروردگار | لے گیا آدم کو تو جنت مجھار
حق نے تب ارشاد کیا یون مجھے | لے گیا باہر بھی لے آیا اسے
تجھکو بھی امت کو ترا ای رسول | جنت ماوا مین جب ہووے دخول
پھر کبھو باہر نہ مین لاون یقین | تا با ابد اسمین ہی راکھون یقین
احقر عاصی کو بھی ای پاکذات | خلد مین لیجائیے سرور کے سات
حضرت عباس کا نیکو خلف | بولا ہے اس طرح یقین باشرف
کہ کیا ارشاد شفیع الورا | مین نے مرے رب سے کیا التجا
تو ید قدرت سے بنایا اسے | سجدہ فرشتون کرایا اسنے
حق نے کہا تجھکو دیا نعمتان | اس سے بھی بہتر بعیان و نہان
یعنی ترا نام ای سالار ناس | مرے یقین نام معظم کے پاس
آگے بھی آدم کے برس دو ہزار | مین نے لکھا عرش اپر آشکار
نام و نشان بھی نتھا آدم کا جب | تجھکو فرشتون نے پچھانے ہین تب
سات سمٰوات کے ابواب پر | اور بھی جنت کے ہر یک باب پر
اور سرادق و حجب پر تمام | قصر پہ ہر ایک لکھا تیرا نام

نام پیمبر کا ترے ای خدا
نام سے اپنے نہ کیا جون جدا

یون ہی پیمبر نے دل سے وہ دو نام کو
کلمۂ طیب کے سر انجام کو

تا با ابد کر نہ جدا ای قدیر
اُسپہ میرا ہوئے کلام اخیر

پھر کہ کہا مین نے خدائے جہان
تو دیا ادریس کو عالی مکان

حق نے کہا اُس سے بلند تر مقام
مین نے دیا تجھ کو یقین لا کلام

یعنے ہوا عرش پہ تیرا عروج
اور او ادنیٰ کی پایا تو بوج

قربت قوسین بھی بس ای حبیب
خاص ہے تجھ ہی کو بستر غریب

سہری بھی امت کے تیری حاجتین
مین نے دیا بخش بہت نعمتین

اور بہت آفات بھی ای باشرف
مین کیا امت سے تیرے بر طرف

گرچہ وہ ادریس کو عالی مقام
جس سے مین اُسکے دیا لا کلام

پر مین کیا ذکر تیرے بلند
یہہ کہان ادریس کو درجے بلند

مین سے اُس ذکر کے ای میرے رب
ذکر مین رکھہ اُسکے مجھے روز و شب

پھر کہ کہا عرض میرے رب سے مین
نوح پیمبر کی وہ کشتی کہتین

صدمۂ طوفان مین بچایا ہے تو
لطف سے پانی پہ چلایا ہے تو

حق نے کہا تجھ کو دیا مین براق
طی کیا تو جس سے یہہ نیلی رواق

عرش سے تا فرش تو لمحے بھر
مشرق سے تا غرب کیا ہے گذر

اور مساجد تیری امت کتین
عالم دنیا مین دیا ہون جو مین

جب ہو سقر حشر مین شعلہ فگن
قلزم آتش ہو بہت موج زن

امت اطہر کو ترے ای رسول
اُنکے مساجد مین ہی یا دیون خول

اور مساجد کو یقین انکے سبب | نوح کی کشتی کے ہی مانند تب
قلزم دوزخ پہ کرونگا روان | برق سے زائد وے پہنگے دوان
صدمۂ طوفان عذاب و بلاؤ | شعلۂ امواج ہم ابتلاؤ
انکو نہ پہنچیگا یقین بے گمان | انکو یہہ طوفان سے دیون امان
کیا یہہ بڑی یا ہی بڑی وہ نجات | یہہ ہی کہان اور کہان ہے وہ بات
احمد مرسل کے بدل ای کریم | شرع کی رکھہ پل پہ مجھے مستقیم
مسجد نبوی مین یقین دخل دے | حشر مین کر پار وہ پل سے مجھے
پھر مین کیا عرض کہ ای دادگر | آتش نمرود براہیم پر جو
سرد تو گلزار کیا ہی بے مثیل | اور کیا اسکو تو اپنا خلیل جو
حق نے کہا مین تری امت اپر | آتش دوزخ کو کیا سرد تر جو
گرچہ کیا اسکو مین اپنا خلیل | تجھہ کو کیا اپنا حبیب جمیل
کیا وہ براہیم کی خلت تری | یا یہہ محبت کی فضیلت تری
اور براہیم کو ای مصطفےٰ | بعد عبادت کے نبوت دیا
اور تری امت کو زبعد گناہ | درجہ محبت کا دیا ہے شاہ
یعنے کرین بعد گنہ توبہ جب | دوست بہت انکو مین رکھتا ہون تب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ

بندۂ احقر یہہ ترا ای خدا | جو ہی گناہون مین سراپا بھرا
تیرے پیمبر کے جو ہین نایبان | توبہ کیا تا تجھہ پہ انکے بجان جو
توبہ یہہ کر اسکا کرم سے قبول | اپنے محبون مین کر انکا شمول

توبہ کی فضیلت کی حدیثین

بولا ہی یون شافع روز نشور نکلے ہے جب تک کہ نہ مغرب سے سور
توبہ گنہ سے جو کرے باصفا ہوویگا مقبول وہ نزدِ خدا
بھی کہا ہر روز مین ہفتاد بار توبہ مین کرتا ہون بسرّ و جہار
بھی کہا توبہ جو کرے اہل بیم اُسکے گنا ہون کو خدائے رحیم
کاتبِ اعمال ملک سے وُہیں جلد بھلا تا ہے کرم سے یقیں
اور جو اعضا سے کیا ہو گناہ وہ بھی بھلا دیوے نہو تا گواہ
حق سے وہ بندہ نے جب آکر ملے جُرم پہ کوئی اُسکے گواہ نا رہے
اور کہا توبہ ہے گنہ سے یہی پھر نکرے فعل گنہ تو کبھی
اور کہا اعمال کو بندون کے سب پیر و پنجشنبے کے دن نزدِ رب
عرض وہ کرتے ہین ملائک نہ بھول جو کرے توبہ تو یقین ہو قبول
حق سے بھی جائیگا جو کوئی مغفرت بخشیگا کر اسکو خدا مرحمت
دل میں مگر جسکے کپٹ ہو نہان چھوڑتے ہین اُسکو نہین ویسا ہی جان
اور یہہ ارشاد کیا شاہِ دین بعد بدی کیجیو نیکی وہین
محو کرینگے وہ بدی کو تبھی بھول نہ یہہ بات کو ہرگز کبھی

روایت

نقل ہے ایک شخص جو حبشی اتھا عرض پیمبر سے یہہ آکر کیا
مین نے کیا جرم بہت ای رسول کیا مرا اب ہوویگا توبہ قبول
بولا وہ البتہ قبول ہوئیگا سن یہہ گیا پھر کہ وہ پوچھا تبھی آ

آہ کہہ جب کہ وہ غش سے گیا
شہ کہا ہاں دیکھتا تھا وہ یقین
آہ یہہ سن ایک وہ نعرہ کیا
ڈر گیہ مولا کے جو ہیں خاصگان
گرچہ گناہوں سے وہ بس دور تھے
ایسے ہی توبہ کی فضیلت میں جان
خوف ہی لسنخے کے یہہ تطویل سے
پھیر یہہ میدان سے عنان قلم
کہ کہا شہ عرض میں حق سے کیا
فدیہ بھی بھیجا تو اُسے گوسپند
حق نے کہا اسکو میں زمزم دیا
احقر تشنہ کو بھی ای بے نیاز
صاحب آن زمزم و کوثر بدل
گرچہ دیا فدیہ اُسے گوسپند
ایک یہودی و نصارا کتیں
فدیہ بنا بھیجوں بنار جحیم
فدیہ ترا کونسا ہی دیکھیے
پھر میں کیا عرض کہ ای کبریا
حق سے نے کہا تجھکو مدینہ دیا

دیکھتا تھا مجھکو مرا کیا خدا
اُس سے کوئی چیز بھی پنہان نہیں
گر کے زمیں پر ہی تبھی جان دیا
خوف سے یون خشک ہوے ویتے ہیں جان
خوف سے پر انکے دلان پور تھے
آئے احادیث بہت ای میان
اُس لیئے قاصر ہوں میں تفصیل سے
مطلب سابق ہی کروں اب رقم
تو نے ذبیح اللہ کو زمزم دیا
جنتِ ماوا سے یقیں گوسپند
تجھکو عطا کوثر اطہر کیا
زمزم و کوثر سے دو جگہیں نواز
دے اُسے جنت میں مقام و محل
روز قیامت میں بلطف دوچند
اُمتی یک یک کے بدل تیرے میں
اور تری امت کو بدار نعیم
یہہ ہی بڑا یا وہ بڑا جانیے
صالح پیغمبر کو تو ناقہ دیا
نقد سعادت کا خزینہ دیا

اور کیا مال غنیمت حلال
مین سے اُس سیر بنی کے اُمی
موت مجھے اُنکے مدینے مین دی
پھر مین کیا عرض وہ دربار مین
اُمت عاصی سے دیا بھی نجات
تجھکو بھی محفوظ رکھون غار مین
احقر عاجز کو بھی ای کردگار
غار مین بھی قبر کے بس ہر زمان
پھر مین کیا عرض یہ معبود سے
جس سے ہوے خوار سبھی کافران
حق نے کہا روزِ قیامت بھر
قعر جہنم سے جلاؤنگا بار
کافر گمراہ کو سقر مین گرا
فائدہ کس بات مین پس ہی زیاد
پھر مین کہا تو کیا موسیٰ سے بات
بات کیا اُس سے یقین طور پر
تھی جبل طور پر وہ بات جان
پھر مین کیا رب سے مرے التجا
حق نے جواب اُسکا مجھے یون دیا

جب تری اُمت کے دیا دل مین ڈال
کر تو اجابت یہ مری عرض اب
چین و سکون اُنکے سکینے مین دے
لوط پیمبر کو تب تار مین
مجھکو کہا خالقِ کُل کائنات
شر سے شریرون کے شبِ تار مین
پہنچا تو اُس غار تلک ایک بار
تنگی و تعذیب سے دیجے امان
باد کو تابع تو کیا ہود کے
راحت و آرام لئے مومنان
آوینگے جب خلق سبھی پل اُپر
باد سے برباد ہو سب بدنہاد
بار مسلمانون کو کرے وہ اُترا
باد یہ محشر کا وہ دنیا کا باد
حق نے کہا مجھکو تب ای نیکذات
تجھ سے کیا بات سرِ نور پر
بات یہ بے ریب تھی در لامکان
اُسکو تو توریت عنایت کیا
تجھکو تو مین آیت کرسی دیا

مین نے کہا حرمت تو اس کتین | قوم سمیت اُسکے اُتارا یقین
اُنکے قدم کو نہ لگا اُس کا آب | حق نے دیا مجھکو تب ایسا جواب
اُمت اطہر کا ترے جب گذر | ہووے قیامت مین سقر کے اوپر
دامن تر اُنکا نہ خشک ہوئیگا | اُس سے مسرت تو بہت لیویگا
احقر عاصی کو ای رب کریم | رکھ تری توحید مین بس مستقیم
آیت کرسی کے وے برکات سے | اُسکو بچا شرک کی آفات سے
اور ہم دنیا سے چلا یون اُسے | کہ نہ قدم آب سے اُسکے بھگے
مین نے کہا اسکو دیا تو عصا | جس سے سحر اہل سحر کا گیا
حق نے جواب اُسکا دیا یون مجھے | درجہ شفاعت کا دیا مین تجھے
جس سے قیامت مین ہزارون گناہ | ہو تری امت کے فنا اور تباہ
پھر مین کیا عرض کہ ای کبریا | اُسکو تو یک سنگ عنایت کیا
بارا جھرے ہوتی تھی جس سے روان | بارا قبیلون کے لئے بیگمان
مجھکو کہا حق نے یقین روز حشر | لاکھون گنہگار اُٹھینگے ز قبر
اور وے بے تاب رہین تشنہ لب | کوثر پاک اُنکو پلاوے تو سب
اور ملے اُنکو ز جنت شتاب | شیر و شہد آب و خمر بے حساب
کیا یہہ مشارب ہین معظم ترے | یا ہین ترے سنگ کے بارا جھرے
حرمت نبوی سے ای رب العلا | اُسکے مجھے عشق کا کوثر پلا
پھر مین کیا عرض ز رب الغفور | تو دیا داؤد نبی کو زبور
حق نے یہہ ارشاد کیا تب مجھے | سورۂ انعام دیا یون تجھے

نرم کیا ما قصہ میں اسکے کہا نرم بھی امت پہ تیرا دل کیا
اسکو زمین کا میں خلیفہ کیا سب تری امت بھی ہیں خلفا بجا
حرمت انعام سے ای میرے رب دے مجھے انعام تیرا افضل سب
تیری عبادت میں مجھے گرم کر دل کو مرے قدرت سے تیرے نرم کر
پھر میں کیا عرض دیا ای کریم تو نے سلیمان کو ملک عظیم
حق نے کہا مجھ کو بصد مرتبت تجھ کو میں جنت کی دیا مملکت
دیکھ سلیمان کی وہ دولت کہاں دار جنان کی یہ ریاست کہاں
پھر میں کیا عرض ز رب الورا باد کو تو اس کا مسخر کیا
ایک شب و روز میں وے شاہ کرتا تھا طی ایک مہینے کی راہ
حق نے کہا تجھ کو بدوش ملک میں نے بٹھا مارے فلک یک ملک
راہ گئے لاکھ برس کی لجا پھر کہ تیرے فرش پہ لایا بجا
سب سلیمان کو یہ عزت کہاں اور یہ رفعت بھی یہ قربت کہاں
احقر ناداں کو بھی ای خدا یمن سے اس سیر نبی کے سدا
سیر الی اللہ و فی اللہ دے سیر مع اللہ و باللہ دے
میں کہا یونس کو بچایا ہی تو پیٹ سے ماہی کے نکالا ہی تو
حق نے کہا سب تری امت کتیں قبر کی اور حشر کی آفت سے میں
ان کی بھی آفات سے دونگا بچا داخل جنات کرونگا بجا
بندۂ احقر کو یہ ای پاک رب لگی ہے نگل ماہی گنہا ہونگی اب
شکم سے جلد اسکے تو باہر نکال دو و اسے عفو کا دے اپنے بال

عرض یہہ پھر مین نے خدا سے کیا
خضر کو تو چشمۂ حیوان دیا

اُسکے بدل مجھکو دیا کیا ہی اب
مجھکو جواب اسکا دیا ہی یہہ رب

جنت ماوا مین تجھے ای خلیل
دیونگا مین چشمۂ خوش سلسبیل

چشمۂ حیوان کہان یہہ کہان
یہہ ہی حیات ابدی بیگمان

قلب کو احقر کے بھی ای پاک ذات
فضل کا دے اپنے آب حیات

ذکر مین بھی اپنے اُسے زندہ رکھ
نور کے ہی ذکر سے تابندہ رکھ

پھر مین کیا عرض جناب خدا
عیسیٰ کو انجیل مقدس دیا

حق نے کہا لطف سے تب یون مجھے
سورۂ اخلاص دیا ہون تجھے

یمن سے اُس سورۂ اخلاص کے
بندۂ احقر کو بھی اخلاص دے

سارے عبادات مین اعمال مین
اور سب اخلاق مین افعال مین

پھر یہہ کیا عرض کہ تو کر پسند
لے گیا عیسیٰ کو بچرخ بلند

مجھکو کہا حضرت پروردگار
صبح و مسا نام ترا پنج بار

ساتھ مرے نام کے بس در اذان
ہان بلند آواز سے لیتے ہین جان

ای نبی اس بات سے رہ فرحمند
ذکر کو ہم تیرے کئے ہین بلند

جسم کی پایا ہی بلندی مسیح
اسم کی ہا ہیگی یہہ بلندی صریح

دیکھئے عیسیٰ کی وہ رفعت کہان
اور یہہ رفعت کی فضیلت کہان

یمن سے اُس پانچ اذان کے ای رب
پانچ حواس احقر عاصی کے اب

اپنی عبادات مین ہی مصروف رکھ
خیر کے کامون سے ہی مالوف رکھ

پھر مین کہا مائدہ اُسکو دیا
حق نے یہہ ارشاد مجھے تب کیا

مانده فضل و کرامت یقین
حشر لیئے مین نے ذخیره کیا
مانده وه عالم دنیا کا ہے
مانده احقر کو بھی تو عرفان کا
مین نے کیا آل سرائیل کو تو
سر پہ انھیں ابر کا سایہ دیا
حق نے کہا تجھ کو یقین ای حبیب
نعمت دارین دیا ہون بہت
اور قیامت مین بھی دیؤن یقین
احقر عاصی کو بھی ای ذوالجلال
پھر نبی فضل کا سایہ تیرے
اور کہا آل سرائیل نے
یعنے کیئے جب وہ گنہ بے کران
گر تری امت سے گنہ ہو یقین
مسخ نہ دنیا مین کرونگا شتاب
دل کو بھی احقر کے با وصاف جد
اور یہہ ارشاد کیا حق نے مجھے
جس کا نہین کوئی کتب مین مثال
تن کو یقین اسکے بغیر کلام

واسطے امت کے تیرا ای امین
نعمتین ایسی نہ کسی کو دیا
مانده فضل سے عقبی کا ہے
دیکہ ای خدا قوت ہوتا جان کا
فضل سے اپنے وہ بیابان مین تو
اور من و سلوی بھی عنایت کیا
اور تری امت کو بھی کر خوش نصیب
فضل و عنایات کیا ہون محبت
سایۂ ممدود و مخلد برین
رزق بلا واسطہ دیجئے حلال
رکھہ دو جہان بیچ تو سر پر مرے
مسخ کیا لوگ کے مین صورتین
خوک کے بندر کے بنئے صورتان
شامت عصیان سے انھون کے تئین
لیئون مگر حشر مین انسے حساب
پھر نبی مسخ نکر ای صمد
سورۂ الحمد دیا ہون تجھے
اسکو پڑھے جو بخلوص کمال
آتش دوزخ پہ کرونگا حرام

اور بھی ماں باپ سے اُنکے شباب	فضل سے تخفیف کرونگا عذاب
ان پہ بھی اے حق کے اے رب الانام	فضل سے کر آتش دوزخ حرام
اُس کو بھی ماں باپ کو اُسکے نجات	دیکے جہنم سے تو رحمت کے ساتھ
جنت ماوا میں عطا کر دخول	بہر رسول و علی و بتول

روایت

اور شب معراج میں رب الورا	وحی وہ سالار امم پر کیا
خلد میں جب تک نہ کرے تو خرام	سارے رسولوں پہ ہی جانا حرام
جاوے نہ جب تک تری امت تمام	سارے امم پر بھی ہے جانا حرام
اور یہہ ارشاد خدا نے کیا	ہیں تری اُمت کو بہشت میں دیا
تا نہ قیامت میں بہت ہو حساب	دیونگا جنت میں بہت کچھ ثواب
عمر دراز اُن کو دیا بھی نہیں	دل نہو دنیا پہ ہی محکم کہیں
انکو نہ دی مرگ مفاجات بھی	تا وسے بلا توبہ مریں نا کبھی
اور کیا اُن کو اخیر امم	قبر میں تا مکث نہ ہے انکا کم

روایت

کہتی ہے یوں حضرت زہرا بتول	خبر دیا مجھکو جناب رسول
میں نے کیا بخشش امت طلب	حق کہا یک ثلث دیا بخش اب
بخشونگا دو ثلث قیامت بھی پھر	اور کہا حضرت خیر البشر
حق نے کہا مجھ کو تو چاہتی کیا	میں نے کہا بخشش امت بجا
تجھکو کہا لطف سے پروردگار	بخشا ترے واسطے ستر ہزار

اور کہا مانگ جو چہتا ہی اب | عرض کیا بخشش امت طلب
فضل سے پھر مجکو کہا کردگار | اور ردیا بخش مین ستر ہزار
حکم ہوا اور تو چہتا ہی کیا | جیا مانگین امت ہی از رب العلا
اور ہوا حکم ز پروردگار | بخش دیا امت ستر ہزار
راوی نے کہتا ہی کہ سرور کو تو | ایسے خطاب آئے یقین سات سو
شاہ نے ہر بار کیا ہی طلب | بخشش امت ہی ز درگاہ رب
حق نے تب ارشاد مرے تئین کیا | کب تلگ ایسا ہی تو مانگے بھلا
مین نے کہا مانگنے والا ہون تین | بخشنے والا ہی جو بس انگنتیان
مجکو تب اسطرح سے بولا ہی رب | بخشوں گا آج ہی امت کو سب
تا ہو عیان بخشش و رحمت مری | اور یقین عزت و حرمت تری
بخشونگا کر مری شفاعت قبول | جمع تو رکھہ دل کتیں اے رسول

روایت

اور کہا سرور اہل ہدا | عرض کیا میں بحضور خدا
حشر میں امت کا حساب و کتاب | کہ مرے تحویل ہوا تب خطاب
میں نے کیا عرض کو تیرے قبول | پھر میں کیا عرض سعادت شمول
حشر میں امت کو فضیحت نکر | حق مجھے اس طرح دیا تب خبر
لیونگا اس طرح انھونکا حساب | تجھکو بھی اسوقت میں بے ارتیاب
انکے نہ اعمال قبیح سے خبر | ہووے یقین اے کہ میر پیغامبر
جب ہو عمل انکے ترے سے نہان | غیر ترے کسطرح کرونگا عیان

روایت

حضرتِ فاروق نے کی التماس
آنکہ درِ خدمت سالارِ ناس

حق سے جو معراج میں باتیں ہوئے
ان سے کچھ اے شاہ تو فرمائیے

شاہ کہا حضرتِ ربّ الورا
یہہ مری امت کی شکایت کیا

کہ وہ گنہ کرتے ہیں خلوت میں جا
اور عبادت مری جلوت میں آ

لیکہ گنہ انکے چھپاتا ہوں میں
بخشش ہی دیتا ہوں کرم سے یقیں

روایت

عرض کیا شہ سے جناب علی
خازنِ اسرارِ خفی و جلی

حق سے ہوئے جو کہ کلام نہاں
آپ سے معراج میں کیجیے بیان

اسکو تب ارشاد کیا مصطفیٰ
حق نے مجھے اِس طرح کرم سے کہا

جبکہ گنہ کرتے تھے اگلے امم
آتے تھے تب انپہ عذاب بہم

شامتِ عصیان سے انھوں کتئیں
میں نے دھسایا تھا زمیں میں یقیں

قوم کتیں عاد کے جوں ہے کماں
جلد زمیں بیچ دھسایا ہوں جہاں

اور تری امت کے گناہوں کتئیں
دیکھ نہ میں بیچ دھساتا ہوں یہاں

صورتیں جیسی امتِ داؤد کے
مسخ کیا شومیٔ اعمال سے

اے نبی امت کے ترے بدعمل
کرتا ہوں حسنات سے آخر بدل

اگلے امم جب کہ گناہ کئے
سر پہ ہوتا انکے ہیں سر سے گئے

اور تری امت پہ یقیں اے رسول
بعد گنہ ہوتی ہے رحمت نزول

لیتے ہو جب جرم سے توبہ کریں
برسے یقیں ان پہ مرے رحمتیں

روایت

حضرتِ صدیقہ قدسی مآب ... شاہ سے کی اُن کہ عرض جناب
کہ شبِ معراج کے اسرار سے ... بول تو اے شہ کوئی نکتہ مجھے
شاہ کہا مجھہ کو کہا ہی خدا ... گر کہ گنہ امتی کوئی ترا
ہووے اگر لایق نار سقر ... تو وہ یقیں پاس مرے بے خطر
امت سابق کے بہشتی سے بھی ... افضل و بہتر ہی کہاں جنتی

گلدستہ بیان میں سیر کرنے آنحضرت کے گلستان جنت میں

شاہ کہا حکم یہہ فرمایا رب ... مجھہ بھی امت کے اوپر سب
فرض ہی پنجاہ نمازیں دوام ... سال میں چھہ ماہ کے بیشک صیام
عرض کیا میں نے کمی کے لئے ... فرض ہی تب پچیس نمازوں ہوئے
تین مہینے کے بھی روزے بجا ... پس کہا اسطرح مجھے رب مرا
کہا تو کیا اسکو قبول ای رسول ... میں نے کہا عرض ہی مجھکو قبول
حق نے کہا جو مجھے جانے گا ایک ... شرک سے اپنے کو بچاوے نیک
اُسکے لئے جنت ماوا ہی گھر ... جو کہ کرے شرک ہی اُسکو سقر
ای نبی تو جانئے رحمت مری ... غصے اوپر میرے ہی سبقت گئی
ابھی مرے پاس گرامی زیاد ... خلق سے سب تجھکو بیوم التناد
انپے یقیں دیونگا میں نعمتیں ... خلق اُسے دیکھہ تعجب کریں
تیرے بہشتی لئے اور تری امت لئے ... نعمتیں جو ہم نے مہیا کئے
کہا تو اُسے دیکھنا چاہتا ہی اب ... میں نے کیا عرض کہ ہاں میرے رب

حکم کیا حق نے سرافیل کو
بول دے اب جلد تو جبرئیل کو

میرے محمدؐ کو بجنت لجا
واں کے عجائب و غرائب دکھا

پس مجھے جبرئیل لے آگیا
جا کے میں جنت میں تماشا کیا

پانسو برس کا لگا اسکو باب
تھا وہ زر سرخ کا بے ارتیاب

اسکی درازی تھی دہ الف سال
خانہ بالا بھی تھا یک بے مثال

برس ہو پنجاہ ہزار اسکی راہ
قبر سے اٹھے جب کوئی مومن نگاہ

اسپہ کریگا تو دسے بالضرور
اور نظر آوینگے حور و قصور

میخ زمرد کے بھی موتی کے جان
چار سو اُس در کو لگے تھے عیان

حلقۂ یاقوت بھی تھا اسپہ ایک
قصر تھے چالیس ہزار اسمیں نیک

اور ہر یک قصر میں ہے زیب و زین
کنگرے چالیس تھے پُر زیب و زین

اور ہر یک کنگرے میں باصفا
ایک فرشتہ نے کھڑا تھا بجا

نور کے حلّے کے عجب دو طبق
ہاتھ میں ہر یک تھے از فضل حق

پوچھا میں حال انکا کہا جبرئیل
کہ یہ فرشتوں کو بشان جلیل

آگے ہی آدم کے برس یک ہزار
کرکے ہوا پیدا یقیں پروردگار

بس یہی خدمت پہ مقرر کیا
تا تری امّت کو بروز جزا

بھیجیگا جب خلد کو بامرتبت
کرکے ادا تب یہ ملک تہنیت

اُن پہ کریں جلد یہ طبقیں نثار
عزت و شان ہووے انھیں آشکار

روح نے پس در کو بلایا ہے جب
پوچھا یہ رضوان کہ ہے کون تب

روح امیں اسکو دیا میری خبر
بولا وہ احمدؐ کی نبوت کا [illegible]

آیا ہی کیا بول ای روح امیں — روح کہا ہاں کہ ہی ابا یقیں
سُن کہ وہ رضوان نے تحمید بول — جلد وہ جنت کے دیا در کو کھول
کرکے بہت فرح سے مجھکو سلام — بولا بشارت ہو تجھے ای امام
تیرے بھی امت کے بھی تیرے لئے — اکثر جنت ہی خوشی کیجئے
آت جلینے تھے رضوان کے وہاں — در پہ تھا جنت کے وہ ہر یک بجان
تابع تھے ہر یک کے ملک سات لاک — پس مجھے تکریم سے رضوان پاک
سیر وہ جنت کا دکھانے لگا — اور بشارات سُنانے لگا
نعمتیں جو اُسکے ہیں انکا بیاں — گر کروں تا عمر نہ آخر ہو جاں
جانئے جنت کے جو دیوار ہیں — واہ عجب مطلع انوار ہیں
سُونے کی ایک اینٹ ہے روپے کی ایک — سُرخ ہے یاقوت کی ایک خشت نیک
لولوئے بیضا کی دگر خشت تھی — سبز زبرجد کی بھی تھی دوسری
مشک کے کافور کے کیچڑ سے ہی — اُسکے اوپر دیوار بنے ہیں سبھی
اُسکی جو چوڑائی ہے وہ در شمار — راہ یقیں برس کی ہو سبھی ہزار
ایسے وہ شفاف بنایا ہے سب — ارض و سما عرش دسے جسمیں سب
اور مکانات میں دیکھا وہاں — سُرخ تھا یاقوت کا کوئی مکاں
کنگرے اُس قصر کے سب پُر ضیا — لولوئے بیضا کے تھے بس خوشنما
بعضے مکاں روپے کہ اُجلا بھی تھے — سُرخ تھے سونے کے اُسکے کنگرے
بعض مکاں سرخ جواہر کے تھے — سبز زمرد کے اُسے کنگرے
بعض محل اُنکے تھے جوں آفتاب — کنگرے گویا تھے اُنہے ماہتاب

بعض مکانات تھے مثل سپید
کنگرے خورشید سے تھے اُس اُپر

اور سرا جانئے ستر ہزار
قصر میں ہر یک تھے ای نامدار

حجرے تھے اتنے ہی ہر یک سرا
خانے بھی ہر حجرے میں اتنے بجا

اور ہر یک خانے میں یک تخت تھا
زر کا کہیں اور کہیں یاقوت کا

اور کہیں موتی کا ہر یک تخت پر
خیمہ زربفت کھڑا پاک تر

فرش ہر یک تخت پر ستھرا اچھا
اور ہر یک فرش نئی طرح کا

حُور ہر یک فرش پہ فرحت شعار
حُلّے وہ پہنی ہوی ستّر ہزار

رنگ وہ حُلّے کا ہر یک تھا جُدا
پوست وہ شفاف تھا یوں حور کا

پوست سے وہ گوشت دِسے سربسر
گوشت سے وہ ہاڑ بھی آوے نظر

ہاڑ سے تھا مغز نمایاں یقیں
تاج مرصّع تھے بسر آن کتیں

نہریں بھی جنّت میں میں دیکھا جہاں
شیر و شہد آب و خمر آشکار

اور ہر یک قصر میں ستّر ہزار
ہیں مُصفّا تھے رواں خوشگوار

رنگ میں کافور سے زاید سفید
شہد سے شیریں بہت ای بار امید

مشک سے خوشبو میں زیادہ تھے سب
اور یہ چشمے بھی میں دیکھا ہوں تب

ایک رحیق اور دوم سلسبیل
تیسری تسنیم تھی اور زنجبیل

دیکھا ترا ایک شجر آشکار
سائے میں گر اُسکے کوئی یک سوار

تیز رواں ہوویگا ہفتاد سال
پہنچے نہ آخر تلک ای باکمال

پتر زرِ سرخ کے اشجار کے
ڈالیاں یاقوت زبرجد کے تھے

برگ تھے سب سندس و دیباج کے
اور وے پتے بھی تھے ایسے ترے

ایک ہی پتّے سے یہہ ساری جہاں — جانئے وہاں جاوگی بس بیگمان
اور ہر اک میوہ جنت مجہار — ذائقے ہفتاد دکھا کردگار
اور ہر یک میوے کے دانے کے جا — بیٹھی تھی یک حور جنان باصفا
جنتی جب خواہش میوہ کرے — شاخ شجر منہہ تلک اسکے جھکے
گو کہ شجر ہووے وہ ایسا بڑا — طول رہ الف برس ہو بجا
ہووے ہر یک میوے میں لذت عجب — کہانے سے بس جسکے ملے لب سے لب
ستر کے مقدار طیور جناں — شاخوں اوپر بولتے خوش بولیاں
جاویگا جب کوئی بہشتی شتاب — ہو کے وہیں مرغ ہوا میں کباب
پاس بہشتی کے تبھی آئیگا — کہاتے ہی پہر جیا تریہ اُڑ جائیگا
آٹھ تھے جنات وے ای پاک تن — ایک تو فردوس ہے دوسرا عدن
جنت ماوی ہے سیوم ای فہیم — اور چہارم ہے بہشت نعیم
پانچویں ہے جنت دار السلام — چھٹویں سمجھ دار جلال اے ہمام
ساتویں جنت ہے وہ دار القرار — آٹھویں ہے خلد سمجھ آشکار
دار عدن سچ بہشت مہاتریاں — ہر صحابہ کے ہی دیکھا عیاں
روح کہاں ہے یہہ فلاں کا محل — اور یہہ فلاں کا ہے ولے بدل
سب ماں بڑا قصر تھا صدیق کا — جو وفا منبع تصدیق کا
دیکھا ہوں تو قصر عظیم عمر — کوشک عثمان و علی پاک تر
نہریں بھی جنت میں تب دیکھا ہوں — شیر و شہد آب و خمر کے عجب
عرش معظم سے ہوئے تھے رواں — بولاتی رضوان کہ یہہ کوثر ہے جان

حق نے کیا ہے وہ ترے تئیں عطا
اسکے کناروں پہ عجب خوشنما
روح امین مجھکو دیا تب نشان
اور کہا شاہ کہ جنت میں آ
اور کیا مجھکو ادب سے سلام
اور اسے میں نے کہا مرحبا
سختی سکرات سے پایا نجات
کاش خلایق کی یہہ سکرات سبب
اور تری امت کے بھی دیدار سے
میں نے کہا بولئے اس کا سبب
میں کروں جس قصر کے جانب گذر
ایک ندا مجھکو یہہ ہوتا ہے تب
کیونکہ یہہ حصہ ہے بحسن عمل
اور یہہ ادریس دیا ہے خبر
کہتے ہیں رحمت کا جبل اسکو تیں
مشک بھی عنبر سے بنا ہے تمام
سات روے دروازے ہیں بار ہزار
برق سے مرکب پہ کوئی ہو سوار
پہنچے نہ یک در سے دوم در تلک

کہتے ہیں ہر باغ میں جنت کے آ
خیمہ یاقوت کھڑے تھے بنا
لیے ترے ازواج کے ہیں خوش مکان
پھر سے ادریس ملاقی ہوا
میں نے دیا اسکو جواب ای ہمام
ایسے مکان بیچ تو پہنچا ہے آ
یوں وہ لگا کہنے کہ تب میرے ساتھ
دیکھتا میں انکے صعوبات سب
ہوتا شرف تو بھلا تھا مجھے
پھر کے سنے ادریس نے بولا ہے تب
اور کروں حور اوپر جو نظر
جلد یہہ جگہہ سے چلا جا تو اب
امت احمد کا ہے روز ازل
کہ میں کیا ایک جبل پر نظر
سر ہے لگا اسکا بعرش برین
اور ہیں لگے اسکو در سیم خام
اتنی مسافت ہے دو در کے مجھار
پانسو برس کا ہو دوان برق وار
اسکو غرض دیکھ کہ پوچھا ہو تماشا

کون پیمبر کا جبل یہہ کہو
یا کوئی صدیق و ولی کا ہی او

حکم ہوا اُنمیں کسی کا نہیں
بلکہ یہہ ہی پاک جبل اُس کنیں

اُمّت احمدؐ سے جو کوئی بانیاز
فجر کی بے شبہ دو رکعت نماز

ساتھہ جماعت کے کرے گا ادا
ہی یہہ جبل اُسکو بفضلِ خدا

کاش اگر میں ای شفیع الورا
دیکھتا امت کو ترے بے مرا

انکے ہی زمرے میں ہو محشور میں
جلد میں پاتا یہہ جبل کو یقیں

نماز اور جماعت کی فضیلت کے حدیثیں

اوس صحابی نے روایت کیا
خبر مجھے شاہ رسالت دیا

فرض جماعت کو جو جاویگا چل
حج کا اُسے اجر ملے بے خلل

جاوے گا جو نفل جماعت کنیں
عمرے کا ایک اجر وہ پاوے یقیں

اُنہی انس سے یہہ روایت ہی جان
تا بہ چہل روز کوئی ای میان

ساتھہ جماعت کے پڑہا ہو نماز
چھوڑے نہ تکبیر اول بانیاز

ایک برات اسکو لکھیں از نفاق
دوسری برات آگ سے ای باوفاق

احمد و مسلم نے ز عثمان یقین
لائے روایت کہ کہا شاہ دیں

پاوے جماعت سے عشا جو ہمام
رات کیا نصف وہ گویا قیام

صبح جماعت سے کیا جو ادا
گویا وہ سب رات عبادت کیا

اور کیا ہی یہہ روایت عمر
کہ کہا اس طرح سے خیر البشر

کوئی نمازوں کو پڑھا پاکذات
ساتھہ جماعت کے ہی چالیس رات

رکعت اولیٰ نہ نماز عشا
فوت بھی زنہار نہیں وہ کیا

اسلئے سبب اسکو خدائے کریم　　رکھے ہی آزاد ہی زنار رحیم
اور بخاری و مسلم میں جان　　ایک حدیث آئی ہی یوں ایمان
کہ میں کیا عزم یہی تم سنو　　کہ نہیں آویں گے جماعت کو جو
اُنکے مکانوں کو لگا دیوں آگ　　بھائیو اُس جرم سے ہو خوفناک
کوئی ابن عباس سے ای باکمال　　آن کہ اس طرح کیا ہی سوال
کوئی رکھے دن کو ہمیشہ صیام　　شب رہے بیدار ہمیشہ تمام
پر نہ جماعت سے پڑھے وہ نماز　　ویسے کا کیا حکم ہی ای سرفراز
بولا جواب اُسنے اگر وہ مرے　　اپنی جگہہ نار سقر میں کرے
نقل ہے یک روز عمر باصفا　　باغ کتیں آپنے جاکر پھرا
ہوگئی تھی عصر کی اُسدن نماز　　اُسکو جماعت نہ ملی بانیاز
جلد وہاں آیۂ انّا پڑھا　　رونے لگا اور وہ ایسا کہا
باغ کو جانے سے میرے آج ہی　　عصر کی میرے سے جماعت گئی
میں نے کیا صدقہ مساکین پہ　　باغ کو وہ مومنو شاہد رہو
تاکہ وہ کفارہ ہو ای اہل دیں　　ترک جماعت کے گنہ کا یقیں
ناشری اس طرح حکایت کیا　　ابن سماعہ سے سُن ای باصفا
مدت چالیس برس تک کبھی　　ترک جماعت نہ میرے سے ہوئی
بلکہ وہ تکبیر اول بھی یقیں　　ترک میرے سے ہی کبھی ہوئی نہیں
آہ مری ماں نے ہے جس دن موئی　　میرے سے تکبیر اول فوت ہوئی
میں وہاں پچیس نمازیں پڑھا　　تاکہ بدل اُسکا ہو ای باوفا

کوئی مرے خواب میں تب آ کہا
لیکہ ہیبتا ہی ملک اے فلاں
مادر مکتوم کا بیٹا بصیر
آکہ کیا عرض کہ اے شاہ دیں
رہنے ہیں موذی و درندے کثیر
اور بہت دور ہی میرا مکاں
پاس نہ رہتا ہی مرے وہ سدا
کہ مرے گھر میں ہی پڑھوں میں نماز
کیا تجھے آتا ہی اذاں کا ندا
شاہ کہا تیرے لئے اے امین
بھائیو تم غور کرو یہاں کثیر
جو کہ حقیقت میں نہ معذور ہوں
پاوینگے کیا حشر میں رنج و عذاب
اور کہا ہی شہ عالم نواز
جمع گنہ اُسکے ملک کرکے سب
اور وہ کرے جبکہ رکوع و سجود
اور یہہ جابر نے روایت کیا
نہر کے مانند یہہ پانچو نماز
غسل جو پنج بار ہمیشہ کرے

گرچہ تو پچیس نمازیں پڑھا
تو نہ ملا اجر وہ یاد ے کہاں
جو کہ تھا عبداللہ صحابی شہیر
شہر مدینے میں ہر یک جا بقیں
میں تو ہوں معذور و ضعیف و بصیر
اور جو قائد ہی مرا ایک یہاں
اے نبی اب مجھکو یہہ رخصت ہی کیا
سنکے یہہ پوچھا ہی شہ سرفراز
عرض کیا ہاں اے رسول خدا
آہ یہہ رخصت نہیں پاتا ہوں میں
پاوے نہ جب آہ یہہ رخصت بصیر
شرف جماعت سے وہ جب دور ہوں
ترک جماعت سے کرو اجتناب
کوئی کھڑے جبکہ برائے نماز
مونڈھوں پہ اور سر پہ رکھیں اسکے تب
گرتے ہیں سب اسکے گناہاں بزود
کہ کہا اس طرح نبیؐ الورا
گھر پہ تمھارے ہی رواں اہل رائے
میل گناہوں کا نہ باقی رہے

غیر کبائر ہو گنہ سارے دور ۔ اور کبائر کو ہے توبہ ضرور
ایسے احادیث بہت ہے اے پسر ۔ آئے جماعت کی فضیلت معتبر
اپنے مواضع میں وے مذکور ہیں ۔ اور کتابوں میں وے مسطور ہیں
جو ہوئے مذکور یہاں دس ہیں جان ۔ مومن ہشیار کو وہ بس ہیں جان
میں جو احادیث لکھا ہوں نے اب ۔ لایا بہ ارشاد عباد انکو سب
خامہ رہوار مرا تیز گام ہو ۔ دوسرے میدان میں کیا تھا خرام
اب رہ سابق پہ پھراؤں اسے ۔ عرصۂ مقصود پہ لاؤں اسے

روایت

شہ کہا جنت میں گیا میں نظر ۔ قصر تھا یاقوت کا یک سرخ تر
کھول کے دروازہ میں اندر گیا ۔ خانہ تھا یک اسکے اندر دوسرا
کھول کے اسکو بھی گیا میں اندر ۔ ایک تھا صندوق وہاں پاکتر
پوچھا میں جبرئیل سے ہے اسمیں کیا ۔ خبر مجھے روح امیں یہہ دیا
حق کے سرائر سے ہے سر عجیب ۔ ایک یہہ صندوق میں ہے اے حبیب
چاہا میں دیکھوں تو بحکم خدا ۔ خود ہی وہ صندوق ہیں کھل گیا
حلے میں پیچیدہ عجب خرقہ ایک ۔ جانئے تھا داخل صندوق نیک
مجھکو ہوا درگہ حق سے خطاب ۔ خرقہ ہے یہہ فقر کا بے ارتیاب
میں نے کیا اسکو خدا سے طلب ۔ حکم ہوا مجھکو ز درگاہ رب
خرقہ یہہ تیرے ہی لئے ہے یقیں ۔ اور تیری امت سے اسکو تئیں
غایت منت سے عنایت کروں ۔ دوست جو بندیکو بہت میں رکھوں

اور کہا میں نے ہے جنت نظر ۔ ہفت عدد کو شک دل کش دگر
فاصلہ ہے ایک سے وہ درمیان ۔ مشرق سے ہو مغرب تلک ہے جہاں
بولا نبی تب روح امین میرے ساتھ ۔ کہ اگر اندھے کا پکڑ کوئی ہاتھ
سات قدم تک کہیں لیجائیگا ۔ کوشک دلکش ہے وہی پائیگا
میں نے کیا عرض ای رب الورا ۔ مژدہ یہہ امت کو میں پہنچاؤں کیا
حق کہا بے شبہ تو پہنچائیے ۔ اور یہہ بشارت بھی دگر دیجیے
صبح کو جو خواب سے ہو ہوشیار ۔ کلمہ طیب کو پڑھے سات بار
اور وضو کرکے بعجز و نیاز ۔ فجر کی پھر جلد گذارے نماز
خلد میں جا اتنی ہو اس کے تئیں ۔ مشرق و مغرب کو وہ گھیرے یقیں

روایت

دیکھا میں رضواں کے تئیں تخت پر ۔ گرد کھڑے اسکے ملایک دگر
شرط وہ تعظیم کی لایا بجا ۔ پوچھا میں رضواں کو ای باصفا
بولے کہا ہی مری امت کا حال ۔ مجھکو وہ یوں کہنے لگا باکمال
قسم خدا نیں کیا خلد کے ۔ قسم دو امت کے لیئے ہے بنا
انکے سوا جو کہ ہیں دوسرے امم ۔ قسم سیوم انکو ہی ای محترم
اور بہشتوں کے جو ہیں کنجیاں ۔ رو برو رضواں کے دھرے تھے وہاں
میں نے کہا کیسے ہیں یہہ وہ کہا ۔ امتی جو صدق دل سے تیرا
کلمہ طیب کو پڑھے در جہاں ۔ قصر بنے اسکے لئے یک بیاں
پھر کہ خدا قفل لگاوے اسے ۔ کنجی کرے اسکی حوالے مرے

حشر کے دن جبکہ اٹھیں مومناں / قبروں سے ہیں وہ نو اٹھیں گنجیاں

روایت

سرور عالم نے کہا خیر سے / گلشن جنت کے سبھی سیر سے
فضل سے میں جبکہ لیا جب فراغ / حاضر درگاہ ہوا باغ باغ
حق نے کیا مجھکو خطاب اے حبیب / آج مقامات عجیب و غریب
اپنی جو امت کے تو دیکھا تمام / رہ تو مسرت سے سدا شاد کام
میں نے کیا عرض اے رب الوریٰ / میں ترا بندہ ہوں تو مولی میرا
بندہ نہ کیوں ہوئیگا مولا سے خوش / اپنے وہ صاحب سے رہے کیوں ترش
حق نے کہا مجھکو وہ ہیں از کرم / عزت و عظمت کی مری جو قسم
جو ہیں دل و جاں سے ترے دوستاں / انکے مقامات ہیں یہ بے گماں
اور جو دشمن ہیں ترے زشت فام / ان پہ ہیں وے پاک مقامات حرام
اب ترے اعدا کے مکانات کو / دیکھ تو دوزخ کے عقوبات کو

درکات دوزخ ملاحظہ فرمانیکا بیان

سرور عالم نے کہا جبرئیل / مجھکو بفرمان خدائے جلیل
لے گیا پس مالک دوزخ کے پاس / کہنے لگا مجھکو وہ اے حق شناس
زیر قدم اپنے نظر کر یہاں / میں نے جھکایا تو پھٹا آسماں
جلد نظر آئی مجھے تب زمیں / بیت مقدس کی دکھا تب یقیں
اور جہنم کے بھی درکات سب / مجھکو دکھے اہل عقوبات سب
شرح ہو کیا اسکا مفصل بیاں / وہ سر گناہوں میں ہیں بحث کو رواں

طول ہے اسواسطے اے باصفا
نقل ہے بولا وہ شہ بحر و بر
ایک فرشتے کو میں دیکھا عجیب
ارض و سما کے تھا کھڑا درمیاں
ایک سر سوزن کے ہی مقدار پر
ہو گئی شق پہلی زمیں بے گماں
جیرے گئی بعد زمیں دوسری
طوق بھی زنجیر تھے وہاں آتشیں
چوتھی زمیں پھٹ گئی پھر بعد از آں
کافر و مشرک کے جلینگے جو ساتھ
پھٹ گئی بعد اسکے زمیں پانچویں
کاتیں و بد کار و نکو روز شمار
پھٹ گئی بعد اسکے بھی چھٹویں زمیں
نامۂ اعمال بہت اے میاں
حشر میں سب انکو دیئے جائینگے
کافر و مشرک کے بھی ارواح تمام
جیرے گئی پھر کے زمیں ساتویں
اسمیں سے آگ سے دریا تر
دیکھنے سے تجھکو نہ امکاں ہو اب

یک دو روایت پہ کروں اکتفا
میں نے کیا جب کہ سقر پہ نظر
کہ وہ نہایت تھا طویل و مہیب
تا تھے نہیں انگار اچھالے عیاں
کھولا ہی مالک نے جہنم کا در
دیکھائیں ہر جنس کی خلقت وہاں
پھٹ گئی بعد اسکے زمیں تیسری
دوزخیوں کو جو پناہ ہیں یقیں
اسمیں پہاڑ ان تھے پتھر کے کلاں
تا ہو کبھو ان کو سقر سے نجات
اسمیں بہت سانپ بچھو تھے یقیں
زہر رہے انکا برس کی ہزار۔
نام جو سجین ہے جس کا یقیں
اہل جہنم کے دھرے تھے وہاں
دیکھ کے وے روئینگے پچھتائینگے
رہتے ہیں سجین میں ہی لا کلام
نام جو عجاہی جسے اے امیں
مالک دوزخ نے کہا تب مجھے
کیونکہ یہ امت کے گنہ گار سب

پاویں یہہ طبقے ہیں ہی رنج و نکال سوا اُنکے ہیں یک سرِ سوزن نشاں

اک جہنم کی وہ آئی نظر تھی شبِ تاریک سے تاریک تر

اور نظر آئے بھی دوزخ کے در بعضے تو نیچے تھے و بعضے اوپر

فاصلہ دو در کے وہ درمیان آہ پانسو برسوں کی تھی بے شبہ راہ

پیش درِ اول پہ کیا جب نظر آیت قرآن یہہ لکھی اُس اوپر

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ

یعنے کہا حق نے ای فرخندہ پی ایسے نمازی کو یقیں ویل ہی

اپنی نمازوں سے جو غافل رہیں وقت پہ نا پڑھکے وہ سستی کریں

دوسرے دروازے اوپر ای امیں ویل ہی مرقوم تھا لِلمشرکیں

وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ

یعنے جو کوئی شرک کریں با خدا پاویں وہ دوزخ میں عذاباں سدا

تیسرے دروازے پہ دیکھا تھی آیتِ قرآن یہہ مرقوم تھی

وَیْلٌ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ

یعنے وہ احکام خدا او رسول آہ جو جھٹلائینگے نا کر قبول

انکو وہ دوزخ مین عذاباں شدید دیویگا بے شبہ وہ رب الوحید

باب چہارم کے اوپر ای امیں آیت قرآن یہہ لکھی تھی یقیں

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ

یعنے جو کوئی مانپ میں یا تول میں حق سے نہ ڈر کر کم و زائد کریں

لیویں زیادہ آپ خریدینکے جب دیویں بھی کم دوسرونکو بیچینگے جب

ڈالے وہ دوزخ میں خدا الکتیں
تولیں وہ آتش کے ہمارا ان بیشتر

سخت عذابوں میں رہیں روز و شب
دیوے مسلماں کو نہ اُس سے رب

پانچویں دروازے پہ دیکھا ہم
آیت قرآن یہی تھی رقم

وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ

یعنے جو کوئی طعنہ و کنایہ کریں
اور اشارے سے بھی دشنام دیں

ڈالے وہ دوزخ میں اُنھیں کردگار
سخت عذاب انکو رہے بے شمار

اور در ششم کے اوپر آئی نظر
آیت قرآن یہہ مسطور تھی

فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَةِ قُلُوبُهُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ

یعنے رہیں سخت جنھوں کے دلاں
ذکر الٰہی سے ہیں وے غافلاں

ذکر سے مولا کے وے بے یاد ہیں
کام میں دنیا کے ہی برباد ہیں

انکو وہ دوزخ میں رکھے کردگار
پاویں عذاب اُس میں وے لیل و نہار

اور در ہفتم کے اوپر تھی لکھی
آیت قرآن معظم یہی

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ

یعنے جو لکھتے ہیں خدا کی کتاب
ناحق سے اپنے ہی ضلالت لعاب

خلق سے کہتے کہ یہہ حق کا کلام
دیتے ہیں عالم کو دغا صبح و شام

یعنے یہود اور نصارا اسدا
حق کی کتابوں میں ترا وہ کیتا

کرتے ہیں منسوب اُسے حق کے ساتھ
انکو وہاں ہے جو عذابوں کی کاتھ

آئی ہے یہہ دوسری روایت یعنے
کہ کیا ارشاد شہ مرسلین

مالک دوزخ نے بہ فرمان رب
پردہ جہنم کا اٹھایا ہی جب

اہل جہنم کے عذاب و عقاب
اور سب حالات دیے ہیں شتاب

ساتویں جو اسفل درکات ہے
اور جو وہاں سخت عقوبات ہے

دوسرے درکات سے جو ہیں عذاب
سخت ہیں اُن سب سے وہاں کے عقاب

پہلے یہہ در ہے کہ دیا مجھکو جب
مالک دوزخ سے میں پوچھا ہوں تب

لوگ یہہ منزل کے تو کہہ کون ہے
وہ کہا یہہ منزل فرعون ہے

اور ہے ہاماں لعیں اُسکے سات
جو تھا وزیر اُسکا شقی بد صفات

کافر نمرود بھی مغضوب رب
مائدہ عیسیٰ کے لوگاں بھی سب

اور تیری اُمّت کے منافق تمام
پاوینگے اُس جاگے عذاباں دوام

طبقۂ ششم جو ہے سجین یقیں
بولا رہیں اُسمیں سُبھی مشرکیں

طبقۂ پنجم تھا جحیم اے میاں
بولا رہیں اُسمیں یقیں صابیاں

طبقۂ چہارم تھا مقرر سعیر
منزل ابلیس لعین شریر

اُسکے بھی اتباع و مجوس لعیں
اور رہیں اشباہ اُنھوں کے یقیں

طبقۂ سیوم ہوا حطمہ نمود
بولا کہ سب اُسمیں رہینگے یہود

طبقۂ دوم تھا لظیٰ اے امیں
بولا رہیں اُسمیں نصارا لعیں

طبقۂ اولیٰ کا جہنم ہے نام تو
میں نے نظر اُسمیں کیا لا کلام

دوسرے درکات میں جو تھے عذاب
اُسکے بہ نسبت تھے یہاں کم عقاب

بحر بتر سے آگ کے ستّر ہزار
ایسے نظر آئے مجھے آشکار

ایک میں گر ہفت زمیں و سما
ڈال کے گر بولے ملک کو خدا

ڈھونڈ تو وہ ڈھونڈیگا برس ہزار
پاوے نہ وہ اُسکا نشاں زینہار

جوش خروش اس کا بدنیا اگر آوے نہ جیسا رہے کوئی بشر
میں کہا کون اسمیں ہے بیکہ شتاب اسکا نہ مالک نے دیا کچھ جواب
سر کو جھکایا ہے یہہ سن پر ملال پھر کہ کیا اس سے وہی میں سوال
بولا ہے مالک نے بروح امیں روح امیں نے کہا میرے تئیں
آی نبی مالک ہے یہاں عذر خواہ وے نہیں سکا ہے جواب اسکا آہ
میں کہا کیا حال ہے کیجے بیاں اسکا تدارک ہو مگر آج یہاں
مالک دوزخ نے یہہ سنکر وہیں بولا ہے ناچار میرے سے حزیں
عاصیاں امت کے تیرے آی رسول جو ہیں یہاں ہوینگا انکا نزول
کیجے امت کو نصیحت ضرور تا رکھیں اپنے کو جہنم سے دور
حشر کے دن جانئے سر عاصیاں میں نہ کروں رحم یقیں بے گماں
پاس نہ بوڑھونکا یقیں میں دھروں اور نہ جوانوں پہ شفقت کروں
جب یہہ سنا میں نے ہوا بیقرار جلد وہیں سر سے عمامہ اتار
درگہہ حق میں بہ نیاز و خضوع گریہ و فریاد کیا میں شروع
اپنی امت کی رہائی ترت مانگنے لاگا ہوں خدا سے بہت
روح امیں اور ملایک بھی سب میرے موافق ہی ہوے جلد تب
درگہہ والا سے تب آیا خطاب ای نبی ہے تیری دعا مستجاب
تیری شفاعت میں کرونگا قبول دلکو نہ رکھ اپنے حزیں و ملول
بخشونگا یہاں تک تیری امت کو میں کہ تو بدل ہوئیگا راضی یقیں
الغرض وہ شاہ کہا میں نے جب دیکھ کے دوزخ کے وے درکات سب

حاضر درگاہ الہی ہوا ۔ حق نے یہہ ارشاد مجھے تب کیا
ای نبی سب جنت و دوزخ کا حال ۔ کیا تو سمجھا یا ہی تمام و کمال
میں نے کیا عرض ای رب الرحیم ۔ دیکھا میں دونوں کے عذاب و نعیم
نعمت جنت کو نہیں ہی حساب ۔ یونہی جہنم کے ہیں بے حد عذاب
جانے ہی تو ہی وے دونو کا شمار ۔ تو ہی بچاوے ز عقوبات نار
حق کہا اب جا کہ تو دنیا بھتر ۔ خلق کو وے دونوں سے آگاہ کر
جنت و ایمان پہ ترغیب دے ۔ آتش نیران سے ترہیب دے
پس مجھے رخصت ہی کیا کردگار ۔ میں نے ہوا پھر سے بس بے قرار
حق نے بہت مجھکو تسلی دیا ۔ پس مجھے درگاہ سے روانہ کیا
عرش کے نزدیک میں آیا ہوں جب ۔ پھر سے موسی نے ملا آکے تب
پوچھا کہ کیا فرض کیا ہی خدا ۔ اب تیری امت کے اوپر کہہ ذرا
میں کہا پچیس نماز ان دوام ۔ تین مہینے کے برس میں صیام
وہ کہا امت ہی تیری ناتوان ۔ مانگئے تخفیف ز حق بے گمان
میں نے گیا پھر کے بدرگاہ رب ۔ عجز سے تخفیف کیا جب طلب
کم ہوئے تب پانچ نماز ای سلیم ۔ پل کہ کہا پھر کہ موسی کلیم
یہہ بھی زیادہ ہیں تو کچھ کم کرا ۔ پھر کہ میں جا عرض خدا کر کیا
کم ہوئے پھر پانچ نماز ای رشاد ۔ پھر کہا موسی کہ ہی یہہ بھی زیاد
یونہی میں کتنے بار گیا با نیاز ۔ تا کہ ہوئے فرض یہی پنج نماز
یک مہہ رمضان کے بار کے صیام ۔ فرض کیا فضل سے رب الانام

گنجایش پس آکہ حرم کو تبھی
فرش سر اگرم تھا بے سک جی

جنبیح کو جب اسکا کیا عین بیان
پہلے ابو بکر قبولا ایجان

جب کہ یہہ تصدیق بدل وہ کیا
تب سے بتصدیق ملقب ہوا

دوسرا کلی بیان جن حدیثوں کے جو اس امت مرحومہ کے مغفرت کے بشارت میں آئے ہیں

اور احادیث مبشر صحیح
حق میں یہہ امت کے جو آئے صریح

بخشش عصیان کے ہیں اکثر خبیر
رحمت خلاق جہان سے بشیر

ویسے احادیث بہت آئے ہیں
حضرت سے یہاں نسے یہہ لکھتا ہوں تحقیق

کہ کیا ارشاد خدا کا نبی
امت مرحوم ہی امت مری

جانو یہہ امت کا یہی ہی عذاب
زلزلہ و فتنۂ دنیا شتاب

حشر میں ہر مومن دو القدر کو
واسطے یک کافر ملعون کو دے

بولینگے فدیہ ہی ترا یہہ بنار
پس وہ مسلمان کو ہو جنت قرار

بھی کہا تب آوے جو مومن کیتیں
ہی وہ اثر نار سقر کا یقیں

پس اسے حصہ تجھے یہی بے گمان
آتش دوزخ سے یہہ دنیا میں جان

اور انس نے یہہ روایت کیا
حق سے پیمبر نے کیا التجا

کہ مری امت کا حساب ای خدا
کر مرے رتبے کے موافق بجا

تا کسی امت کے مسلمان کے ساتھ
ہووے مساوی وو نہ ای پاک ذات

حق نے کہا انکو ای میرے نبی
ہیں تری امت مرے بندے سبھی

سب سے زیادہ انپہ مہربان ہوں تو بھی
انکا مساوی نکروں کس کند یا

اور کہا حشر کے دن یاد رکھ
لاویں مسلمان کو یہہ امت سے یک

نامے گناہوں سے بھرے ای تمام
اُسکے ہونٹوں کے اپر لوں تمام

اور ترے ہونگے وے اسقدر
آوے نظر جاوے جہاں تک نظر

سارے گناہوں کو بتا کر اُسے
پوچھیگا یوں حق نے ای بندہ میرے

اب تو کسی جرم کا منکر ہے کیا
ظلم سے کیا کوئی فرشتہ لکھا

بولیگا کچھ ظلم نہیں ہے ای رب
واقعی میرے ہیں گناہان سب

پوچھیگا کچھ عذر ہے تجھکو یقین
بولیگا کچھ عذر بھی یارب نہیں

جانے گا اس طرح وہ بندے نے تب
مجھکو جہنم میں ہی جانا ہے اب

بولیگا حق ای میرے بندے چھپاں
نیکی تیری ایک ہے میرے پاس ہاں

ظلم ترے پر نہ کرونگا یقین
لاوینگے ایک رقعہ فرشتے وہیں

کلمہ شہادت کا ہوا اُسمیں لکھا
دیکھ وہ بندے نے کہے ای خدا

جرم کے ہیں میرے دفاتر ترے
رقعہ یہہ کیوں اُسکے برابر ٹھہرے

بولیگا اس طرح سے پروردگار
ظلم نہیں تجھ پہ کروں زینہار

رقعہ رکھیں پلہ میزان میں ایک
اور وہ دوسرے میں دفاتر ای نیک

رقعہ جو پلے میں رہے ای امیں
ہوئیگا بھاری وہی پلہ یقین

روایت

نقل ہے ایک روز کوئی شخص آ
سرور عالم سے یہہ سائل ہوا

کرتا ہوں میں پانچ نمازیں ادا
رکھتا ہوں رمضان کے روزے سدا

اور نہ عمل نیک ہے کچھ اُسکے ساتھ
مجھ پہ نہیں فرض ہے حج و زکوٰت

حشر کے دن بولئے ای شاہ دین
کس کے میں ہمراہ رہونگا یقین

شاہ نے یہہ سنکے ہنسا اور کہا ۔ کہ تو میرے ساتھہ رہیگا بجا
دل کو حسد سے بھی کپٹ سے اگر ۔ جھو تجھہ سے غیبت سے زبان بسر
آنکھہ کتئیں اپنے نظر حرام ۔ دور امانت سے بھی راکھے مدام
ساتھہ مرے خلد میں تو آویگا ۔ اپنی ہتیلی میں مجھے دیکھن جا
یسے بہت تجھکو دیکھونگا عزیز ۔ تو رہے خوشحال بس ای باتمیز
اور کہا کلمۂ طیب یقیں ۔ جو کہ پڑھے جاوے بخلد بریں
اور جو پڑھے اُسکو بوقت اخیر ۔ آتش دوزخ سے بچے وہ حقیر
پاویگا جو شرک سے بچ کر ممات ۔ آتش دوزخ سے وہ پاوے نجات
اور کہا میری شفاعت یقیں ۔ جو میری امت کے گنہگار ہیں
انکے لئے میں نے ہوں باقی رکھا ۔ تاکہ ملے اُن کو وہ روز جزا
تم یہہ سمجھیں وہ شفاعت نہیں ۔ واسطے نیکوں کے ہی ہو یقیں
بلکہ گنہگاروں کے خاطر ہی وہ ۔ انکو عقوبات سے سات بچیوہ

عرض احوال ناظم بجناب حضرت خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ای ترے الطاف کو غایت نہیں ۔ تیری عنایت کو نہایت نہیں
ای تری منت بزمین و زماں ۔ ای ترا احساں بمکین و مکاں
ای تیری ہستی سے جہاں کا وجود ۔ ارض و سما کون و مکاں کا وجود
نور سے تیرے ہی جہاں کا ظہور ۔ قدرت مولا کے نشاں کا ظہور
واسطے تیرے ہی یہہ کل کائنات ۔ شمس و قمر خلد و سقر دلپذیر بات
لوح و قلم حور و ملک عرش پاک ۔ سائر اکوان بھی تا فرش خاک

واسطہ ہوتا نہ تیرا گر عیاں — عالم امکان کو ہوتا نشان
اور کوئی موجود نہ کتم عدم — عرصۂ ہستی میں نہ رکھتا قدم
رہتے سبھی عزلت اعیان میں — آتے نہ اکوان کے میدان میں
علت غائی ہی جہان کا تو ہی — واسطہ ہی ستر و عیان کا تو ہی
سر ترے لولاک کا خوش تاج ہی — ملک نبوت میں تجھے راج ہی
رحمت عالم ہی تری ذات پاک — ہیں ترے بے حصر عنایات پاک
خلق پہ رحمت ہی تری بالعموم — خاص یہہ امت پہ مچائی ہی دھوم
ای تری رحمت پہ یہہ امت فدا — ہو تری قربان یہہ امت سدا
خاک مبارک تری نعلین کی — سرمہ اس امت کی ہو عینین کی
ہوئیے یہہ امت کے دل و جان تمام — نعل کے تیرے ہی شراک و زمام
اور کبھی ملی نہ کرم سے خدا — تا کرے امت کو ترے سے جدا
ای تری امت ہی بفضل خدا — ہو گئی رشک ملک و انبیا
ای تری امت ہی اخیر امم — خیر امم اور امیر امم
یہہ تری امت ہی کہ نامی ہوئی — تیری غلامی سے گرامی ہوئی
تیری غلامی سے خدای کریم — ایسی دیا انکو ہی شان عظیم
تیری غلامی سے خدا نعمتین — جو کہ کیا ان کو عطا ہر کہین
دیکھ کے حیران ہیں انکو خواص — کہ نہ کسی کو یہہ ملا اختصاص
احقر عاصی بھی ای شاہ انام — تیرے غلاموں کا ہی ادنا غلام
امتی ادنا ہی ترا ای رسول — لطف سے امت میں اپنے کر قبول

چھوڑ تیرے در کو وہ جاوے کہاں / پاوے کہاں تیرے سوا وہ اماں
گرچہ وہ نیکی نہ کیا یک رتی / پر ہے دل وجان سے تیرا امتی
بس ہے یہہ دارین میں اسکو شرف / بس تری یک نظر ہے اسکے طرف
گھیرے ہیں بس اسکو سراپا گناہ / دے تری درگاہ میں اسکو گناہ
اپنی شفاعت تو ای شاہ ہدا / اہل معاصی کے لیئے ہے رکھا
وہ بھی گنہگار گنہگار ہے / مضطر و ناچار ہے ناچار ہے
غرق ہے دریائے ندامت میں وہ / آہ کہ کس طرح قیامت میں وہ
منہہ کتیں اپنے خدا کو دکھائے / کون سا وہ عذر گناہوں پہ لائے
بس تری دامن میں شفاعت کے لیے / سایۂ نعلین عنایت میں لیے
تو تو ہے محبوب خدائے قدیر / بس ہو یہہ احقر کا تو ہی دستگیر
درگہہ خلاق میں ہے تجھکو ناز / اس سے عجب ہیں تجھے راز و نیاز
عرض تری پاس ہے سبکے قبول / اسکی سفارش میں تو کر ای رسول
عرض کر از بارگہہ کارساز / خلعت بخشش سے کر اسے سرفراز
ساتھ لیجا اپنے بخلد برین / اپنی غلامی میں رکھہ اسکو تئیں
بس یہی مطلب ہے یہی التجا / بس یہی مقصد ہے یہی مدعا
کر نظرے از راہِ عنایت کنے / جملہ مہمات کفایت کنے
از نعت بوی و فائی بحق / ملک سلیماں بگدائی بہ بخش
تا کہ بود دور فلک را دوام / باد زحق بر تو صلوٰۃ و سلام
ہم بہمہ عترت و یاران تو / خاص محبتین دل وجان تو

عرض کرے یا کرے احقرا — شہر سے شفیع ہے وہ دوجگمیں ترا
اپنی امت پہ وہ خود ہے شفیق — سب کو بچاویگا زنارِ حریق
لاکھہ ہا ماں باپ سے اسکا کرم — بر تھکہ یہہ امت پہ ہے بس دمبدم
لاکھہ ہا ماں باپ ہو اُسپہ فدا — اُسکی شفقت کو نہیں انتہا
حامیٔ امت تھا وہ دنیا مجھار — اب بھی ہے بس قبر میں لیل و نہار
حشر میں بھی ہویگا حامی یقیں — ہم کو ہے بس اسکی غلامی یقیں
عرض کی حاجت نہیں بس یہاں — جوش سے دلکے ہے ولے یہہ بیان
صفحۂ قرطاس پہ بے اختیار — آگہ ہوا عجز سے عرضی گذار
اب سرِ مطلب کے اُپر باز آ — لکھہ وُہی مضمون جو باقی رہا
تھوڑے بشارات و رجا کے حدیث — لکھہ بھی یہاں خیر و رجا کے حدیث

باقی احادیث بشارات کے

اور کہا سرورِ اہلِ ہدا — حکم کریگا یہہ ملک کو خدا
دل میں جو مومن کے ہو نیکی اگر — ایک ہی مثقال کے بھی وزن پر
لاؤ اُسے آتشِ دوزخ سے بہار — لاوینگے ویسوں کو ملک بے شمار
بولینگے اُس قوم سے ای پاک رب — کوئی جہنم میں نہ باقی ہے اب
بولیگا حق اور کسی دل میں تر — ذرے برابر بھی ہو نیکی اگر
اُن کو بھی دوزخ سے لک بہار آ — بولیں نہ کوئی اُنسے بھی باقی رہا
بولیگا تب لطف سے ربّ الانام — رُسل ملایک کی شفاعت تمام
نیک مسلمانوں کے بھی از کرم — کردئے مقبول بلاشبہ کو ہم

باقی ہے جب ہی ہماری بخیر　　لیویگی اس مشت جماعت کو گھیر
پس وے فرشتوں نے بفرمان رب　　ایسوں کو دوزخ سے نکالینگے سب
ذرے برابر بھی ہو نیکی جنھیں　　پونجی ہی ایماں کی فقط یک رکھیں
آتش دوزخ میں وے سب جل کہ آہ　　کوئلوں سے مانند ہوئے ہیں سیاہ
غسل انھیں دیویں بہ نہر الحیوٰۃ　　جاوے نکھر ہی وہ تبھی نیک صفات
نکلینگے جب نہر سے وے خوش خصال　　بدر سے تاباں رہیں اُنکے جمال
پس زرِ رخشاں کے وے مالوں کتیں　　لاکہ ملک ڈالیں گلوں میں انھیں
جنتیاں اُن کو پہچانینگے تب　　کہ یہے جو ہی لوگ ہیں بے سبب
ذرے برابر بھی نہ نیکی کئے　　بخش دیا اُن کو خدا فضل سے
حق کہے اُن کو بجناں جاؤ اب　　جو ہے وہاں مال تمھارا ہے سب
عرض کریں حق سے کہ ای کبریا　　تو جو دیا ہم کو نہ کس کو دیا
بولیگا حق اور تری ایک شئی　　تمکو بھی دینے کی میرے پاس ہے
عرض کریں کیا ہے وہ پھر ای خدا　　حق نے کہیگا وہ مری ہے رضا
یعنے تمھارے لیے سدا خوش رہوں　　تم سے کسی وقت میں ناخوش نہوں
ہے بہ صحیحین یہہ خبر صحیح　　یعنے بہ مسلم و بخاری صریح
بھی ہے روایت کہ شہ انس حسن　　کہتے ہیں غائب تھا یقیں تین دن
فرض نمازوں کے سوا ای امیں　　تمھارے نہ آتا تھا وہ سالار دیں
روز چہارم وہ یعنی تمھار آ　　بولا کہ حق مجھ سے یہہ وعدہ کیا
ہیں تری امت سے ملا ارتیاب　　روز قیامت میں نہ لیکر حساب

بھیجونگا جنات میں ستر ہزار — شخص کو کر فضل و کرم بے شمار
میں نے وہ سہ روز بدرگاہ رب — اور بھی کرتا تھا زیادہ طلب
میں نے مرے رب کو بڑا ہی کریم — پایا ہوں بے شبہ ملطف عمیم
پائینگے جنت میں جو ستر ہزار — انسے بھی ہر ہر کے لئے کردگار
بخش دیا اور بھی ستر ہزار — بحر کرم کو نہیں اسکے کنار
بخشش امت کے طلب سے نبی — وہ نہ بیفکر غرض تھا کبھی
تاکہ یہ آیت کو بھی بھیجا خدا — سرور عالم کو تسلی دیا

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ

یعنی گنہ بندوں کے اپنے بجا — بخشنے والا ہی یقیں رب مرا
پھر کہ یہ آیت کا ہوا جب نزول — ہو گیا مسرور بہت وہ رسول

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

یعنی کہا حق نے ای میرے حبیب — دیوے یقیں رب نے تیرا عنقریب
نعمت بے مثل شفاعت تجھے — بخشش امت کی کرامت تجھے
ہوئیگا راضی تو دل وجان سے — ہوئیگا خوش بہوت بہت احسان سے
جبکہ وہ آیت کو بھی بھیجا خدا — شاہ بہت شکر خدا کر ادا
غایت الطاف سے ایسا کہا — کہ یہی اُسی امر میں میری رضا
بخش کے امت کو میرے رب کریم — بھیجے قیامت میں بدار نعیم
جا نہو یک ایک مرا امتی — ہووے نہ جب تک کے یقیں جنتی
میری بھی نا ہوئیگی پوری رضا — فضل سے خوش مجھکو کریگا خدا

بھائیو تم شکر کرو دل سے اب
اتنا ہمیں ہے دیا ہم کو رب

لطف ہے نبی امت پہ ایسے کس قدر
فکر و تامل سے کرو یہاں نظر

اسکی شفاعت تو یقیں لا کلام
گھیری ہے نبی امت کو مقرر تمام

پیروی میں اسکے ہو چالاک و چست
امتی ہیں کی کرو نسبت درست

شرحیں مشکوٰۃ کے یہاں دہلوی
لکھا ہے اس طرح بوجہ قوی

ستہ کی شفاعت تو بڑی ہے وسیع
ایسی سب امت کا ہے بے شک شفیع

لایہ تو کوشش سے بسبر و جلی
امتی ہو اس کا بصدق دلی

کیونکہ گنہ بعضے تو ایسے ہیں بوج
جس کے سبب ہووے ز امت خروج

او ر اسی قد بعضے ہیں ایسے گناہ
جس سے ہو حرمان شفاعت سے آہ

جیونکہ چرا وے جو غنیمت کا مال
عاق ہو ماں باپ کا جو بد خصال

آل نبی سے جو عداوت دھرے
سنت نبوی کو جو ضایع کرے

آئی حدیثوں میں با وجہ شدید
انکو زحرمان شفاعت کی وعید

دیوے مسلمانوں کو سب حق نہاد
تا وے کبھو نا کریں ایسے گناہ

ایسے گناہوں سے رہے جو کہ باز
ہوویں شفاعت سے یقیں سرفراز

ایسے احادیث مبشر سعید
بخش امت کا [illegible] میں لو[illegible]

جن میں بشارات رجا ہی نصیب
[illegible] ہے صحبت [illegible] ہے

لکھتا ہے غزالی عالی جناب
لکھیے احا[illegible]یث کو اسی کا باب

جسکے یقیں دل میں ہو خوف خدا
اسکے لئے ہیں یہ حدیثیں شفا

اور جو غفلت میں ہو ڈوبا یقیں
جانے وہ اس طرح سے امی [illegible]

تھوڑے سے مسلمان تو اُس دن بجا
پائینگے دوزخ میں مقرر سزا

ہوئیگا یک شخص بد دوزخ اخیر
برس یقیں سات ہزار ای خبیر

بعد یہہ مدت کے رہائی ملے
اُس سے بہت کوئی نہ مومن جلے

حشر میں بالفرض کہ یک شخص ہی
ہوئیگا بے ریب اگر دوزخی

جانے وہی ہوونگا شاید کہ میں
میرے سے بدکار بڑا کوئی نہیں

یونہی ہمیشہ وہ تصور کرے
لذتِ دنیا سے تنفر کرے

دیکھ گنہ اپنے ہو بس شرمسار
خوف سے خالق کے رہے اشکبار

مغفرتِ حق سے رکھے جو رجا
خوف رکھے یونہی غضب سے سدا

خوف و رجا دونوں برابر دھریں
راجی رحمت ہو غضب سے ڈریں

حضرت فاروق نے ایسا کہا
حشر کے دن کر یہہ کرینگے ندا

آج کے دن ایک ہی مومن بجا
جنت ماوا میں یقیں جائیگا

فضل خدا دیکھ کے سمجھونگا میں
جنتی بے شبہ وہ میں ہوں یقیں

اور منادی یہہ کرے گر ندا
ایک ہی عاصی بسقر جائیگا

خوف سے تب حق کے ہراساں ہوں
دوزخی بے ریب وہ میں ہی اچھوں

خوف کے بھی فضل میں ای اہل دیں
بہوت احادیث صحیح آئے ہیں

اُنسے یقیں تھوڑے حدیثیں یہاں
دیکھ میں لاتا ہوں بروئے بیاں

تیسرا گل بیان میں اُن حدیثوں کے جو خوف آلٰہی جلشانہ کی فضیلت میں وارد ہیں

بولا ہے اس طرح سے خیر الانام
جمع ہوں جب حشر میں عالم تمام

ایک منادی سُنے ز سوئے خدا
صوت بلند سے یہہ کریگا ندا

خلق جو ہوئیگی یہہ نزدیک و دور
سارے سنینگے وہ ندا بالضرور

یعنے ای لوگو یہہ سنئے بجا
تمکو میں جس روز سے پیدا کیا

آج تلک بات تمہارے تمام
میں نے سنا فضل سے اپنے مدام

آج میری بات سنو تم یقیں
نیک و بد اعمال تمہارے جو تھے

لاؤنگا میں آگے تمہارے تمام
دیکھینگے تم انکو یہاں لاکلام

ایک نسب میں نے مقرر کیا
تم نے ٹھہرائے تھے نسب دوسرا

تم نے نسب اپنا چڑھائے یقیں
اور نسب میرا دبائے یقیں

میں نے یہہ آیت کو کیا تھا نزول
تمکو سنایا تھا وہ میرا رسول

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ

یعنے تمہارے میں وہی ہے بڑا
نزد خدا اس سے بہت جو ڈرا

جو کہ ڈرے حق سے وہی اتقیا
آپ کو رکھتے ہیں گنہ سے بچا

جو کہ بڑا ہووے غرض متقی
میں نے دیا اسکو فضیلت بڑی

تمنے بڑے وسوں کو جانے نہیں
اسکی فضیلت کو بھی مانے نہیں

بلکہ شرف اسکو کہے تم عیاں
کہتے تھے بڑا ہے وہ فلاں بن فلاں

آج بلند ہوگا ہمارا نسب
پست کرونگا بھی تمہارا نسب

ہوئیگا پس ایک ندا تب وہاں
متقیاں صاحب عزت کہاں

لاویں ملک ایک علم کو وہاں
رہبر وے متقیاں آکے زیر

متقیاں پیچھے ہوا اسکے شتاب
جائینگے جنت میں بلا حساب

اور کہا تھا وہ سبہ انبیاء
کہ کہا اسطرح سے رب العلا

ہی مری عزت کی قسم ذو اماں
یعنے جو دنیا میں مرے لیے ڈرے
ہو وہ بے فکر بدنیا یقیں
بھی کہا سرور کہ زخوف خدا
یک سر مکھی کے برابر بھی ہاں
ویسے مسلمان کے منہ کے تئیں
اور کہا ہی وہ رسول عرب
آتش دوزخ میں وہ نا جائیگا
جونکہ وہ پستاں سے جو نکلا ہو شیر
عائشہ لائی ہی روایت یقیں
کہ تری امت سے ای عالیجناب
شاہ کہا جاویگا وہ بے خطر
اور کہا نزد خدا ای عزیز
قطرہ آنسو سے وہ ای با ادب
یا کہ وہ قطرہ جو لہو کا بجا
اور کیا ارشاد شہ دوجہاں
[illegible] کہا [illegible]
[illegible] کرو
[illegible] حق کی قسم [illegible]

جمع نہ بندے میں کروں ایک جاں
حشر میں بے فکر رکھونگا اسے
خوف اُسے دیونگا عقبیٰ میں تئیں
بندۂ مومن جو یقیں رو ویگا
چشم سے گر اسکے ہو پانی رواں
حشر میں آتش نہ جلاوے یقیں
رو ویگا جو شخص کہ از خوف رب
اسکے خدا بول سے امن پائیگا
پھر نہ اندر جاوے کبھی ای حبیب
عرض کیے لوگ نے سالار دیں
جاویگا جنت میں کوئی بے حساب
رو ویگا جو اپنے گنہ یاد کر
قطرہ کوئی اس سے نہیں ہی عزیز
چشم سے نکلا ہو جو از خوف رب
راہ میں مولا کے لہو بہتا گیا
خوف خدا کا سر حکمت ہی جاں
خوف سے تم حق کے ہی رویا کرو
رونے کی بس شکل بھی بنوائیو
آہ [illegible] سے کہ منہ ہووے تر

دینے سے دینار بہ فقرا ہزار
افضل و بہتر ہی وہ رونا بچار

ایسے احادیث و اثر بحساب
آئے ہیں اس باب میں ای کامیاب

جب تو سنا ہی یہہ روایاتوں کو
خوف کے اب سن تو حکایات کو

خوف سے حق کے ملک و انبیاء
آل و صحابہ بھی سبھی اولیا

بید کے مانند تھے لرزاں سدا
ابر کے مانند تھے گریاں سدا

تھوڑے سے حکایات یہاں مختصر
انکے میں کرتا ہوں بیان ای پسر

حکایات خوف

جانیئے ارشاد کیا یوں نبیؐ
روح مرے پاس نہ آیا کبھی

کہ نہ بدن بیچ یقیں اسکے تب
لرزۂ بسیار ہوا از خوف رب

حق نے جہنم کو بنایا ہی جب
رونے لگے سارے فرشتوں بھی تب

اور جب انسانوں کو پیدا کیا
چین و سکوں سارے ملک کو ہوا

کیونکہ وہ سبھی سمجھے کہ انھیں کے لیئے
ہی یہہ جہنم نہ ہمارے لیئے

حضرت آدم کو وہ رب العلا
تا تجھہ سے قدرت کے جو پیدا کیا

اور اُسے مسجود ملایک کیا
اور دیا جنت ماوا میں جا

ایک ہوا آہ جب اُس سے قصور
اسکو کیا جنت ماوا سے دور

پس وہ دو صد سال تک ای اہل راز
عذر کا سر رکھہ بزمین نیاز

خوف سے رویا ہی لفظ اسقدر
چشم کے پانی سے زمیں ہوگئی تر

گھانس وہ میدان میں اُگتا تھا جان
بعد دو صد سال یقیں ای میاں

نور محمد کا وسیلہ کیا
حق سے معافی کی وہ مانگا دعا

عرض وہ مقبول کیا ذو الجلال — یے کلمات اسکے دیا دل ہیں ڈال

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

حضرت آدم نے پڑھا اسکو جب — حرمت احمدؐ سے دیا بخش رب

اور براہیم نے ای با نیاز — کرتا تھا جس وقت شروع نماز

دلکو وہیں اسکے جو ہوتا تھا جوش — کوس تلک سنتے تھے اسکا خروش

حضرت داؤد نے از ترس رب — رونے کو یک جرم پوچھتا تھا جب

بھوکا پیاسا ہی رہے سات دن — دو رزنوں سے بھی رہے راتدن

اکے تڑے ایک بیابان کو — حکم یہہ کرتا تھا سلیمان کو

تا یہہ کرے آہ ندا از وہ او — چاہیے سننے نوحۂ داؤد جو

چاہیئے حاضر ہو یہاں ایک بار — آتے تھے تب خلق ہزاروں ہزار

آدمیاں آتے تھے ہر اک تھار سے — قریہ و دیہات سے امصار سے

کرتا تھا داؤد پیمبر شروع — حمد و ثنا حق کا بدرد و خشوع

کرتے تھے فریاد و فغاں حاضرین — ہوتے تھے بیتاب و تواں ناظرین

جنت و دوزخ کی صفت بعد ازاں — حضرت داؤد نے کرکے بیان

جرم اپر اپنے وہ باخوف رب — کرتا شروع نوحۂ دل سوز جب

خوف سے مرتے تھے ہزاروں ہزار — مرد و زنان آہ صغار و کبار

کہتا تھا یوں اسکو سلیمان تب — کیجیے بس نوحہ یہہ ای پدر اب

خلق بہت ہوگئے اسدم ہلاک — تب وہ اٹھاتا تھا یقیں سر زخاک

لوگ جنازوں کو اٹھاتے وہیں — سو مقابر وے لیجاتے وہیں

جادوتہ یک دن کا ہی ای ہوشیار / جمع ہوئے خلق تھے چالیس ہزار
تیس ہزار اس سے وہیں جان دے گئے / اور وہ دس الف ہی باقی رہے
کہتے تھے داؤد کو تھے دو کنیز / اسکو پکڑنے تھے دے تب ای عزیز
شدت لرزے سے وہ تا ای امین / تو تھے نہ اعضائے مبارک کہیں
خردگی تھی حضرت یحییٰ کو جب / بیت مقدس میں وہ آ روز و شب
حق کی عبادت میں ہی رہنا مدام / اسکو نہ تھی خواہش آب و طعام
کھیلنے کو اسکو بلاتے شتاب / لڑکوں کو اسطرح وہ دیتا جواب
کھیلنے ہم کو نہیں پیدا کئے / واسطے طاعت کے ہو پیدا کئے
آہ وہ جب پانزدہ سالہ ہوا / خلق سے دنیا کے کنارہ لیا
رہنے لگا دشت و بیابان میں / ذکر میں طاعات میں ہر آن میں
پدر جو یحییٰ کا تھا ذکریا ہو / پیچھے وہ فرزند کے یکدن گیا
دیکھا کھڑا آہ وہ در آب ہے / پیاس سے بیتاب ہی بیتاب ہے
حق سے وہ کرتا ہے یہی التجا / ہے تیری عزت کی قسم ای خدا
مجھکو نہ معلوم ہو جب تک بجا / کیا ہے تیرے پاس یہہ درجہ مرا
پانی نہ پیونگا میں یہہ زینہار / بول کے اسطرح سے تھا زار زار
اور وہ از خوف عذاب خدا / روتا تھا افسوس جہاں تک سدا
اشک کے کثرت سے یقیں سر بسر / گوشت نہ باقی تھا دو رخسار پر
دانت وہ مستور نہ دیتے تھے جان / بھرتی تھی روئی اسمیں یعنی اسکی ماں
صاحب ارشاد عباد ای پسر / لایا بخاری سے صحیح یہہ خبر

کذا ہی یوں عائشہ پاک ذات — حضرت صدیق جلیل الصفات
پڑھتا تھا قرآن معظم کو جب — آہ او استطیع سے روتا تھا تب
چشم نہیں رہتے تھے در اختیار — خوف خدا اسکو تھا لیل و نہار
بولتا پھر کاش میں ہوتا اگر — بال ہی یک سینۂ مومن اوپر
بولتا یوں دیکھ پرندے کیتن — کاش ترے سے ہوا آہ میں
سنتا تھا قرآن کی گر آیت عمر — گرتا تھا بے ہوش زمیں کے اوپر
ہوتا تھا بیمار بھی ایسا وہ تب — آتے عیادت کے لیئے لوگ سب
اور وہ رونیکے سبب سے کثیر — چہرے پہ تھے اُسکے سیہ دو لکیر
اور وہ کہتا تھا کہ کاش یہ عمر — ماں کے شکم سے ہی نہ ہوتا بہر
اور تھا یک روز شتر پر سوار — سن کہ یہ آیت کو ہوا بے قرار

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ

اونٹ سے اترا ہی وہیں جلد تر — جا کہ گرا ایک وہ دیوار پر
لوگ اٹھا لائے ہیں گھر ای خلیل — ایک مہینا وہ رہا ہی علیل
روتا تھا عثمان غنی اسقدر — ریش شریف ہوتی تھی بس اُسکی تر
جا کہ بمحراب علی وقت رات — ریش مبارک کو پکڑ اپنے ہاتھ
نفس سے لیتا تھا وہ اپنے حساب — درد سے روتا تھا بخوف عذاب
یونہی امامین حسین و حسن — خوف سے تھے بس خائف سر و علن
یونہی سب اصحاب شہ مرسلین — خوف سے نت حق کے تھے اندوہگین
کہتے ہیں یک شخص نے مسعود کے پاس — آہ یہ آیت کو پڑھا بے ہراس

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا

آہ وہ بولا ہوں میں از مجرمین	اور میں داخل نہیں در متقین
پھر وہ کہا پڑھ تو یہہ آیت کو اب	آہ وہ آیت کو پڑھا اُسنے جب
خوف سے یک سخت وہ نعرہ کیا	آہ تبھی اپنا وہیں جان دیا
بولا ہی یوں حاتم پاکیزہ خو	اچھی جگہہ پہ نہ تو مغرور ہو
کرتی جگہہ تو نہیں جنت سے نیک	حال وہاں کیا ہوا آدم کا دیکھ
غرہ نکر کثرت طاعات پہ	کیونکہ ہے کسبات سے تجھکو خبر
کہ کیا ابلیس لعین بد خصال	حق کے عبادات کئی الف سال
کبر سے یک امر کیا ترک جب	دیکھ تو کیا حال ہوا اُسکا تب
اور نکر غرہ بہت علم پر	بلعم باعور طرف کر نظر
علم سے پہنچا تھا یہہ درجے کتیں	اسم جو اعظم ہے خدا کا یقیں
بس اُسے معلوم کرایا خدا	آہ وہ جب طالب دنیا ہوا
کلب سے تشبیہ اُسے حق دیا	دیکھ یہہ آیت میں کہا حق نے کیا

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ

شیخ عطا حق سے تھا خائف بڑا	وہ نہیں چالیس برس تک ہنسا
اور یہہ مدت تلک وہ پاک شان	آہ نہ دیکھا ہی سوئے آسمان
چرخ پہ یک بار نظر وہ کیا	بس وہیں دہشت سے زمیں پر گرا
اور ہر ایک رات میں وہ پاک ذات	دیکھتا چہرے پہ پھرا اپنا ہاتھ
شامت عصیان سے وہ شاید کہیں	مسخ ہوا ہوگا چہرہ یقیں

خلق میں جب تجھ تیرے یا ملا ‌ ‌ ‌ بولتا اس طرح سے وہ بد ملا
میں کہتا ہوں کہ جو ہیں شامتیں ‌ ‌ ‌ اسکے ہی باعث ہیں یہ سب اے حزیں
موت اگر آتی مری پیش ازیں ‌ ‌ ‌ خلق یہ آفات سے چھٹتے یقیں
کوئی حسن بصری سے پوچھا ہے آ ‌ ‌ ‌ بولا ہے ای شیخ تیرا حال کیا
بولا وہ کیا حال ہو اس شخص کا ‌ ‌ ‌ آہ وہ جس وقت کہ دریا میں تھا
ایسے میں ٹوٹا ہے جہاز ای امیں ‌ ‌ ‌ ہر کوئی تختے کو لیا یک یقیں
بولا وہ سائل نے کہ ایسے کا حال ‌ ‌ ‌ ہونے بہت سخت یقیں پر ملال
بولا حسن بصری نے اسکتیں ‌ ‌ ‌ حال ہے ایسا ہی میرا بالیقیں
ایسے حکایات بہت آئے ہیں ‌ ‌ ‌ بس یہ عمل کے لئے مومن کہیں تو
آہ بزرگان سلف ای خبیر ‌ ‌ ‌ کرکے عبادات بھی ویسے کثیر
خوف سے خالق کے پریشاں تھے یوں ‌ ‌ ‌ بیخور و بیخواب بھی حیراں تھے یوں
ڈوبکے تم بحر گنہ میں تمام تو ‌ ‌ ‌ کس لئے بے فکر ہو یوں شادکام
خوف سے قہار کے رویا کرو ‌ ‌ ‌ نامہ سیہ اشک سے دھویا کرو
بھی رکھو امید کہ رب کریم ‌ ‌ ‌ بخشیگا بے شبہ بفضل عمیم
امت احمد ہے یہ خیر امم ‌ ‌ ‌ حق کا یہ امت پہ بہت ہی کرم

چوتھا گل اس بیان میں کہ انبیاء اولو العزم اس خیر الامم میں داخل ہونیکی آرزو کئے

حضرت ادریس نے ای با صفا ‌ ‌ ‌ جبکہ یہ امت کی تمنا کیا
یوہیں بلا شبہ بہت انبیاء ‌ ‌ ‌ شوق یہ امت کا کئے ہیں بجا
گرچہ بیان اسکا ہے طول و طویل ‌ ‌ ‌ ذکر یہاں اس سے کروں کچھ قلیل

اپنے صحابہ کو کہا بشارتیں — آیا تم ابیات اُپر خوش ہیں

روح خدا اور خدا کا خلیل — ہووے تمہارے بیچ ہی قال و قیل

بعد کہا شاہ و دو نو یقین — داخل امت میں مرے آئی امین

بولے براہیم نے آ مجھ حضور — تو ہی یقین میری دعا کا ظہور

ہونے ولادت تری کے پیشتر — حق سے کیا تھا میں دعا ای پسر

پس تو مجھے آج کے دن باوقار — آیت و الابعث کر اپنے شمار

بولیگا عیسیٰ کہ رسولان تمام — واقعی ہے مادرین بھایان تمام

باپ ہی یک اور ہیں ماوان زیاد — پس کہا اس طرح رسول عباد

بھائی ہی عیسیٰ تو مرا بے گمان — میرے ہی اور انکے نہیں درمیان

کوئی ہوا ہی نہیں پیغامبر — میں ہی طرف انکے ہوں منتظر

چرخ سے عیسیٰ نے کر جب نزول — ہوئے اس امت میں تب اسکا حصول

ایسا ہی ہے یوں بعض روایات میں — حضرت موسیٰ ہی نقل تورات میں

وصف بہت ہی کے عجیب و غریب — دیکھکے بہتر کے سراسر قریب

عرض کیا اور کہہ حق میں ہیں — کر مری امت تو یہ امت کتین

حق نے جواب اسکو دیا از کرم — امت احمد ہی وہ خیر الامم

ہوئگی کس طرح وہ امت تری — عرض یہ کیوں ہوئے اجابت تری

عرض کیا حق سے وہیں تب کلیم — گر نہو امت وہ مری ای کریم

امت احمد میں مجھے کیجیے — مجھکو وہی عز و شرف دیجیے

حق نے کہا میں نے بخشی کر قبول — خلق کا مخلص تجھکو بنایا رسول

اور کیا میں تیرے سے کلام
جو کہ دیا میں نے تجھے لے تمام

شکرگذاروں سے تو ہو پھر سدا
عرض کیا وہ کہ میں راضی ہوا

نقل کیا ہے زانس ای فہیم
حلیہ میں اس طرح یقیں بو نعیم

کہ کہا اس طرح سے خیر الوریٰ
وحی یہہ موسیٰ پہ خدا نے کیا

پاویگا جو بندہ مقرر مجھے
احمد مرسل کا وہ منکر رہے

ڈالونگا میں اس کو بنار جحیم
عرض کیا حق سے وہیں تب کلیم

کون ہے فرمائیے احمد ای رب
حق نے کہا حضرت موسیٰ کو تب

احمد مرسل سے زیادہ یقیں
کوئی میرے پاس گرامی نہیں

اس سے بزرگ اور کوئی دوسرا
جان یقیں میں نہیں پیدا کیا

اور یقیں خلقت ارض و فلک
ہوینگے آگے ہی تو اب یاد رکھ

میں نے لکھا عرش اوپر اسکا نام
نام کے نزدیک میرے لا کلام

خلد میں جب تک نہ کرے وہ خرام
سارے خلایق پہ ہے جنت حرام

جانئے اس خبر سے ظاہر ہوا
بس کہ یہہ امت ہے بفضل خدا

حشر کے دن آگے رسولوں کے سب
جائیگی جنت میں نہیں ہے عجب

جب کہ ہو مہماں مطہر عزیز
ہووے طفیلی بھی مقرر عزیز

اور بھی محمول ہے رکھ خوب یاد
خلق سے ہے غیر رسولاں مراد

کیونکہ رسولوں پہ کبھی ای امیں
جان یہہ امت کو فضیلت نہیں

ہوئیگا کیسا ہی معظم ولی
ہوئے نہ افضل وہ نبی سے کبھی

ملت اسلام کا سب سر بسر
جان عقیدہ ہے یہی مشتہر

یوں خلف عباس کا بولا فہیم — شاہ نے بولا کہ کہا یوں کلیم

کیا مری امت سے گرامی زیاد — ہے بام کوئی ای ربُّ العباد

کہ تو اُنھیں ابر کا سایہ دیا — اور من و سلویٰ بھی عنایت کیا

اُسکو کہا حضرت ربّ کریم — کیا انھیں جانا ہے تو بہتر اَی کلیم

امتِ احمدؐ کی فضیلت عیاں — ایسی یقیں ہے یہہ امتان

جون ہے فضیلت مری عالم پہ سب — حضرت موسیٰؑ نے کیا عرض تب

مجھکو وہ امت کو دکھا اَی خدا — پھر کہ جواب اسکو خدا یون دیا

دیکھے یہہ امت کو نہ تو اَی ہُمام — اُنکا سناتا ہوں تجھے اب کلام

حق نے کیا ایک ندا اُنکو جب — جلد وے لبیک کہے سب کے سب

گرچہ تھے اصلاب میں باپوں کے وے — بیضے تھے اَرحام میں ماؤں کے وے

حق نے کہا تم پہ ہو رحمت مری — پہ غضب پر ہی وہ سبقت کئی

اور عذابوں پہ مرے بے مرا — جانو مرا عفو ہی سبقت کیا

آگے دعا کرنے کے تمنے سدا — میں نے قبولونگا تمھاری دعا

جو کہ پڑھے کلمۂ طیب کتیں — بخشونگا بس اُسکے گناہونکو میں

پھر کہا سرور کہ رکھہ احسان خدا — مجھہ پہ یہہ نعمت کا یہہ نازل کیا

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا

یعنے تھا طور پہ اَی مصطفیٰ — ہم تیری اُمّت کو کئے جب ندا

اسکی قتادہ نے روایت کیا — اور یہہ الفاظ زیادت کیا

یعنے وہ آواز سنا جب کلیم — عرض کیا پھر کہ وہیں اَی کریم

امت احمد کا یہہ اواز نیک | کیا ہی عجب خوب سنا اور نیک
یونہی یہہ امت کی فضیلت بہتر | آئے ہیں اخبار بہت مشتہر
نام مبارک کے جو برکات ہیں | تھوڑے سے یہاں وہ کہے لکھتا ہوں میں

پانچواں گل بیان میں برکات نام مبارک سید الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و السلام

جانو پسر حضرت عباس کا | جو تھا ہی عم وہ شہ ناس کا
لایا روایت کہ وہ رب الورا | نور کو جب شاہ کے پیدا کیا
حق کا وہ کرتا تھا طواف آشکار | تا کہ برس گذرے ہیں بارا ہزار
اور وہ تسبیح سے کرتا تھا یاد | ذات کو خالق کے ای فرخ نہاد
بعدہٗ اُس نور کو پروردگار | کرکے یقیں جانئے حصّے چار
عرش کتیں ایک سے پیدا کیا | اور قلم و سدرے سے ای باصفا
تیسرے حصّے سے وہ جنت کتیں | اور کیا چوتھے سے سب مومنیں
پس یہہ کیا حکم قلم کو وہ رب | تا وہ لکھے کلمۂ طیب کو سب
کلمۂ تہلیل تلک وہ لکھا | پس یہہ قلم عرض خدا سے کیا
تو ہی یقیں بے مثل و بے نظیر | تجھکو نہیں کوی مشیر و وزیر
کس کا ہی یہہ نام معظم یقیں | حکم کیا لکھنے جو میرے تئیں
کہ وہ لکھوں پاس ترے نام کے | حق نے جواب اُسکا دیا یوں اُسے
نام ہی ہاں وہ مرے محبوب کا | میرے نبی کا مرے مطلوب کا
پاس مرے نام کے ہرگز نہ بھول | نام تو لکھ جلد محمد رسول
ہیبت حق سے وہ قلم شق ہوا | پس وہ لکھا نام رسول خدا

لکھنے کو یہہ کلمۂ طیب کو تو ۔۔ — گذرے بلا ریب برس چار سو

روایت

ابی انس سے یہہ روایت یقین — کہ کہا اسطرح شہ مرسلین
حشر میں اور ہو رکہہ رب الوریٰ — لاکے دو بندونکو کرینگے کھڑا
بولے کا حق جاؤ جنت میں اب — عرض کریں دونو کہ ای پاک رب
ہم تو عمل او نہ ایسا کئے — جسکے بدل ہم کو یہہ جنت ملے
بولیگے کس چیز سے فرما کرم — مستحق جنت نہ تو اہیں ہم
حق کہے ہم جاؤ بجنت تم — لکھا یا ہوں میں ذات پہ اپنی قسم
نام جو بندے کا محمدؐ رہے — یا کوئی موسوم باحمدؐ رہے
ان کو نہ بہیجونگا بنار سقر — اِس لئے جنت ہی تمہارا مقر

روایت

مروی ہے حق شہ کو کہا ای رسول — ہے مری عزت کی قسم تو نہ بھول
جو کہ تیرے نام سے موسوم ہو — اُنکو نہ دیونگا عذاب ان کبھو

روایت

اور یہہ منقول ہے از مرتضیٰ — کہ کھانا ہو کوئی سفرہ بچھا
جس میں کہیں احمد و محمد ہو نام — سفرے پہ حاضر وہ رہے لاکلام
پاک کرے حق نے گہر وہ مکان — دیلمی راوی یہہ اثر کا ہے جان
اور ہے مروی کہ نہیں کوئی گھر — اُسمیں ہو موسوم محمد بشر
دیوے مگر اُسمیں برکت خدا — اور بھی مروی ہے حسن ابی باعطا

بھیج ہو شوربے کے لیئے قوم ایک   نام محمدؐ ہو کوئی اُسمیں نیک
دیویگا البتہ برکت خدا   اُنکے وہ شوربے میں بلاشک سدا
بھی ہی روایت کہ کسیے لا کلام   نام محمدؐ ہو اگر ای ہمام
ثنا کرے اُسکی شفاعت یقین   اور اُسے لاوے بخلد برین

روایت

مولوی رُوم نے در مثنوی   نقل کیا ہی یہہ روایت قوی
تھا جو انسؓ کا صحابیؐ نیک   اُسکے یہاں آیا تھا مہمان ایک
کہتے ہیں تیار ہوا جب طعام   سفرہ بچھایا ہی وہ لائیک نام
سفرہ پاکیزہ وہ میلا تھا جب   کہنے کو لاگا ہی وہ مہمان تب
دیکھیں تو یہہ سفرہ ہی کیا خوب بات   سنتے ہی یہہ بات انس پاک ذات
سفرہ کو آتش میں وہ ڈالا تھا   سمجھا ہی مہمان کہ وہ جل گیا
آگ سے پھر اُسکو نکالا انس   روبرو مہمان کے جھٹکا انس
ہو گیا فی الحال وہ سفرہ سفید   ہو گیا مہمان تعجب کا صید
پوچھنے لاگا اُسے کیا ہی سبب   آگ جلائی نہیں سفرہ کو اب
بولا ہی سفرے کو یہہ ای باشعور   میں نے بچھایا تھا نبیؐ کے حضور
شاہ نے تب اپنے مبارک کو ہاتھ   پونچھا تھا یہہ سفرے سے ای نیک ذات
اِس ہی برکت سے یقین سربسر   اُسپہ نہ آتش کا ہوا کچھ اثر
جامہ ہی جس و حرکت جماد   اُسکو چھپا جب کہ رسولِ عباد
دشمن سے اُس ہاتھ کے ای باخبر   آگ کا اُس پر نہوا کچھ اثر

جبکہ دل و جاں میں کسی کے یقیں ۔ نام وہ سرور کا ہو کر نقش نگیں

حشر کے دن اسکے بدن کے اوپر ۔ ہوئیگا کیوں نار سقر کا اثر

حکایت

نقل کتابوں میں ہے ای باخبر ۔ حضرت موسیٰ کے زمانے بہتر

ایک بڑا فاسق و بدکار تھا ۔ اُس سے بہت خلق کو انکار تھا

جب وہ موا آل اسرائیل سب ۔ دفن روا اسکا نجانے ہیں تب

پا کو رسن باندھ کراہت سے وہ ۔ کھینچ بہت ذلّ و حقارت سے وہ

مزبلۂ خوار میں بس خوار کر ۔ ڈالے اُسے نفرت و انکار کر

حضرت موسیٰ کو خدا اے انام ۔ بھیج دیا جلد وہیں یہ پیام

دوست مرا ایک موا ای کلیم ۔ اسکو کیا تنگ ہے میرے عدو نے اثیم

دفن نکر نفرت و انکار سے ۔ مزبلۂ خوار میں ڈالے اُسے

جلد تو جا غسل دلا اسکو اب ۔ کفن بھی پہنا کے بحسن ادب

دفن کر اب کرکے جنازہ ادا ۔ سنتے ہی یہ حکم کلیم خدا

جب کہ تھا مامور نہ پوچھا سبب ۔ دفن لئے اسکے گیا جلد تب

حکم کیا اسکو خدا جس طرح ۔ جلد کیا سب وہ ادا اس طرح

آنکے پس اپنے وہ حجرے بھیتر ۔ عجز سے سجدہ میں رکھا اپنا سر

بارگہ حق میں کیا یوں سوال ۔ کھول تو اس رمز کو ای ذوالجلال

وہ تو بڑا فاسق و بدکار تھا ۔ لوگ دئیے اس لئے اُسکو سزا

دفن کا جو حکم ہوا ہے مجھے ۔ کیا ہی سبب راز یہ فرمائیے

حق نے دیا اسکو جواب ای اثیم
گرچہ وہ تھا فاسق و فاجر اثیم

پڑھتا تھا توریت وہ یک دن مگر
آیا ہی ناگاہ تب اُسکے نظر

سیّد ابرار محمدؐ کا نام وہ
اُسکے مقامات کا ذکر تمام

دیکھ کہ یہہ اُسکو بہت شوق سے
چشم اُپر اپنے ملا ذوق سے

اور بہت اُسکو وہ بوسے دیا
اور بہت شوق و تمنا کیا

عمر میں سب اسکے عمل یک یہی
میرے پسند آیا بہت ہی تبہی

اُسکی برکت سے ہی بیں لاکلام
بخش دیا اُسکے گناہاں تمام

ایسے بہت آئے حکایات ہیں
اَب لکھوں کچھ شہ کے کمالات ہیں

چھٹا گل اس بیان میں کہ تمام کمالات جمیع انبیاء کرام کے بلکہ انسے افضل اور اکمل ذات مقدس ملک سید الانبیا شفیع روز جزا کے جمع آئے تھے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ و السلام

جو جو کمالات خدا نے انام
اپنے رسولوں کو دیا تھا تمام

سب وے کمالات معلّٰی بجا
سرور عالم کو دیا تھا خدا

افضل و بہتر بھی بلکہ اُنسے سب
احمدؐ مرسل کو دیا تھا وہ رب

حضرتِ آدم کو اگرچہ خدا نے
علم سب اسما کا کیا تھا عطا

علم مسمّٰی کا دیے سب وہ حق
اِس شہ عالم کو دیا تھا سبق

اور بھی اسرار و حقایق کا علم
ارض و سما رمز و دقایق کا علم

حق نے پیغمبر کو ہمارے دیا
سیّد و رہبر کو ہمارے دیا

گرچہ کئے اسکو ملایک سجود
بھیجے ہیں حق شہ پہ ہمارے درود

حق نہ ملک میں تھا شریک سجود
دیکھے تھا اں خود ہی شریک درود

ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

آیا ہے قرآن میں ملک او خدا | بھیجتے نبی پر ہیں درود واں سدا
تم بھی تمامی ای مسلماں مدام | بھیجو پیمبر پہ درود و سلام
بھیجیگا جو اس پہ مسلماں درود | بھیجے ہے خود اس پہ وہ سبحاں درود
یک کے بدل دس ہے بدل میں صد | صد کے بدل الف بلا حد و عد
حق ہے یہ تشریف میں داخل یقیں | اور وہ تشریف میں داخل نہیں
فضل و شرف اسکا اسے ہو کب | فضل سے داخل ہے ملک اپنے رب
ہوکے ملک فوج پیمبر کے سنگ | بھی گئے کفار کے لشکر سے جنگ
نوح کی حق گرچہ دعا کر قبول | کردیا کفار پہ طوفاں نزول
شاہ نے کفار عرب کی یقیں | کا ہے ہلاکت کو تو چاہا نہیں
عرض کیا اُن کی ہدایت لئے | قوم کو پس اُسکے ہدایت دئیے
لیکن موئے سرکش اسی آن میں | تیغ کے پانی کے ہی طوفان میں
معجزۂ پاک سے بھی اسکے جان | تیر ہی یک آب میں سنگ گراں
ہود کا تابع ہوا گرچہ وہ باد | کردیا برباد یقیں قوم عاد
ہوکے صبا شاہ کا خدمت گزار | کردیا اعدا کو یقیں اُسکے خوار
سرد کیا گرچہ وہ رب الجلیل | آتش نمرود سے تھی بر خلیل
جنگ کے کفار کی آتش خدا | سرد پیمبر پہ ہمارے کیا
حضرت موسیٰ کا مبارک عصا | گرچہ ہوا ایک بڑا اژدہا
بدر کے دن دست عکاشہ میں جان | جنگ میں جب تیغ تنی ای میاں
چوب دیا خرمے کی اسکو نبی | صورت تلوار لئی وہ بھی

گر نہ بیضا تھا اُسے جیسے شبہ
طور پہ گر اُس کو تجلی ہوئی
بحر ہوئی اُسکے لئے شق اگر
امتی سرور کے نسبا باوقار
واسطے موسیٰ کے اَئی بھائی مصر
آب اُبل شہ کے بھی انگلیاں سے بس
حسن کو یوسف کے تجھا خوش صفات
مرأت مطلق ہیں رجال خدا
بھول کے اپنے کو بسرّ و عیاں
عابد حق گرچہ تھا یونس بترا
حضرت داؤد کے خاطر یقین
سنگ ہوئے نرم نبی کے لئے
دست مبارک میں تو اُسکے کنک
زیر قدم شاہ کے پھر جائیے
اور سلیمان سے ای باشعور
اونٹ بھی یعفور و طیور و ہرن
بلکہ یہ امت کے جو تھے اولیا
مُردوں کو عیسیٰ نے دیا گرچہ جان
جیو تکہ یقین اپنے وہ ابوین کو

شمس تاباں کیا الٹ دی وہ شہ
عرش پہ ہوئی شہ کو تجلی بڑی
شاہ کیا شق قمر مشتہر
پار ہوئے بحر سے موسیٰ کے ساتھ
نکلے پتھر پھوٹ کے بارا جھرے
کردیا سیراب ہزاروں کو بس
مصر کے عورات لئے کاٹ ہاتھ
صورت آن مَن رَآنِی کو تجھیا
اپنے تراشے ہیں ولاں بے گمان
شاہ کو حق فَاوْا فَرَغتَ کہا
گرچہ لہا نرم ہوا ای امین
اُسکی رسالت پہ شہادت دئیے
بھی کئے تسبیح خدا سر بسر
وجد و بشاشت بھی پہاڑان
پاتے گئے گرچہ وحوش و طیور
بات کئے شاہ سے ای پاک فن
مسخر ہوئے اُنکے مسخر بجا
ستہ بھی جلا پائے مُردگان
حضرت جابر کے بھی ابنین کو

اور جو انصار سے وہ یک جوان
جبکہ مرا چاہے ہی اسکی ماں

ستر و یر دین اسکو جلایا پھر
یونہیں وہ مردونکو اٹھاتا بہت

گرچہ دیا حضرت عیسیٰ یقین
اکمہ بہت آنکھ کے اندھونکو تین

کوڑھونکو تو ہی ہے بھی کرتا تھا دور
غیب سے دیتا تھا خبر بالضرور

شاہ بھی انواع کے مرضون کتیں
دور کیا یں میں سمجھ بالیقین

ظاہری اندھونکو بصارت دیا
دل کے بھی کوروں کو بصیرت دیا

غیب کے اخبار دیا اسقدر
حشر تلک ہوینگے جو سربسر

پائے ظہور ان سے ہیں بعضے امور
پائینگے پھر دوسرے آگے ظہور

ساتواں گل اس بیان میں کہ بعث و نشر اور دخول جنت اور کسوت میں آنحضرت سب انبیا پر اولیت ہے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتحیۃ

دیکھو انس یوں ہی روایت کیا
کہ کیا ارشاد سرور انبیا

قبروں سے جب اپنے اٹھینگے مردگان
سب سے اول میں ہی اٹھونگا یقین

اور خطیب انکا ہوں میں مومنو
آویں وے جب درگہ حق میں سنو

اور مبشر میں انھونکا ہوں سب
ہونگے اس روز وے مایوس جب

اور لوا حمد کا اے اہل دین
ہاتھ میں میرے ہی رہیگا یقین

اکرم اولاد ہوں آدم کا میں
پاس میرے رب کے یہہ کچھ فخر نہیں

یعنے نہیں کہتا ہوں یہہ فخر سے
واقعی ہیں سب یہہ فضایل مرے

آیا ہے یوں ایک روایت مختار
کہ کہا وہ سید عالی وقار

انکا میں قائد ہوں بروز نشور
جمع وے جب آوینگے حق کے حضور

اور خطیب انکا ہونمیں نزد رب   ہوینگے جسوقت وے خاموش سب
اور شفیع انکا ہونمیں لا کلام   قید کیئے جاوینگے جب وے تمام
نا تجھہ میں میرے بہی کرم کا لوا   اور میرے اطراف پہرینگے بجا
خوبرو خدام یقیں یک ہزار   موتی سے ناسفتہ صدف کے ہار
اور روایت میں بہہ ہے دوسرے   حلۂ جنت مجھے پہرائینگے
جنت ماوا کے بہی سیدھے طرف   پس میں کہڑا ہوونگا آ باشرف
میرے سوا خلق میں سب لا کلام   نا ہوے میسر وہ کسیکو مقام
بہی ہے روایت کہ اٹھاونگا میں   حشر کے دن حمد کے جہنڈے یکتن
حلقہ جو جنت کے ہو در پہ بجا   میں بہی ہلاونگا اول اسکو جا
واسطے میرے یقیں جنت کا در   ہووینگا مفتوح وہاں جلدتر
زمرۂ فقرائے مسلمان سب   ساتھہ میرے آوینگے جنت میں تب
جتنے رہیں اولین اور آخرین   فخر نہیں انمیں ہوں اکرم یقیں
اور ہے منقول کہ از حکم حق   سب سے اول قبر میری ہووے شق
اور میں پہراے بہی جاؤں لباس   ظاہر این خبر سے ای حق شناس
بات یہہ ثابت ہے وہی شاہدین   پہلے اُٹھے قبر سے اپنے یقین
اور ہے ہی از فضل خداوند ناس   پہنیگا سب خلق سے اول لباس
خبر صحیح آئی ہے دوسری ولے   پہلے ابراہیم کو کسوت ملے
کرسی بہی یک لاینگے بعد از یقین   اُنکو رکہیں عرش کے سوئے نمیں
پس مجھے اعزاز سے بلوائینگے   حلۂ جنت مجھے پہرائینگے

حلۂ پاکیزہ وہ ایسا زر سے
کہ اسے قیمت کبھو نا ہو سکے

پس مجھے بٹھلا دیں بعز و شرف
کرسی پہ وہ عرش کے سیدھے طرف

جان یہہ مخصوص براہیم سے
اسکو جو کسوت میں تقدم ہے

بات یہہ لازم نہیں آتی کبھی
کہ ہو فضیلت اسے حضرت پہ بھی

جزئی فضیلت یہہ ہوئی باصفا
کلی فضیلت ہے رکھے مصطفیٰ

اور بھی اسباب کا ہے احتمال
کہ شہ کونین بلا قیل و قال

قبر سے جب اپنے اٹھے پاکذات
اپنے اٹھے جامۂ اشرف کے ساتھ

حلۂ جنت اسے پہرائیں جو
واسطے تکریم کے ہے جانیو

برہنگی کا وہ نہیں ہے سبب
عزت و شان کا وہ یقین ہے سبب

اور ملیگا جو براہیم کو
برہنگی کا ہے سبب جان تو

بعد وہ سرور کے خلیل خدا
اولیت خلق پہ سب پائیگا

پوشش کسوت میں تقدیم ہی انہیں
پوشش سرور ہو نہایت نفیس

بعضے کہے اولیت کا سبب
ہے یہہ براہیم کا ای باادب

ظالم نمرود لعین نابکار نے
ڈالا تھا جو اسکو برہنہ بنار

اسکی جزا میں ہی خداوند ناس
سب سے اول بخشیگا اسکو لباس

ابن عمر نے یہہ روایت کیا
کہ کیا ارشاد نبی الوریٰ

پہلے اٹھوں قبر سے بے شبہ میں
بعد ابوبکر و عمر بالیقین

آؤں بقیع پاس بقیعی بعد ازاں
سارے اٹھیں وہاں کے جب مردگاں

پس میں رہوں منتظر مکیاں
تاکہ وے سب آویں بغیر گماں

یکے مدینے کے یقیں بیچ تب — ہوونگا محشور میں از فضل رب

اور وہی راوی نے کہا اک روز — شاہ نے باہر ہوا اور رونق فروز

حضرت صدیق و عمر باوقار — تھے شہ عالم کے یمین و یسار

تب کہا اس طرح رسول امین — حشر کے دن یونہی اٹھونگا یقین

اور یہی مروی تو سن ای باوفاق — ہوونگا محشور میں بر براق

اون ہی نسل اپنے مراکب سب — حضرت صالح رہے ناقے پہ تب

شاہ کے دو ناقے جو تھے ای ہمام — غضبا و قصوا ہی یقین جنکا نام

حضرت حسنین بعز و وقار — آوینگے اس دو کے اوپر ہو سوار

ناقۂ جنت پہ ہو راکب بلال — ہوئیگا محشور بلا قیل و قال

روایت

بھی ہے یہ روایت کہ ملک باوقار — آتے ہیں ہر صبح کو ستر ہزار

پھرتے ہیں اطراف مزار نبی — مارتے ہیں اپنے بازو بھی

بھیجتے ہیں اس پہ درود و سلام — جاتے ہیں پھر چرخ پہ ہوتے شام

آتے ہیں پھر دوسرے دن آشکار — یونہی ملک چرخ سے ستر ہزار

حشر تلک آوینگے یونہی یقین — تا کہ بلا شبہ وہ شق ہو زمین

قبر مبارک سے نبی آوے بہار — ساتھ ملک ہوینگے ستر ہزار

شان و تجمل سے بہت اسکو تب — لاوینگے املاک بدرگاہ رب

شاہ کہا حشر کے دن بالیقین — سید اولاد ہوں آدم کا میں

سب سے اول ہووے میری قبر شق — یعنی اٹھوں سب سے اول از سبق

اول شافع قیامت ہونگیں / اول مقبول شفاعت ہونگیں
اور کہا بادشہ دو جہاں / حشر میں ہو میرے بہت تابعاں
کثرت اتباع کے رو سے بھی میں / سارے رسولوں سے ہوں تو حکم یقیں
یعنے میری امت فرخ نہاد / حشر میں ہوں سارے امم سے زیاد
سارے رسولوں سے مقدم ہوئیں / ٹھوکونگا دروازۂ جنت کتیں
اور کہا سرور اہل ہدا / باب اپر خلد کے میں آونگا
کھولنے دروازیکو چاہونگا جب / پوچھنگا یوں خازن جنت تب
کون ہے بولونگا محمدؐ ہوں میں / بولیگا اسطرح وہ تب میرے تیں
مجھکو ہے اسطرح سے فرمان رب / ای شہ ابرار تیرے ہی سبب
کہ نکروں خلد کا میں فتح باب / آگے تیرے اور کسی پر شتاب

آٹھواں گل بیان میں ان عطیات کے کہ قیامت کے روز اللہ تعالی مخصوص
اس سید البریات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیمات کو عنایت
فرماویگا اس گل میں پانچ نسایم ہیں نسیم اول لواے حمد کے بیان میں

سرور عالم کو عطا پاسنگے رب / جو کہ ملے حشر میں ای با ادب
حمد کا ہے جو کہ لواے عظیم / ہے وہ عطیات سے ہی ای فہیم
جب وہ لوا حمد کا بے شبہ و شک / حشر کے میدان میں لاویں ملک
ایک منادی نے کریگا ندا / کہ ہے کہاں سرور کل انبیا
ختم رسل یعنے محمدؐ کہاں / سرور کل شاہ محمدؐ کہاں
اوینگا تب سرور عالی ہمم / لیونگا وہ ہاتھ میں اپنے علم

حضرت آدم کے زمانے سے لئے ‏ ‏ جتنے رسولاں کہ مسیح تک ہوے
صالح و صدیق و شہیداں تمام ‏ ‏ صاحب عرفان شیوخ انام
جمع وہ جھنڈے کے تلے آوینگے ‏ ‏ عز و شرف اُس سے بہت پائینگے
واسطے ہر یک کے وہاں ای حبیب ‏ ‏ لائینگے یک تاج و لباسِ عجیب
واسطے حضرت کے بحکم کریم ‏ ‏ لائینگے یک نور کا تاج عظیم
فوق ہمایوں پہ رکھیں اسکو جب ‏ ‏ نور فشاں ہووے وہ عالم پہ سب
لائینگے یک سبز لباسِ حریر ‏ ‏ اسکو پہناوینگے بشانِ کبیر
اور لوا لائینگے ستر ہزار ‏ ‏ اور ہو اعلام بھی اُس بیشمار
شہ کے جلو میں وہ چلینگے تمام ‏ ‏ شان و تجمل سے بہت لا کلام
حمد کا جھنڈا وہ بشان جلی ‏ ‏ ہوویگا در دستِ علیؑ ولی
اور بھی افواج رسولوں کے سب ‏ ‏ صالح و صدیق و شہیدوں کے سب
اور وہ اعلام و لوا آشکار ‏ ‏ جو ہو جلو بیچ دو ستر ہزار
حمد کے جھنڈے کے تلے آویں سب ‏ ‏ عز و شرف فخر بڑا پاویں تب
آئی ہے اسطرح حدیث ای میاں ‏ ‏ کہ کہا ارشاد شہِ دو جہاں
ہووے بشارت یہہ تجھے ای علیؑ ‏ ‏ مژدۂ فرحت یہہ تجھے ای علیؑ
پہلے بلاوینگے تجھے از کرم ‏ ‏ ہاتھہ تیرے حمد کا دیوں علم
ڈھونڈینگے تب آدم و عالم تمام ‏ ‏ سایہ وہ جھنڈے کا مرا ای ہمام
طول ہوا ایسا وہ علم بے مثال ‏ ‏ فاصلہ شش صد و یک الف سال
سرخ ہو یاقوت سے اسکی سنان ‏ ‏ قبضۂ نقرہ ہو سفید ای میاں

بین اُسے نور کے گیسو رہیں — شرق بین تک ہووے دگر غرب بیں
اور ہو سکے میں یقیں تیسرا — تین سطر اُن میں لکھے ہوں بجا
بسم اللہ الرحمن الرحیم — پہلی سطر اسکی رہے اَی فہیم
سورۂ الحمد کی آیت اول — سطر دوم اسکی رہے بے خلل
سطر سیوم کلمۂ طیب ہے جان — اور پھر ایک سطر یقیں بے گمان
ہووے درازی میں رہ اقبال — اور ہو پہنائی بھی اُس ہی مثال
آو لگالے اسکو تو ای جان من — ہووے جب وراثت حسین و حسن
بیچ براہیم کے درمیان تو آ — عرش کے سائے میں کھڑا ہوئیگا
حلۂ جنت بھی وہاں لاوینگے — اور تجھے عزت سے وہ پہنائینگے
جو بطریق سنن احمدی — چل کے سعادت ہیں لئے سرمدی
سرور عالم کی کئے پیروی — ترک کئے غیر کی سب کجروی
یعنے نہ سنت کا کئے وہ خلاف — محدث و بدعت سے کئے انحراف
سایہ وہ جھنڈیکا اُنھیں کو ملے — ساتھ وہ سرور کے خوشی سے چلے
تاکہ ہو جنات عدن میں نزول — پھر نہ کبھو جدا رہوں بعد دخول
سرور عالم کے بدل ربنا — اسکی محبت میں ہمیں کر فنا
پیروی پاک سے ای کارساز — انکے ہمیں کیجیے سدا سرفراز
اور وہ لوا حمد کا ای اہل فن — حمد سے منسوب ہوا جو یقیں
حق تعالی سیر میں اُسکا سبب — لائے ہیں اسطرح سے ای باادب
حضرت آدم کے بدن میں بجا — جبکہ ہوا نفخ یقیں روح کا

حلم سے تب جھکے اسے ای چھینک — جلد وہ الحمد کہا لب سے ٹھیک
غیب سے یوں اُنکو تب آیا جواب — رحمت حق ہو تیرے پر شتاب
کہتے ہیں آدم کی پیشانی پہ تب — نور نبی سیّد والا نسب
تھا متحرک نہ اُسے تھا قرار — چھپکا ہے آدم نے جب ای باوقار
صوت یک آدم نے سنا اِس طرح — موتی کو موتی یہہ گھسیں جس طرح
حضرت آدم نے کیا عرض تب — کس کا یہہ آواز ہے فرما ای رب
حق نے کہا اسکو تب ای نیک پے — یہہ تیرے فرزند کا آواز ہے
ہوویگا پیغمبر آخر زماں — نام محمّد ہے یقیں اُسکا جان
نور محمّد کا بجھانے بجا — حضرت آدم نے تمنّا کیا
اُسکی پیشانی سے وہ نور نبی — کلمے کی انگلی میں ہی آیا تبھی
دیکھا ہے اُس نور کو آدم نے جب — کلمہ شہادت کا وُہیں پڑھکہ تب
چشم پہ انگشت کو اپنے رکھا — شوق و تمنّا سے ہی بوسے دیا
حکم ہوا دور گیہ حق سے لسے — غیب سے ظاہر ہو لیے گر کسے
ہدیہ وہ دیکے عوض آن لیے — ہدیہ تیرا کیا ہے یہہ فرزند سے
عرض کیا حضرت آدم نے تب — کلمۂ الحمد کو ای میرے رب
تو نے میرے لب پہ جو جاری کیا — اجر کا بھی اُسکے ہے وعدہ دیا
اجر اسی حمد کا ای کبریا — میں نے یہہ فرزند کو ہدیہ کیا
اجر سے اس حمد کے رب الورا — ہے وہ لوا حمد کا پیدا کیا

نسیم دوم حوض کوثر کے بیان میں

دیوے اُسے چشمۂ کوثر اِلٰہ — اُسکی مسافت ہے مہینے کی راہ
برف سے اجلا ہے بہت اُسکا آب — شہد سے میٹھا ہے پلا از شتاب
مشک سے خوشبو میں زیادہ رہے — ہو در و یاقوت کا مجری اُسے
کوزے ہیں تاروں سے تو اسکے پچھان — فیتے زمیں لولو کے اطراف جان
طول رہے اُسکا یقین جسقدر — عرض بھی اتنا ہی رہے سر بسر
ہووے عمق اُسکا برا ور شمار — آیا ہے تا فرسخ ستر ہزار
گھونٹ بھی یک اُس سے جو پیوے یقین — تا ابد پیاس نہو اُس کو تئیں
بولا ہے یوں سرورِ عالی وقار — رکن سے منبر حوض کو ہو ویں چہار
ایک ہے بوبکر دوم عمر — ہوویں یہ عثمان و علی دو دگر
جو کہ رکھے دوست ابوبکر کو — حضرت فاروق کا ہو پر عدو
حضرت صدیق معلّی جناب — اُسکو نہ زنہار پلاویگا آب
اور جو ہو دوست علی کا مگر — دشمن عثمان رہے بد گہر
پانی نہ دیویگا اُسے مرتضیٰ — شرف نبوۃ میں ہی یوں ہی لکھا
ساقی وہ کوثر کا بشانِ جلی — ہوویگا اُس روز علی ولی
دشمن صدیق جو کوئی ہوویگا — اُسکو ذرا پانی وہ نا دلویگا

باب سیوم مقام محمود اور شفاعت کبریٰ وصغریٰ کے بیان میں

اور جو ہی محمود مقامِ بلند — دیویگا اُس شاہ کو حق کر پسند
جان شفاعت کا وہی ہے مقام — ہیگا وہ مخصوص شفیع الانام
حشر کے میداں میں بدرد و ملال — خلق کھڑے ہوئینگے یک الف سال

ران تک آوے پسینہ کسے
پہنچے کسی کو سر و گردن کتیں
بھوکے پیاسے بھی برس یکہزار
حق نکرے انکی طرف التفات
جبکہ غضب میں ہو بہت ذوالجلال
جو ہیں مقرب ملک کردگار
رسل و نبیان سارے بھی لرزاں رہیں
عرش معظم میں رہے زلزلہ
اور یہہ بے نور ہو شمس و قمر
سات زمیں اور یہہ سات آسمان
گرد ہو اڑ جائیں پہاڑ ان تمام
سات یہہ دریا بھی سکھے بے گمان
اور وہ دھواں گھیریگا عالم کو سب
ناک میں اور منہہ میں نقیں وہ دخان
اور مسلمانوں کو آئی نیک نام
اور جہنم کو بھی آئی ہوشیار
اور ہر اک باگ کو ستر ہزار
اور گنہ گاروں کو لینے کتیں
مثل پہاڑوں کے شتر زہر شرر

تا بکمر اور پسینہ کسے
غوطے کوئی کھاوے اسی میں یقیں
آہ رہینگے وہ بہت بے قرار
بات نہ زنہار کرے انکے ساتھ
پس وہ کسی کا نکرے انفصال
خوف سے وحشت سے رہیں بیقرار
خوف سے قہار کے ترسان رہیں
لوح و قلم میں بھی پڑے زلزلہ
آہ گرے ہوویں زمیں کے اوپر
تو کرے ٹکڑے ہو اڑینگے عیان
یونہی عمارات بھی جھاڑان تمام
انکا سبھی ہوگا پانی دھواں
ہوگا سب خلق کو اسکا تعب
کافر و مشرک کے گھسے آئی میان
ہوگی اس دن وہ دھویں سے زکام
باگ لگے ہوینگے ستر ہزار
پکڑے رہیں اک ملک باوقار
نعرے یہ نعرہ وہ کریگی یقیں
آگ برس اس سے [illegible]

دیکھینگے جب خلق یہہ حالات کو ایسے مصیبات کو آفات کو
رونیگے چپانیگے گھبرائیگے پاس وے آدم کے سبھی آئینگے
بولینگے ہم سب ترے اولاد ہیں آج بہت درد سے ناشاد ہیں
تو ہی صفی حق کا تجھی کو خدا دست سے قدرت کے ہی پیدا کیا
اور تجھے مسجود ملایک کیا جنت ماوا میں تجھے جا دیا
آج شفاعت تو ہماری ضرور کیجیو در درگہ رب الغفور
تب کہیے آدم ہو بہت زار زار زلت ہوی مرتبے یک آشکار
وہ جو ہے وہ شجرۂ گندم نہاں منع کیا تھا جو مجھے رب عیاں
میں نے فراموش ہو کھایا اسے بھار کیا جلد سے تب حق مجھے
ابتلک اس بات سے نادم ہوں میں پس مجھے امکان شفاعت نہیں
جاؤ تم اب نوح پیمبر کے پاس نوح سے تب آوے کرین التماس
نوح بھی کہہ اپنی زلت بیاں کرکے کہے میں بھی ہوں نادم یہاں
جائیو اب نزد خلیل خدا اس سے کرین عرض یہہ تب جلد جا
وہ بھی بہان اپنے کر زلتان بولے کہ ہوں میں بھی پشیمان بیان
جائیو اب تم بجناب کلیم جاکے وے موسی سے کہے ای فہیم
وہ بھی بیاں اپنی زلت کرے اور وہ عیسی پہ حوالہ دھرے
سارے وے جب جائنگے عیسی کے پاس بولیگا اسطرح وہ ای حق شناس
امت ناپاک مری سربسر جو کیئے افراط مرے حق بہتر
اس ہی سبب سے ہی ندامت بڑی مجھ کو خدا سے ہی خجالت بڑی

یا محمد نورِ دیدۂ مرسلان — باعثِ ایجادِ زمین و زمان
مالکِ کونین حبیبِ خدا — سیدِ ثقلین و رسلِ ہدا
حق سے ہی موعودِ شفاعت وہی — سرور و عیان باعثِ رحمت وہی
کھولے وہی بابِ شفاعت کو آج — پاوے وہی شرفِ اجابت کو آج
خدمتِ عالی میں وہ شہ کے تبھی — روتے ہوئے آویں خلایق سبھی
دیکھیگا جب انکا الم شاہِ دین — آپ بھی بے حد ہو ملول و حزین
دیکے وہیں ان کو تسلی بہت — آپ یقیں جلد اٹھیگا ترت
جو کہ ہی محمود و معلّیٰ مقام — آوے وہاں جلد بصد احترام
حمد و ثنا ایسے بہت اپنے رب — ڈالیگا اس شاہ کے بس دل میں تب
کہ نہ کسی کو بھی سکھایا تھا وہ — شاہ بھی دنیا میں نہ جانا تھا وہ
ویسے غرض حمد و ثنائے خدا — سرورِ عالم نے کریگا ادا
کرکے بہت عجز شہ سرفراز — ہوگا پس سر بسجودِ نیاز
بولیگا تب فضل سے ربِّ مجیب — سر کو اٹھا اپنے ای میرے حبیب
بول جو چاہے میں کرونگا قبول — خاطرِ اشرف کو نہ رکھہ تو ملول
چاہتے ہیں سب خلق تو میری رضا — چاہتا ہوں بے شبہ میں تیری رضا
شاہ کرنے عرض ای ربِّ کریم — تو ہی ہے یا رب غفور و رحیم
آج ہیں حیران تیرے بندگان — مضطر و بیجان تیرے بندگان
آج مقید ہیں وہ کے عرصات میں — آج گرفتار ہیں آفات میں
آج نہ کچھ سر پہ ہی سایہ انھیں — آج نہیں قوت کا پایہ انھیں

آج ہیں وے آہ برہنہ بدن
آج ہیں وے بیوطن و دل شکن

آج ہیں وے عرق میں اپنے غرق
آج وے بے یار ہیں اور بے رفیق

بھوکے پیاسے ہیں کھڑے دل فگار
گذرے ہیں یوں انپو برس یکہزار

تیرے سوا ای میرے رب قدیر
آج کوئی انکا نہیں دستگیر

تیرے سوا آہ انھس داد رس
آج دگر کون ہے فریاد رس

تیرے سوا ای میرے پروردگار
آج انھیں کون ہے پھر غمگسار

وے ترے مملوک تو مالک انھن
وے ترے مخلوق تو خالق یقین

آج وے جس حال میں ہیں مبتلا
وہ نہ چھپا تجھ سے ای رب العلا

کیجیے دریافت تو اب انکا حال
انکے تو کا مونکا کر آب انفصال

عرض یہہ جب حق نے سنی از رسول
اسکی شفاعت کو کریگا قبول

ہوئیگا تب ملتفت بندگان
ہوئیگا انصاف شروع ایمان

جان شفاعت ہے یہی عامہ
کہتے ہیں کبری بھی اسے تامہ

شہ کے سوا کوئی ملک یا نبی
کر نہ سکیگا یہہ شفاعت کبھی

جب یہہ شفاعت کا ہوا فتح باب
دوسرے اشیا رہیں ای باصواب

یعنے مقرب ملک و انبیاء
اور بھی صلحا علما اولیا

اور بھی صدیق و شہیداں تمام
کمل حفاظ ذوی الاحترام

کعبہ و قرآن بھی روزہ نماز
نیک عمل دوسرے ای بانیاز

کعبہ کی دیوار میں ای باصفا
جو ہے حجر اسود و جنت لگا

اور مساجد بھی بشان رفیع
ہوئینگے لیس یے بھی تمامی شفیع

جتنے مسلمانوں کے چھوٹے سبھی
نیک غرض جتنے ہیں جو بندگاں
خاص جو ہیں آل شہ مرسلین
شیخ معظم جو ہے ابن حجر
ابن عساکر نے روایت کیا
کہ کیا ارشاد شہ انس و جاں
اہل گنہ لائق تعذیب نار دو
احمد حنبل نے روایت کیا
کہ کیا اس طرح شہ نامدار
جب کہ کرے آکے شفاعت بجا
معد و مضر کے دو قبیلے بڑے
انکے عدد پر ہے یقیں بیکراں دو
ایسے ہی ابرار یہہ امت کے جاں
جو ہوں شفیعاں ملک و انبیاء
انکے شفاعات وے ای باادب
کیونکہ شفاعت کا یقیں فتح یاب
اس شہ عالم کی شفاعت کے بعد
پس وہ شفاعت بحقیقت یقیں
بعضے شفاعات تو ہیں مشترک

وے بھی شفاعت کریں تا بجا بے کی
ہوویں بد و نیک وے شفیع ای میاں
کل اصحاب بھی اور تابعین
لایا صواعق میں صحیح یہہ خبر
یوں بن عباس سے ای باصفا
حشر میں عثماں کی شفاعت سے یہاں
چھوٹینگے تم جانیو ستر ہزار
شیخ حسن بصری سے ای باصفا
ایک مرا امتی روز شمار
ور گہہ مولا میں بصد التجا
جو کہ ہوئے لوگ ہوں انکے جتنے
اسکی شفاعت سے چھٹیں عاصیاں
ہوویں شفیع حشر کے دن بیکیاں
صالح و صدیق و شہید اولیا
شہ کے شفاعت میں ہیں داخل سبھی
ہوویگا سرور سے ہی وے ارتیاب
گرچہ شفاعت کرے آکوئی سعد
عین اسی کی ہی شفاعت یقین
شاہ کے مخصوص ہیں کئی یاور کے

شرح میں مشکوۃ کے یوں دہلوی — دیکھئی لکھا ہے بوجہ قوی
یعنی وے انواع شفاعات سب — شاہ کو ثابت ہیں بدرگاہ رب
بعضے شفاعت ہیں وہ سرور کو خاص — بعض میں ہوینگے شریک اور خواص
باب شفاعت کا جب اُس سے کُھلا — سارے شفاعت ہیں اسیکے بجا
قسم شفاعت کے ہیں سب پہچان — پہلی شفاعت وہی کبریٰ ہی جان
ہونے لئے جلد حساب و کتاب — جو کہ کرے سرور عالم شتاب
جرأت اقدام نہیں سر بسر — کوئی پیمبر کو یقیں جس پہر
عظمیٰ بھی کہتے ہیں اسی کو یقیں — پہلی شفاعت ہے یہ جو آئی آپ
جان احادیث سے مخصوص ہے — سیّد عالم کو ہی مخصوص ہے
دوسری شفاعت ہے بغیر حساب — جانے گروہ ایک بجنت شتاب
وہ بھی ہے مخصوص شہِ مرسلیں — تیسری شفاعت ہے وہی بالیقیں
ایک گروہ حشر کے دن ہوینگی — نیکی بدی جن کی برابر ہوئی
جب ہوں شفیعوں کی شفاعت انھیں — تب وہ گروہ جاوے بجنت یقیں
چوتھی شفاعت ہے وہی قوم ایک — مستحقِ نار ہوئی غیر شک
انکو بچا آتش دوزخ سے سب — بھیجے جنت میں شفاعت ہو جب
پانچویں ہی دیوے خدا اکر پسند — جنکوں کتیں خلد میں اور درجے بلند
چھٹویں گنہگار جو ہویں تبار — انکو شفاعت سے لے آوینگے بجا
جان شفاعات ہیں سب مشترک — سارے نبی اور رسول و ملک
اور بھی علما و شہیدان جلیل — ہوویں یہ شفاعات میں یکسر دخیل

اور شفاعت ہے وہی ساتویں | کھولنے جنت کے جو ہووے یقیں
آٹھویں ہے جان وہی ای ہمام | مستحق نار ہوئے جو دوام
انکی شفاعت میں ہو سعی شتاب | تاکہ ہو تخفیف انھوں کا عذاب
اہل مدینہ کے لئے ہے نہم | خاص ہے وہ اور شفاعت دہم
قبر پیمبر کے جو ہیں زایرین | انکے لئے خاص ہے وہ بھی یقیں
احقر عاصی کو تو ای کارساز | خاص شفاعات سے شہ کے نواز
جانئے انواع شفاعت تمام | جو ہوئے مذکور ہے ای نیک نام
سرور عالم کو ہیں ثابت سبھی | بھو تو نکا شافع یقیں ہوگا وہی
جبکہ ہے موعود شفاعت وہ جان | ہوئیگا ماذون وہی بیگمان
وعدہ حق ہیں نہ کبھو ہو خلاف | اذن اسیکو ہو بلا اختلاف
آئے احادیث بہت ہیں صحیح | شہ کے باثبات شفاعت صریح
جانئے سارے سلف صالحین | یعنے صحابہ و ہمہ تابعین
انکے بھی اتباع گرامی تمام | دین کے ارکان ہیں جو تجھے لاکلام
انکا بھی مذہب تھا یہی بے یقین | کوئی خلاف اسکا کیا ہی نہیں
معتزلہ مبتدعین و ضلیل | گرچہ مخالف ہیں ولے بے دلیل
جبکہ ہیں اوسے کج بحث کج فہم | راہ ضلالت میں رکھے ہیں قدم
ہمکو ہیں قرآن و حدیثیں بجا | شاہد این مقصد و این مدعا
جو دئے علما نے ہمارے جواب | دیکھو تفاسیر میں ہیں باصواب
صاحب کشاف کے خدشے بترسے | دیکھئے کس طرح ہوا پر اترے

عارف و علامہ عبد العزیز — بعض مواضع میں بفتح العزیز

لکھے وساوس کے جوابیں عجب — دیکھیے کس طرح دیا اَی لبیب

شرح میں مشکوٰۃ کے اَی باصفا — دہلوی اِس طرح لکھا ہے بجا

مطلقا انکار شفاعت یقیں — جانیئے بدعت ہے ضلالت یقیں

شارح مشکوٰۃ کا قول اَی شاد — خیر امانت سے یقیں ہو مراد

ہووے گر انکار بتوہیں صریح — کیوں نہ ہو بے شبہ وہ کفر صحیح

دیوے ز انکار شفاعت پناہ — سارے مسلمانوں کو حق بے اشتباہ

حامیِ پیمبر کی شفاعت ہے حق — ہمکو کرے فضل سے بس مستحق

نسیم چہارم صراط اور میزان کے بیان میں

آئی ہے اِس طرح حدیث اَی پسر — کہ کیا ارشاد امام البشر

پل کو رکھیں لاکہ جہنم پہ جب — گذروں اول میں مری امت بھی سب

دوسری حدیث آئی ہے اَی باصفا — کہ ہو کھڑے پل کے اُپر مصطفےٰ

عرض کرے حق سے کہ اَی کردگار — کر سلامت میری امت کو پار

بھی ہے روایت کہ ملک باوقار — ہوویں کھڑے پل کے یمین یسار

حق میں مسلمانوں کے یونہی دعا — سب کریں دردرگہ رب العلا

یونہی تمامی رسل و انبیاء — حق میں کریں اپنی امم کے دعا

بھی ہے روایت کہ یہ امت کے پا — پھسلینگے جب آہ وہ پل پر بجا

مضطر و ناچار ہو سب آہ آہ — شہ کو پکارینگے کہ وا احمداہ

آہ یہ سنتے ہی رسول عرب — بولیگا آواز بلند سے اَی رب

امتی ہیں امتی ہیں امتی — ان کو بچا ان کو بچا پل ستی
میرے لئے اور مری دختر لیئے — میں نہیں چہتا ہوں کچھ ای بے خبر
واسطے امت کے مرا ہی سوال — فضل سے تو انکو یہہ پل پر سنبھال
کرکے دعا شاہ کی مقبول رب — پار کرے پل سے یہہ امت کو سب
تولینگے میزان میں اعمال جب — یونہی کرے عرض نبی نزد رب
کہ جو عمل نیک یہہ امت کے ہیں — بھاری کرے فضل سے حق المتیں
ہوویگی مقبول یہہ شہ کی دعا — بھاری کرے نیک عمل کو خدا

روایت

اوئی روایت ہی دگر یاد رکھ — پل کے دو جانب ہیں کھڑے ہوں ملک
کرتے رہینگے یہہ دعا ای خدا — جلد یہہ امت کو سلامت لیجا
اور فضیل ابن عیاض ای پسر — یوں یہہ روایت سے دیا ہی خبر
پل کی مسافت کا یقیں وہ شمار — راہ رہے سال کی پندرہ ہزار
اسکی بلندی ہو رہ پنج ہزار — پنجہزار اسکا رہیگا اتار
پنجہزار اسکا بھی ہموار ہو — اسپہ گذر خلق کو دشوار ہو
خوف سے جو حق کے تھا لاغر نزار — جلد وہی ہوویگا اس پل سے پار
بال سے باریک ہو پل سربسر — تیزی میں تلوار سے بھی تیز تر
بعضوں پہ یوں ہوئیگا ای باکمال — بعضوں پہ صحرا کے کشادہ مثال
طول وقوف حشر میں پر اضطرار — بعضوں پہ جیسوں برس ہو پنجاہ ہزار
بعضوں کو بر قدر دو رکعت نماز — ہووے یقیں از کم کا زمانہ

بوجہہ تفاوت یہہ ہی اعمال کا
قوت ایمان کے اقبال کا

خبر صحیح آئی ہی اسطرح ایک
صدقہ رہ حق میں جو دیویگا نیک

جلد یقیں پل سے گذر جائیگا
آفت و تصدیع نہ وہ پائیگا

اور یہہ آئی ہی حدیث دگر
ہوویگی مسجد جو مسلماں کو گھر

یعنے عبادت کے لیئے صبح و شام
جو رہے مسجد میں ہی اکثر مدام

ویسے کا ضامن ہی وہ رب العلا
اسکو وہ رحمت سے نوازے بجا

اور وہ پل سے بھی اُسے جلد تر
رحمت و آسانی سے دیوے گذر

روایت

اور خبر آئی ہی دگر زر شمار
عرش معلّی کے یمین و یسار

جنّت و دوزخ کو رکھینگے عیاں
لاوینگے میزان کنیں بعد ازاں

کفۂ حسنات وہ میزان کا
ہوویگا جنّت کے مقابل بجا

کفۂ سیات جو اُسکا ہی جان
ہوویگا دوزخ کے مقابل وہاں

اور جو بنی عم ہی شہ ناس کا
یعنے پسر حضرت عبّاس کا

لایا ہی اسطرح روایت یقیں
کہ کیا ارشاد شہ مُرسلیں

جائینگے جب حشر کے دن آشکار
حکم کرے خلق میں تا کردگار

ہووے ندا تب کہ محمّد کہاں
اُنکی سبھی اُمّت اسعد کہاں

سن یہہ ندا ہوؤں کھڑا میں تبھی
پیچھے مرے آئیگی اُمّت مری

اثر وضو انکا ہوئگا وہیں
غرّ محجّل وہ رہینگی یقیں

یعنے وے پانچ اعضے انھوں کے بجا
چہرہ درخشاں رہے اور دست و پا

امتیں سب ہوونگے تب یک طرف ... دیوینگے رہ ہمکو بغیر و شرف
دیکھینگے امت کی فضیلت یہہ جب ... حشر کے دن لوگ کہینگے یہہ تب
بات یہہ نزدیک اچھی بیگمان ... کہ ہو یہہ امت سبھی پیغمبران
پہلے عبادات میں ای بانیاز ... ہوویگا لوگوں سے سوال نماز
اور قضایا میں بلا قیل و قال ... ہووے یقیں خون سے اول سوال
اور یہہ منقول ہے ای باتمیز ... پوچھینگے جب تک نہ یقیں چار چیز
اپنی جگہہ سے جو کتے ہون جہان ... آگے اٹھاوینگے نہ قدم بندگان
عمر سے اول یہہ سوال ہوویگا ... عمر تو کس چیز میں فانی کیا
علم سے دوسرا یہی سوال کہ بل ... علم پہ اپنے تو کیا کیا عمل
مال سے یہہ ہوویگا تیسرا سوال ... پیدا تو کس طرح کیا ہے یہہ مال
اور کہاں اسکو تو خرچا ہے بول ... نیکی میں یا فعل بدی بیچ کھول
خبر صحیح یہہ ہے حسن ای زکی ... اسکی روایت ہے کیا ترمذی

روایت

قرطبی لایا ہے روایت دگر ... پل سے نہیں جاویگا کوئی گذر
سات جگہہ میں ہو جب تک سوال ... پہلے اُسے پوچھینگے ایمان کا حال
لایا ہے اخلاص سے ایمان اگر ... آگے بڑھیگا نہ مقام دگر
دوسری جگہہ میں ہے سوال نماز ... کر ہو گذارا بخلوص و نیاز
آگے وہ جاگہہ سے گذر جائیگا ... تیسری جگہہ میں وہ جب آئیگا
روزۂ رمضان کی پوچھینگے بات ... چوتھے میں ہوویگا سوال زکات

موضع تجسم ہیں سن ای باکمال	حج سے بھی عمرے سے یقیں ہو وبال
موضع ششم ہیں زغسل و وضو	پوچھینگے بندوں سے ملک جان تو
ساتویں منزل ہیں یقیں لاکلام	پوچھینگے لوگوں سے مظالم تمام
سب سے یہی سخت ہے رکھو خوب یاد	کیونکہ ہے بے شک یہہ حقوق العباد
اور کسے بالفرض بروز حساب	ہووے گر بفضا دنی کا ثواب
آدھی ہی دمڑی کے لئے ای میاں	جبکہ ہے اُس سے خصومت وہاں
داخل جنت نکرینگے اُسے	خصم کو جبتک نہ وہ راضی کرے
واسطے یک دانگ کے ای معتمد	جو کہ ہیں مقبول نماز بقصد
خصم کو دلوائینگے بس آشکار	اُس سے پناہ دیوے ہمیں کردگار

روایت

اور یہہ ہے اعظم حسنات سے	اکرم درجات رفیعات سے
آئی ہے جس بابیں خبر صحیح	نقل معاذ اسکو کیا ہے صحیح
کہ کہا شہ جسکا اخیر کلام	کلمۂ توحید ہوا ای نیک نام
جنت ماوا ہیں بلطف عمیم	دیوے جگہہ اسکو خدائے کریم
احقر عاصی کا کلام اخیر	کلمۂ طیب ہی تو کر ای قدیر
تجھ سے یہی عرض ہے ای کارساز	مجھ کو یہہ دولت سے تو کر سرفراز

روایت

اور روایت ہے زابن عمر	کہ کیا ارشاد شہ بحر و بر
بھائی مسلمان کی اپنے بجا	جو کرے حاجت کیتیں یک قضا

وزن کرے اسکے جب اعمال کا ۔ پاس ہٹ میزاں کے کھڑا ہوؤنگا
نیکیاں گر ہوونگے اُسکے زیاد ۔ ہوؤنگا خوش ہے وُہی حسب المراد
ورنہ شفاعت میں کروں اسکی تب ۔ عجز سے بالغفور بدرگاہ رب

حکایت

آیا ہے اخبار مشایخ میں جان ۔ خواب میں یک شخص نے ای بھائی جان
دیکھہ کے یک شخص کو پوچھا اَی یار ۔ ساتھہ ترے کیا کیا پروردگار
کہنے لگا وزن عمل کا کیئے ۔ میرے گناہاں بھی زیادہ ہوئے
ایسے میں یک تھیلی پڑی ایمیان ۔ کفۂ حسنات میں آنا کہاں
کفۂ حسنات وہ غالب ہوا ۔ کھول وہ تھیلی کو میں دیکھا اتھا
ایک مٹھی خاک تھی تھیلی میں او ۔ ڈالا تھا یک قبر مسلمان میں جو

حکایت

اور مواہب میں یہہ مذکور ہے ۔ دوسرے کتابوں میں بھی مسطور ہے
کفۂ میزان کسی شخص کے ۔ وزن میں مساوی دونو ہوینگے
اسکتیں بولینگے تب ای بشر ۔ تجھکو نہ جنت ہے نہ دوزخ مقر
لائینگے پھر ایک صحیفہ ملک ۔ تولینگے تب اسکو وہ میزان میں یک
اُف کا ہے یک لفظ ہوا اسمیں یقین ۔ کفۂ سیّات ہو غالب وُہیں
جانب دوزخ لے چلیں اسکو تب ۔ جائیگا رجعت وہ بدرگاہ رب
لائینگے پھر اسکو بحکم خدا ۔ پوچھیگا یوں اسکو وہ رب الورا
کس لیئے پھر آیا ہمارے تو پاس ۔ بولیگا وہ عجز سے اَی رب الناس

عاق جو تھا باپ کا دنیا میں سں — دیکھا ہوں اب راہ میں میں اسکا تن
اسکو بھی لیجاتے تھے بسوے سقر — میرے بھی مانند ملک قید کر
کریکے قہر پڑی دو چندان عذاب — چھوڑ کر قہر باپ کتیں از عقاب
عوض یہ سن اس سے ہیگا خدا — اور اسے یوں لطف سے فرماویگا
عاق تو دنیا میں اٹھا پدر کا — عقبی میں اب باز والد ہوا
یعنے کیا دنیا میں اسنے بدی — آج کیا اس سے بھلا تھی تیری
ہاتھ پکڑ پدر کا اب با طرب — جنت ماوا میں دونو جاؤ اب

روایت

اور بھی یک شخص کے میزان کے — کفے برابر وہ دو تو ہوینگے
ہووے اسے حکم ز درگاہ رب — جاکے تو محشر کہ خلایق میں اب
مانگ کے یک نیکی کسی سے تو لا — تا میں تجھے خلد میں اب دیوں رجا
جاکے وہ مانگیگا سبہوں سے مگر — بولینگے ہم تجھ سے ہیں محتاج تر
ہوویگا نومید وہ ہر سو سے جب — ایک جوان مرد کے اسکو تب
بولیگا وہ میرے صحیفے میں ہاں — ایک ہی نیکی ہے لکھے اے میاں
فائدہ اس سے نہ مجھے ہوویگا — پس وہ تجھے اب میں ہبہ کر دیا
لیکے وہ نیکی تو چلا جا ابھی — نفع وہ شاید کہ تجھے دیویگی
نیکی وہ لیجاویگا بس ہوکے شاد — پوچھیگا تب اسکو وہ رب العباد
بولینگے اب کیا ہے ترا حال سب — حالانکہ رکھتا ہے خبر اس سے رب
بولیگا تب حال وہ اپنا تمام — سنکے وہ سب حضرت رب الانام

پھر وہ جوانمرد کو بولیگا تب ۔ نیکی دیا تو مرے بندیکو اب
میرا کرم تیرے کرم سے بترا ہے ۔ ہیگا نہیں شبہ کچھ اسمین ذرا
اب تو پکڑ اپنے برادر کا ہات ۔ جاؤ دونو خلد مین فرحت کیسات

روایت

اور حذیفہ یہہ روایت کیا ۔ صاحب میزان بحکم خدا
حشر کے دن ہوویگا روح الامین ۔ تولے وہی سب کے عمل کتین
نقل اسکو ہی ابن جریر ۔ آیئی تفسیر مین ای اہل خبیر
اور یہہ اس روز حساب و سول ۔ وزن بھی اعمال کا بیقیل و قال
ہوویگا اس سرور کل کے حضور ۔ شاہ امم ختم رسل کے حضور
اسکی شفاعت سے خدا ے مجیب ۔ مخلصی بندونکی کریگا نصیب

فضیلت پنجم وسیلہ اور دیدار الہی جل شانہٗ کے بیانمین

دیویگا اُس شہ کو وسیلہ خدا ۔ ہی وہ یقین ایک مقام علا
اُس سے بلند تر نہیں کوئی مقام ۔ شاہ کو مخصوص ہی وہ ای ہمام
خبر یہہ منقول ہی از بو سعید ۔ خدری سے مشہور ہی جوای رشید
کہ کہا سرور نے وسیلہ بجا ۔ نزد خدا ایک ہی درجہ بترا
اُس سے بترا اور کوئی درجہ نہین ۔ میرے لئے مانگو وہ حق سے یقین
یونہی روایت ہی علی سے دگر ۔ عرض کئے لوگ ای خیر البشر
اور ترے ساتھ رہین اسمین کون ۔ تب کہا اس طرح وہ سالار کون
فاطمہ زہرا بھی حسین و حسن ۔ شیر خدا یعنے علی پاک تن

ابن ابی حاتم والا قدر | دیتا ہے اس طرح علی سے خبر
کوفے کی مسجد میں وہ عالیجناب | بر سر منبر یہہ کیا ہے خطاب
سائر حضار کو ای کامگار رہو | لولو ہیں دو قسم کے جنت بجا
قسم اول اسمیں ہے لولو سفید | قسم دوم زرد ہے ای با امید
جو کہ ہے محمود معلّے مقام | ہے وہ ز لولو سفید ای ہمام
اور اسے غرفے ہیں ستّر ہزار | نور فزا جلوہ نما زیب دار
خانہ ہر یک اسکا ہے تامیل | نام یقیں اسکا وسیلہ جلیل
احمد مرسل کو وہ رب الانام | دیویگا بے شک وہ مبارک مقام
اور وہ سرور کے بھی سب اہلبیت | پاوینگے فردوس میں وہ پاک بیت
زرد جو لولو سے ہے دوسرا مقام | وہ بھی ہے آنا ہی یقیں لاکلام
پاویے براہیم وہ از فضل رب | اور بھی گھر والے یقیں اسکے سب
جنت فردوس ملے شہ کو یقیں | جو کہ ہے جنات میں اعلی یقیں
شاہ کے ازواج مطہر تمام | اسمیں رہیں ہمرہ شاہ انام
حضرت زہرا بھی حسین و حسن | اور علی بحر کرم کا رتن
اور یقیں رویت رب کریم | پہیلے ہو سرور کو بفضل عمیم
اسکے طفیلی ہو سبھی خاص و عام | نعمت عظمی کو وہ پاویں تمام
جب کہ یہہ نعمت ہے اجل نعم | اسپہ یہہ نسخے کو کیا میں ختم

در حسن اختتام این رسالہ فضیلت انجام

شکر ہے یہہ نسخہ عجب بے مثال | جو کہ تھا آغاز بمثل ہلال

حرمت نبوی سے خدا اسے قدیر
کر دیا اب اسکو بھی بدر منیر

بدر کے ایام بھی تھے عنقریب
یہہ ہوئی تقریب عجیب و غریب

یعنے شب جمعہ تھی وہ ای نزول
گیارھویں شب تھی ز ربیع الاول

اسکے کیا بیتوں کا تعداد ہیں
ایکہزار و یکصد و ہشتاد ہیں

تازہ یہہ گلزار ہمیشہ بہار
شہ کی فضیلت کا ہی ای کامگار

اسمیں جب اسرار نبوت ہین
اسکا ہی اسرار نبوت لقب

دوسرے نسخے میں محبت کے پھول
لاؤں بگلزار حقوق رسول

رب مرا بر لاوے یہہ حاجت مری
جلوہ فزا ہوئے یہہ سعادت مری

ای مرے خالق مرے پروردگار
جو مرے حاجات ہیں سترہ و چہار

فضل سے سب اپنے تو پہنچائیے
میرے مرادات کو بر لائیے

عمر [illegible] مری آہ اب
ہوگئی غفلت میں ہی برباد سب

آہ کچھ ایسے کیا میں نے کام
کام وے کام آوے مرے لاکلام

اب مجھے وے کام کی توفیق دے
ویسے نکا ہو نہیں تو تعویق دے

توڑ کے اب میری خودی کا بنا
ہستی میں اپنے تو مجھے کر فنا

میرے رذایل کو فضایل کے ساتھ
کیجئے بدل نیک شمایل کے ساتھ

ذکر میں اور فکر میں ہی صبح و شام
مجھ کو عبادات میں ہی رکھ مدام

دے مجھے درگاہ میں اپنے وصول
کیجئے عطا قرب و عروج و نزول

مجھکو کسی سے نہ تو دے احتیاج
سر پہ میرے رکھ تو قناعت کا تاج

عافیت جسمی و روحی تمام
دیجئے انعام مجھے بالدوام

بھائی بہن جتنے ہیں رشتے میرے ۔ انکو قوی دین میں سب رکھہ تیرے
اہل و اولاد کو بھی ای کریم ۔ شرع پیغمبر پہ رکھہ مستقیم
دیکھ انھیں صحت و عمر دراز ۔ علم و عمل خلق سے کر سرفراز
سارے مسلمانوں کو تو ای خدا ۔ شرع کی رکھہ راہ میں محکم سدا
کلمۂ توحید ای رب انام ۔ کر دے مرا بس تو آخر کلام
سیرت نبوی پہ مجھے رکھہ بجان ۔ ذکر میں رکھہ انکے سدا تر زبان
تحفہ مرا میرے نبی پہ مدام ۔ بھیج ہزاروں سے صلوات و سلام
آل و صحابہ پہ بھی انکے سدا ۔ ہر دم و ہر آن صباح و مسا

بلکہ بہ رحیب تمت بکتاب کریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طبع زاد قاسم گلہای حدیقۂ سخن سخن سنج مضامین نو و کہن محمد قاسم صاحب المتخلص بہ غم

واعظ حق جناب عبد الحی ۔ دین احمد ہے جنسے آج قوی
بلبل گلشن جناب رسول ۔ شجر شرع کے ہیں اصل اصول
از طفیل شفیع روز جزا ۔ کیئے تصنیف آپ یک نسخہ
وصف میں سرور رسالت کے ۔ جسمیں اسرار ہیں نبوت کے
دیکھنے سے اسے علاقہ ہے ۔ فی الحقیقت یہہ ایک نسخہ ہے
یا الہی طفیل شاہ انام ۔ کیجئے مقبول طبع خاص و عام

سال تاریخ طبع غم نے کہا
تحفۂ امت شہ والا
۱۲۷۸

از مصنف مدظله

السلام ای درة التاج رسالت السلام　　السلام ای مطلع مهر هدایت السلام

ای نسیم بوستان کنت کنزاً مخفیا　　ای بهار گلشن اظهار قدرت السلام

در شیونات الهیه ترا شانِ عظیم　　داد حق با تاج و دیهیم خلافت السلام

موج اول ذات تو از بحر اسرار قدم　　ای فروغ اول صبح سعادت السلام

از تو حق افروخته شمع شبستان وجود　　جود آراسته بازار کثرت السلام

صدر خلوتگاه والای تو وحدت بالیقین　　قصر بار عام تو شد واحدیت السلام

خط فاصل درمیان عبد و رب بیشک توئی　　برزخ کبری تو در قوسین وحدت السلام

مستفیض دایما از بارگاه احدیت　　شد ترا این استفاضه بی وساطت السلام

فیض یاب تو خواص بارگاه ایزدی　　از اولوالعزم و ملایک اهل قربت السلام

قوس امکانی و وجوبی را تو با جامع حضر　　با کمالِ انتساب جامعیت السلام

مظهرِ خلاقِ عالم مظهرِ عالم توئی　　جامعِ این ظاهریت مظهریت السلام

از خطابِ ما رمیت آدمیت شان تو　　شد عیان بر ما قرب و معیت السلام

فیض نفس قدسی اقدس بتقدیس اتم　　شد معبر بر تو از نور نبوت السلام

خط و نقطه سطح و جوهر جسم از تو یافته　　فضل و عز تو احترام و زور و منزلت السلام

از طفیل قرب و ذوقی کیان یا سیدا　　قرب و ذوق از حق مرا بنما کرامت السلام

بهر صدیق و عمر عثمان علی بخشد مرا　　صدق و عدل و حلم و عرفان و شجاعت السلام

بهر حسنین کریمین و جناب فاطمه　　تا کند ختمم باقرار شهادت السلام

دستگیرا دستگیر احقر حیران توئی　　بر سرش انداز پس ظل شفاعت السلام

ایضاً

واجب ہے مومنوں کو محبت رسول کی — یہہ نردباں ہے درگہ حق کے وصول کی

اسکے ہو جو شاخ محبت کا عندلیب — بو بھی نہ اسکو پہنچی ہوا جان کے پھول کی

پہلے جو سالک اسکے محبت میں ہو فنا — پا یاوہ راہ سیر عروج و نزول کی

جب دائرہ وجود کا وہ طے کیا تمام — پہنچی نسیم اسکو ریاض نہول کی

حاصل ہو صحو و محو فنا و بقا اُسے — خلعت عطا ہوا اسکو رضا و قبول کی

اقلیم قطبیت کا وہ کشور کشا ہوا — کامل ملے اسیکو نیابت رسول کی

ستر و علن ہو حق سے عنایت اُسی کو تین — میراث نام شاہ ضحوک و قتول کی

ثمرہ یہی ہے شجرۂ حب رسول کا — اول ضرور فکر ہے اُسکے حصول کی

منزل ہے پہلی اسکی محبت کی راہ مین — تبعت اسکی شرع کے فرع و اصول کی

بے اتباع مار محبت کا جو کہ لاف — تا ہو قبول دوستی اُس بو الفضول کی

بینا کرے ہے کور کو یک پل میں مومنو — تاثیر اسکی نعل مبارک کے دھول کی

شہباز فضل اسکا اُڑے ہے جو اوج مین — پہنچے وہاں کسیکی نہ تیزی عقول کی

بود از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر — طاقت کسی بشر کو نہیں نعت طول کی

مداح حق ترا ہے جب ای شاہ انبیا — کب ہو سکت وہ مدح علا شمول کی

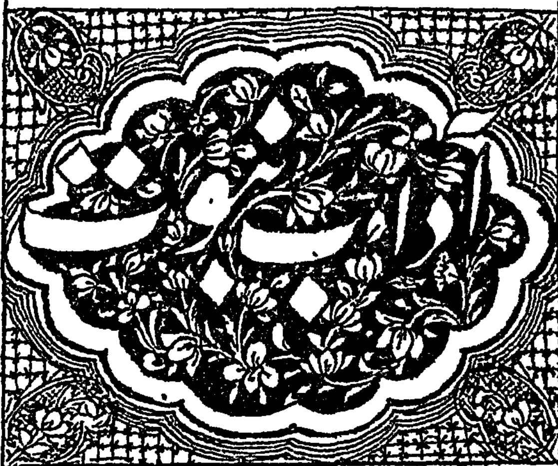
تبعیت رسول دے احقر کو ای کریم — اور پیروی صحابہ و آل بتول کی

تمام شد

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

گلزار دوم از ریاض الازہر

در آداب و علامات محبت حضرت جناب رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیۃ مسمیٰ بہ



در مطبع فردوسی واقع لشکر بنگلور

باہتمام بندۂ درگاہ صمد حافظ سید محمد مطبوع طبائع خاص و عام گردید

لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا خدائی تجھے سازوار ۔ حقوق ہیں ترے خلق پر بیشمار
ترے حق نعمت کو غایت نہیں ۔ بھی احسان کو تیرے نہایت نہیں
وے سب نعمتون میں اجل نعم ۔ یہی ہے کہ از محض لطف و کرم
کیا تو ہمیں امتِ احمدی ۔ دیا ہے ہمیں دولتِ سرمدی
ہمیں پیشوا ایک اشیا دیا ۔ کہ ہے پیشوائے ہمہ انبیا
پیمبر ہمارا ہے تیرا حبیب ۔ یہ ہیں بس ہمارے زہے خوش نصیب
ترے کل اسما کا پورا ظہور ۔ یقیں ذاتمیں جسکے ہی بے قصور
ہے با اعتدال و بوجہ کمال ۔ وہ ہے مظہر جامع بے مثال
بھی وے ختمیت کی تو شان جلیل ۔ کیا اسکو پیغمبر بے عدیل
نہیں کوئی عالم میں اسکا نظیر ۔ تو فرمایا اسکو سراج منیر
بھی تری ہدایت کا مظہر ہے وہ ۔ سب اہل ہدایت کا سرور ہے وہ
کیا اسکو تو سید المرسلین ۔ کہا اسکو تو رحمت العالمین
اُسے تو ہدایت کا مظہر کیا ۔ اُسے ہادیاں کا تو سرور کیا
وہ راہ ہدایت دکھایا ہمیں ۔ بھی توحید تیری سمجھایا ہمیں
وہی ہمکو دکھلایا عظمت تری ۔ بھی معبودیت اور قدرت تری

بھی اپنی تیری عبادات کے
بتایا طرق تیری طاعات کے

نجاسات شرک خفی و جلی
قباحات کفر و ضلالت سبھی

وہ جون چاہئے ہمکو سمجھا دیا
بھی احکام سب تیرے فرما دیا

رسالت کا ابلاغ تیرے تمام
کیا وہ بوجہ اتم لاکلام

ہے امت پہ بس اسکا لطف عمیم
تو ہی اسکو بولا رؤف و رحیم

سو بس رافت و رحمت انجناب
ہو کیونکر بیان ہم سے بے بحساب

دے انست ہمیں اسکی یا رب سدا
حقوق اسکے کروا بھی ہم سے ادا

شفاعت کر اسکی ہمارے نصیب
بدنیا و عقبیٰ رکھ اس سے قریب

ترا حمد اور نعت آن شاہدین
کبھو سارے عالم سے ممکن نہین

زبان کا قلم اور قلم کی زبان
ہیں عاجز و قاصر بسر و عیان

الٰہی ہزارون صلوات و سلام
ہمارے سے سرور پہ پہنچا مدام

بھی سرور کے سب آل و اصحاب پر
بھی سب اسکے اولاد و احباب پر

خلیفون پہ اسکے بسر و جلی
ابوبکر و فاروق و عثمان علی

سیدہ فاطمہ اور حسنین پر
پیمبر کے دو نور عینین پر

بھی اولاد میں انکے جو کاملان
ہوئے شان حسنین کے حاملان

خصوص انمیں جو ہے شہ اولیا
وہ محبوب مولا ہے غوث الورا

ہے ہر نائب اس کا ذوی الاحترام
خصوصاً مرا شیخ عالی مقام

شریعت طریقت کا جامع ہے وہ
حقائق کا خورشید لامع ہے وہ

کلید کنوز علوم شریف
لقب محی دین نام عبداللطیف

صحیح النسب سید نامدار — خلف بو الحسن کا ہے وہ باوقار

حسین و حسن اسکے اجداد ہین — سلف اسکے اقطاب و اوتاد ہین

وہ خود عصر کا اپنے ہے مقتدا — سر اہل عرفان دلیل ہدا

رکھے دیرگاہ اسکو فیاض رب — خوش اسکے مرید و محبون کو سب

کرے اکو حب نبی مین فدا — بھی ایسا ہی سب مومنو کو سدا

در سبب تنظیم این رسالہ سراسر تعظیم و ذکر مجمل حقوق رسول کریم علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیم

حقوق نبی سید کائنات — جو امت پہ واجب ہے ای نیکذات

یقین پہلے تصدیق و ایمان ہے — بھی فرمان کا اسکے اذعان ہے

اوامر نواہی مین اسکے تمام — اطاعت ہے لازم بدل بالدوام

بھی جو کچھ وہ لایا ز درگاہ رب — عنایت کیا اپنی امت کو سب

دل و جان سے اس پہ ایمان لا — عمل اسپہ قرآن لانا بجا ہے

بھی سنت پہ اسکے رہین جان نثار — کرے پیروی اسکی لیل و نہار

بھی بدعت سے کرنا ہے اجتناب — بھی تغییر سنت سے بے ارتیاب

محبت مین اسکے رہین جان فدا — رہین عشق مین اسکے بیجان سدا

ادب اسکی درگاہ کا باخبر — رکھین دمبدم اپنے پیش نظر

سدا اتحائف درود و سلام — بشوق اسپہ بھیجا کرین صبح و شام

یہ سب چیز گیارہ ہین ای باصواب — ہر ایک سعادت دیانت کا باب

یہہ خلکو پر نور باختصار — مین لکھا ہون اب دیکھہ تفصیل وار

جہہ مجمل کو اب مین مفصل کرون — یہہ نسخے کو اس سے مبجل کرون

ہیہ بیت سعادت میں انکی کیتین
نبوت کے آداب مین ہمین جب
الٰہی دے توفیق ہم کو مدام

تو دیکھو اسکے کیا راہی ادب بین
بھی واجب نبوت ہی اسکا لقب
بہہ تسیخی کے حامی ہوں تا بالدوام

باب اول در وجوب ایمان برسالت و حقیت در لزوم اطاعت و اتباع سنت

حضرت رسالت باستدلال آیات بینات و احادیث سید کائنات علیه الصلوٰة والتحیات

قال الله تعالیٰ فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا

وَقَالَ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِتُؤْمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ

وقال الله تعالیٰ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

قال الله تعالیٰ فَآمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

سنے آیات قرآن سے ثابت ہوا
کہ جب تک رسالت پہ اس شاہ کے
خدا پر بھی سیرو جہار
مگر یہہ حدیثوں میں ای باصفا
مگر سنے حدیثوں میں ای باصفا

رسالت پہ ایمان اسکے بجا
نہ ایمان لاویگا تصدیق سے
نہ مقبول ہوگا کبھو زینہار رد
جو ہے جزو اول یہی اکتفا
جو جزو اول یہی اکتفا

حدیث حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

حدیث مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

نہیں ہے مراد اس سے توحید ہی
مخاطب تھے جب سامعین مسلمین
چنانچہ یہہ ہی عرف مین جابجا

ہے واجب رسالت کی تصدیق بھی
تھا کافی یہہ کہنا انھوں کیتین
کہ پوچھے کسیکو تو پڑھتا ہے کیا

زکتا ہے پڑھتا ہوں الحمد مَیں — الم یا تبارک کہیں
بھی کہتے ہیں اُسمیں ایسا ہی جو — کہ بسم اللہ یا قل ہو اللہ پڑھو
مراد اُس سے بسم اللہ پورا ہے جان — بھی سب قل ہو اللہ کا سورہ ہے جان
بھی دوسرے احادیث آئے صحیح — کہ ذکر رسالت ہے اُنمیں صریح

حدیث

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ
وَعَنْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ
حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

ایمان بہ ختمیت آنحضرت

یقین کلمۂ طیبہ جب پڑھے — ہو مومن یہہ تصدیق و اقرار سے
ولیکن یہہ لفظ شہادت کے ساتھ — ہے افضل و اولیٰ من ای نیکذات
رسالت پہ ایمان ہے جون فرض عین — ہے وون ختمیت پر بھی بےریب و شین
نہیں بعد اسکے نبیؐ دوسرا — ہو عیسیٰ بھی نائب وہ سالار کا
رسالت کا انکار جون کفر بد — ہے انکار ختم یونہی کفر اشد
یقین ختمیت اس شہ دین کی — یہہ آیت سے قرآن کے ثابت ہوئی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

قبول اطاعت و اتباع سنت آنحضرت

وہ سرور اپر لاویں ایمان جب — قبولیں بدل اسکے فرمان سب
اطاعت کریں اسکی سرّ و علن — بجان و بدل اتباع سنن

کرین اسکی سیرت کا نیت اقتدا	اسیے سے ملے راہ قرب خدا
عبادات فرض اور واجب اپر	اوامر نواہی مین بھی ای پسر
ہے طاعت کا اطلاق اکثر بجا	سنن مین سمجھ اتباع اقتدا
اطاعت پیمبر کی ای نور عین	اطاعت خدا کی ہے بے ریب و بین
اطاعت کا حکم اسکے ہمکو خدا	کیا ہے بھی قرآن مین جا بجا
اطاعت کا ذکر اسکے ای نیک ذات	کیا ہے بھی اپنی اطاعت کے سات
بہت ایسے آیت ہیں قرآن مین	از انجملہ ہینگے یہہ چار آیتیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَقَالَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ وَقَالَ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

بھی اپنی محبت وہ رب العلا	رکھا ہے بہ تبعیت مصطفیٰ
بھی در اتباع رسول امین	ہدایت رکھا ہے وہ تا یوم دین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَقَالَ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

یہہ آیت ہیں دو چیز کا حکم رب	کیا ہے یقین اپنے بندوں کو سب
ہے ایمان اول بہ خدا اور رسول	دوم اتباع نبی ہے نہ بھول
مبارک یہہ دو چیز میں ہے خدا	امید ہدایت رکھا ہے سدا

پس ایمان لاکر جو کوئی بر رسول
نہ تابع ہوا اسکا وہ بوالفضول

شریعت کا اُسکے نہو تابعدار
پڑا فسق و بدعت مین لیل و نہار

باقوال و افعال و عادات مین
پڑا زشت بدعات و سیات مین

تو ہی گرچہ مومن ولیکن ضلیلی
ہی گمراہ بدراہ بیقال و قیل

نہین راہ اُسکی رہِ احمدی
وہ ہی نفس و شیطان کا مقتدی

نہ منزل کو پہنچے وہ اُس راہ سے
رہے دور وہ حق کی درگاہ سے

معارف کے شیراز کا رازدان
یہہ کیا خوب کہتا ہی در بوستان

خلافِ پیمبر کسی رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اگر چاہے منزل کو اپنا وصول
تو آ جلدتر بر طریقِ رسول

تو اوروں کی کر ترک سب کجروی
رسولِ خدا کی ہی کر پیروی جو

دل و جان سے کر اتباعِ سُنن
اسیکی تو لے راہ اسیکی چلن

بہ تبعیت سنت آن جناب
ہمی بدعت سے کرنے مین کر اجتناب

احادیث اکثر صحیح آئے ہین
یہان تھوڑے کچھ اُنسے لکھتا ہون مین

امام سیوطی یہہ خبر صحیح
جزیل المواہب مین لایا صریح

روایت کیا ہی یقین بیہقی
یہہ بس ابن عباس سے ای تقی

کہ فرمایا اِسطرح شاہِ ہُدا
امامِ دو عالم حبیبِ خُدا

کہ قرآنِ امجد سے جو پاؤ تم
عمل اسپہ اول بجا لاؤ تم

اُسے ترک کرنے مین ای ہوشیار
کسی کو نہین عذر ہی زینہار

نہ قرآن مین گر پاوین ای مومنو
تو سنت کو میرے عمل تم کرو

نہ سنت سے بھی پاؤ گے بے خلل — صحابہ کے قولوں پہ کیجو عمل

صحابہ جو میرے ہیں باعز و شاں — ہیں مانند ستاروں کے بر آسماں

تم انسے کسی کا بھی ہوا اقتدا — کرو گے تو پاؤ گے راہ ہدا

بھی میرے صحابہ کا جو اختلاف — ہے رحمت تمھارے لئے بے گزاف

حدیث

بھی آئی ہے مشکوۃ میں یہ خبر — روایت سے عرباض کی ای پسر

وَعَنْ عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال صلے بنا رسول اللہ ذات یوم

کو یک روز ہو کر ہمارا امام — پڑھی ہے نماز اوشہ نیکنام

ثُمَّ اقبل علینا بوجهه فوعظنا موعظة بليغة

بھی متوجہ ہو کر ہمارے طرف — کیا وعظ و ارشاد وہ باشرف

سو وہ وعظ و ارشاد تھا لاروبن — بلیغ و موثر تھا ایسا یقین

ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب

کہ چشم اس سے بس اشک ریزاں ہوے — ولاں اس سے ترساں و لرزاں ہوے

فقال رجل یا رسول اللہ کأنّ هذه موعظة مودّع

کیا عرض یک شخص تب ای نبی — یہہ تیری نصیحت یقین آج کی

نظر ہمکو یوں آئی در استماع — کہ گویا کرے کوئی وقت وداع

مو داع آہ یعنے کرے کوئی جب — جو کہنا ہے کہتا ہے وہ جلد تب

تو کوئی چیز وہ چھوڑتا ہے بجا — تھا ایسا ہی یہہ وعظ بھی آج کا

سو رحلت کا تیرے تصور یقین — بھی اب ہمکو کرتا ہے اندوہ گین

فاوصنا

پس ہمکو وصیت کریئے تمام — بہت نرم و آسان اَے شاہ انام

فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ

پس ایسطرح فرمایا شاہِ عرب — وصیت یہہ کرتا ہوں میں تمکو اب 10
کہ ستر و عیاں تم خدا سے ڈرو — سنو حکم اور تم اطاعت کرو
کہ یعنے جو حکام ہوں مسلمین — اطاعت ہے لازم انھوں کی یقین

وان کان عبداحبشیا

اگرچہ ہو حاکم وہ حبشی غلام — اطاعت کرو اسکی تم لا کلام
یہہ ہے بات بالفرض سن اَے خبیر — نہ ہووے غلاماں امام و امیر
امامت کے جو ہیں شرائط عیاں — ہے آزادی یکشرط اسمیں بچہان
مگر ہوسکے کوئی حبشی غلام — کہیں ہووے نائب زسوے امام
بفرمان سلطان وقت اَے امین — اطاعت ہو تب اسکی واجب یقین
مگر حکم حاکم وہ جو کچھہ کرے — ہے مشروط حسب شریعت سے
اطاعت نہیں اُسکی واجب مگر — خلاف شریعت کرے حکم گر
بجز اس وجہ وہ سمع و اطاعت ایجاب — کیا ایسطرح شاہ عالم بیان

فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا

سبب یہہ کہ دنیا میں بعد از مرے — تمہارے سے جو کوئی جیتا رہے
وہ لوگوں میں دیکھے بہت اختلاف — پڑے اکثر انمیں جدال و خلاف
امیروں کی سمع و اطاعت میں تب — ہو فتنے سے بے شک امن کا سبب

یعنی اے عا کیا حفظ و تقوے کے سبب	باین قول خود سید کائنات

فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین

پس اپنے پہ لازم کرو تم تمام	مری اتباع سنن کو مدام
بھی میرے خلیفے جو ہیں با صفا	وے پائے ہیں رشد و ہدیٰ بجا
رہو انکی سیرت کے بھی تابعدار	کرینگے عمل اسپہ لیل و نہار
حقیقت میں خلفا کی سنت یقین	وہی ہیں سمجھ سنت شاہ دین
نہیے مشتہر در زمان نبیؐ	رواج عصر میں انکے پائے سبھی
انہیں سے وے جب منتسب ہو گئے	خلیفوں کے سنت کہیں اسلئے
یہاں تھا گمان اہل زیغ و ضلال	کہیں بولیں بدعت ہے خلفا کی چال
بھی منکر کہیں اس سے ہوں وہ جہول	لہٰذا کیا یہہ وصیت رسولؐ
کہ خلفا کی میرے چلو چال تم	باخلاق و اعمال و افعال تم
بھی تاکید بعد از یہاں تک کیا	کہ اسباب میں یوں وہ فرما دیا

وتمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ

تمسک کرو تم بوجہ کمال	مری چال اور میرے خلفا کی چال
بھی مضبوط دانتوں سے پکڑو اسے	نہ زنہار زنہار چھوڑو اسے
رہو دور از محدثات امور	رکھو تو تر اتنوں سے اپنے کو دور
بوقت صحابہ و وقت نبیؐ	جو کام نہیے ہیں وہ محدث سبھی
جو محدث ہے بیشک وہ بدعت ہے جان	بھی ہر یک بدعت ضلالت ہے جان

حدیث

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ

بھی فرمایا اس طرح شاہِ عباد	کہ امت میں پھیلے جب فساد
تو ایسے زمانے میں جو اہلِ دین	مری چال مضبوط پکڑے یقین
تو یک سو شہیدوں کا اجر و ثواب	اُسے دیوے گا حق بلا ارتیاب

وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

بھی منہ میری سنت سے پھیرے گا جو	نہیں ہے بلا شبہ میرے سے او

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنة رسوله

تمہارے میں دو چیز چھوڑا ہوں میں	تمسک کریں گر تم اُن دو کیں
رہ راست ہرگز گروگے نہ تم	رہینگے طریقِ ہدایت پہ تم
وہ ہے جزِ اول خدا کی کتاب	ہے سنت نبیؐ کی دوم باصواب

حدیث

انس ابن مالک روایت کیا	کہ یک دن مدینے میں سے شخص آ
ز ازواج اطہار ای باکمال	نبیؐ کی عبادت کا پوچھے ہیں حال
دئے بی بیان انکنیں جب خبر	عبادت سے اس شاہ کے سربسر
وہ گویا سمجھے اس عبادت کو کم	بہم آسمیں کہنے لگے ہیں ہم
کہاں ہم کہاں سید الانبیا	کہو ہمکو ساتھ اسکے نسبت کیا
کہ اول و آخر کے ذنب اسکے سب	کیا مغفرت لطف سے اپنے رب

قَدْ غَفَرَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

مراد اس سے امت کے ہینگے گناہ	ہے معصوم وہ سرورِ دین پناہ

کہا ایک نے تین سے بالدوام / پڑھونگا نمازیں میں شب مدام
کہا دوسرا ہر دن میں روزہ رکھوں / نہ تا عمر افطار ہرگز کرون
کہا تیسرا میں نا کرونگا نکاح / مجرد رہونگا سدا با فلاح
سو ایسے میں آیا ہے شاہ انام / کہا میں سنا سب تمھارا کلام
کہ تم ایسے باتیں کئے با فرح / فلان اسطرح اور فلان اسطرح
خبردار تم ہے قسم حق کی اب / میں ڈرتا ہوں حق سے بہت تم سے سب
بھی میں تم سے بے شبہ سرّ و جہار / ہوں اللہ کے پاس پرہیزگار
ولیکن میں رکھتا ہوں روزہ یقین / بھی کرتا ہوں افطار ای مسلمین
بھی راتوں کو پڑھتا ہوں میں نماز / بھی سوتا ہوں رحمت لئے با نیاز
بھی کرتا ہوں میں عورتوں کو نکاح / اسی میں ہے بے شبہ فوز و فلاح
جو منہہ میری سنت سے پھیرے یقین / یقین جانیو وہ مرے سے نہیں
براہیم بن میسرہ یون کہا / کہ اسطرح فرمایا خیر الوریٰ
کرے بدعتی کی جو عزّ و وقر / مدد وہ کیا ہدم اسلام پر

حدیث

کیا نقل اسطرح ابن عمر / کہ فرمایا یون سید بحر و بر
ہایں تین علم یک آیت محکمہ / ہے دوم یقین سنت قائمہ
بھی سیوم سنو فرض ہے عادلہ / جو اسکے سوا ہو سو ہے بے فائدہ

باب دوم در مراعات آداب بارگاہ عرش جایگاہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھی از جملہ آن حقوق رسول / ادب اسکی درگاہ کا ہے نہ بھول

ادب اس پیمبر کی درگاہ کا — ادب ہیگا درگاہ اللہ کا
جو آداب سے اسکے منکر ہے جان — بلاشک وہ گمراہ کافر ہے جان
کیا ہے تمکو مامور پروردگار — ادب سے وہ سرور کے ترو جہار
بہت آیتیں دیکھ اسی شان میں — بتصریح وارد ہیں قرآن میں
کہیں اسطرح حق کہا ہے سنو — کہ تبجیل و تکریم اسکی کرو
کہیں حکم ایسا کیا کردگار — نہ آگے بڑھو اسکے تم زینہار
نہ سبقت کرو اس سے تم در کلام — نہ جب تک کہے وہ رسول انام
کہیں یوں کہا ہے سن ای ارجمند — نہ آواز اسپر کرو تم بلند
کہیں بولا یک دوسرے کتئیں — بلاتے ہو جسطرح ای مومنیں
نہ ویسا بلاؤ نبی کو مرے — پکارو اسے عز و تکریم سے
چنانچہ یہ آیات قرآنیں رب — سکھاتا ہے تمکو یہ حسن ادب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ
وَقَالَ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
وَقَالَ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ
وَقَالَ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا

جو فرما اسپر نہ سبقت کرو — نہ اسباب میں کوئی جرات کرو
سو ہے میں لکھا ہے دیکھو یہاں — ادب یہ پیمبر کا شرع عیاں
تھا امت پہ جسطرح میں حیات — ہے ایسا ہی تا حشر بعد وفات
کہ ہر مرد ہی تشہر با وقار — نہ کرنا تقدم کبھو زینہار

سنن اور احکام پر اسکے تو — تقدم خبردار مت کر کبھو
سنن پر تقدم نہ بعد وفات — ہے مثل تقدم بحین حیات
نہیں فرق دونوں میں کچھ اے ہمام — ہوا قسطلانی کا آخر کلام
تامل کرو پس یہاں مومنو — ذرا گوش انصاف سے اب سنو
کہ اس عصر کے آہ بعضے عوام — پڑا نفس و شیطاں کا ہے جنسے دام
وہ منہہ سنت پاک نبوی سے موڑ — دیئے ہیں جو دل سم ابوی سے جوڑ
جو کرتے ہیں سنت پہ سبقت بہت — وہ کرتے ہیں افعال بدعت بہت
غمی اور شادی میں ہر باب میں — بھی میت کے ایصال صدقات میں
خصوصاً باعراس اہل دول — بزرگوں کے اعراس میں پر خلل
رہ سنت احمدی چھوڑ کر — جو کرتے ہیں بدعات ہے مشتہر
عیاں ہے بیاں کی تو حاجت نہیں — وے بد بدعتوں کو نہایت نہیں
عوام زماں سے ہے قطع نظر — بہت بلکہ ارباب علم و ہنر
قضا اور افتا کے مسند نشیں — مشیخت کے کشور کے اہل نگیں
عوام زماں جن کو تھے جا بجا — سمجھتے ہیں اپنے یقیں پیشوا
سو کرتے ہیں وہ پیشوائی عجب — یہہ بدعات سیات ہیں روز و شب
عوام زماں سے ہی شکوہ نہیں — خواص ایسے ہوجاویں جب یہ کہیں
اگرچہ باکثر خواص زمان — یہہ حق بات معلوم ہوگی گراں
نہ حق بولنے سے تو ساکت رہا — نبی اسکو شیطان گنگا کہا
کرے ذم بدعت سے جو کوئی سکوت — حدیثوں سے لعنت ہے اسپر ثبوت

لہذا ہے حق بات کہنا ضرور — یہہ ہے حق اسلام ای باشعور
غرض سب احمدی سکے اوپر — جو تقدیم بدعت کرے بدسیر
وہی بے ادب ہے وہی ہے ادب — نبی راضی اُس بے ادب سے ہو کب
ضحاک یوں کہا ہے کسی امر میں — نہ کوئی حکم بے حکم سرور کریں
بھی لکھتے ہیں علما دیں ای پسر — بر آداب صدیق کیجے نظر
بامر امامت نہ سبقت کیا — اگرچہ اُسے حکم سرور کا تھا
ادب ہے کیا اُس میں تاخیر وہ — کیا با ادب ایسی تقریر وہ
یہہ بیٹھے کتب بوبخاری کے ہاں — یہہ پیش رسول خدائے جہاں
نہ پہنچے تقدم یہہ اُسکا ادب — کہاں اسکو پہنچا ما از فضل رب
کہا اسکو سرور کے قایم مقام — کیا بعد اسکے جہاں کا امام
ادب یہہ بھی اُسکا ہے ای ارجمند — تھو صوت صوت نبی پر بلند
ابوبکر و فاروق باکید کر — کیے بحث یک روز ای ناموس
بلند انکا آواز پیش رسول — ہوا پانی ہے تب یہہ آیت نزول
کہے بعض ثابت بن قیس ای یار — تھا کر اور کرتا تھا باتیں پکار
یہہ آیت ہوئی تھیں اسکے نزول — وہ بیٹھا ہے تب اپنے گھر ہو ملول
عمل اُسکے تا حبط نا ہو کہیں — بلایا ہے تب اُسکو وہ شاہ دیں
بھی جنت سے اسکو دیا ہے نوید — یمامہ کے دن وہ ہوا ہے شہید
منزل ہوئی آہ آیت یہہ جب — کیا عرض صدیق سرور سے تب
کہ واللہ یا سید کائنات — نہ ہرگز کرونگا میں آیندہ بات

مگر اسکے مانند کہے راز جو ‏ کہ کہتا ہی کر پست آواز او

بھی فاروق اعظم رفیع المقام ‏ تھا آہستہ ایسا ہی کرتا کلام

کہ فہم انکے باتوں کا مشکل ہوا ‏ خدا تب یہہ آیت کو نازل کیا

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

روایت ہی آیا مدینے کو جب ‏ خلیفہ ابو جعفر ای نیک وہب

بغداد کا خلیفہ ۱۲

امام زمان مالک نیکنام ‏ مدینے کا تھا جو امام ہمام

سو یک روز در مسجد مصطفی ‏ ابو جعفر اُس سے کیا بحث آ

کہا شیخ مالک اُسنے ای امیر ‏ یہہ جا ادب ہی یقین بے نظیر

یہہ ہی مسجد سید انبیا ‏ یہہ ہی مسجد آن حبیب خدا

یہاں اپنا آواز مت کر بلند ‏ ادب سے ہو تو یہاں بہرہ مند

کہ یک قوم کو خالق دو جہان ‏ سکھایا ادب ہی یہہ آیت سے جان

لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

بھی یک قوم کی مدح کی ہی خدا ‏ یغضون اصواتہم سے بجا

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

بھی یک قوم کی وہ مذمت کیا ‏ ینادونک جن کے حق میں کہا

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

وہ سرور کی حرمت زبعد وفات ‏ ہی ویسی ہی جیسی تھی حین حیات

یہاں تک سن از مالک نامدار ‏ خلیفہ لگا رونے بے اختیار

مؤدب ہوا اور جھوٹی لیا — جھوٹی لیا یوں گذارش کیا
کہ ای محترم آی امام ہدا — یہہ مسجد میں کرتا ہوں میں ابہ دعا
میں کیا رو بقبلہ کرون در دعا — دیا جانب روضۂ مصطفیٰ
کیا مالک اسطرح ارشاد تب — تو کیون پھیرے منہہ اسکی رکھیے لب
وہ حالانکہ ہیگا وسیلہ ترا — وسیلہ ترا اور تیرے پدر کا
کہ یعنے ترا پدر آدم صفی — وسیلہ کیا تھا یقین اسکا ہی
وسیلہ بھی اسکا وہ ہوگا یقین — بدرگاہ خلاق در یوم دین
طرف اسکے روضے کے منہہ لا تو اب — شفاعت وہ سرور سے کیجیے طلب
کہ فرمایا قرآن میں رب الانام — ترا ہی یہہ آیت کو بس وہ امام

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

یہاں بولتا ہی بوجہہ قوی تو — مدارج میں اپنے یقین دہلوی
کہ جب اپنا آواز کرنا بلند — بر آواز پیغمبر اے ہوشمند
تباہی اعمال کا ہو سبب — گمان کیا تو کر ہی پھر بوالعجب
کہ اسکے سخن پر کیتک بوالفضول — بلند آہ کرتے ہیں اپنے عقول
تراش عقل سے اپنے بیہودہ کا — سمجھتے ہیں اسمین کمال و وقار
کئے فن معقول پہ بھول جا — کہنے فلسفی علم پہ بھول جا
جو کچھہ عقل ناقص میں پاتے ہیں وہ — وہی حق ہی کر آہ گاتے ہیں وہ
خدا کے طرف سے جو لایا رسول — یہہ کرتے ہیں زعم اپنا اسپر قبول
نہ کیون اسکے اعمال ناچیز ہوں — نہ کیوں بدعتی حشر انگیز ہوں

خدا دیوے توفیق سب کتیئن
ہوں سنّت کے تابع وان مسلمین

ادب یہہ بھی اُسکا ہی اب جان تو
پکارے نہ اوروں سا اُس شاہ کو

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

یہہ آیت کے معنے میں اب جانیو
ہاہیں ارباب تفسیر کے قول دو

ہی یک یہہ کہ اُس شاہ کا نام لے
پکارے نہ اوروں سا ہرگز اُسے

کہے یا رسولَ اللہ تکریم سے
کہے یا حبیب اللہ تعظیم سے

ہیں کیا چیز ہم بلکہ ربّ العباد
کیا ہی یہہ القاب سے اسکو یاد

تو قرآن میں دیکھہ ربّ الانام
لیا کیسی تکریم سے اُسکا نام

رسولَ اللہ بولا کہین اسکتیئن
نبیَ اللہ بولا کہین اسکتیئن

کہیں یا نبی اور کہیں یا رسول
پکارا بالقاب عزّت شمول

پہ اُسکا پکارا نہیں لیکے نام
مگر ایک دو جائے میں للہ کلام

وہ یک دو جگہہ میں بھی ای باشعور
تھا نام شریف اسکا لینا ضرور

وہ تفسیر والون کا قول دگر
میں لکھتا ہوں اب رکھہ تو اُس سے خبر

کہ شہ کا بلانا تمہارے تیئن
نہ ایسا کریجو تم اے مسلمین

تم آپس میں جون ایک دوسرے کو سب
بلاتے ہو ویسا نہو اسکا ڈھب

کہ تم اسکا دین یا نہ دیوین جواب
بھی جاوین بلائے وہ پر یا نہ شتاب

نبی میرا تم کو بلاویگا جب
جواب و قبول اسکا واجب ہی تب

چنانچہ یہہ قرآں کی آیت دگر
یہی حکم کرتی ہے ہاں بیخطر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ

بہی ابن المعلی کی جو ہی خبر — ہی شاہد بلاشک اسی بات پر
کہ یکدن وہ مشغول تھا در نماز — پکارا اُسے وہ شہِ سرفراز
جواب اوس شہ دو جہان کا نہ دے — کیا معذرت بعد اسطرح سے
میں تھا در نماز ای معلی جناب — لہذا مقصر رہا از جواب
کہا کیا نہیں یہ کہا ہی خدا — ترا تب یہ آیت رسولِ ہدا

اِسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

باب سیوم در فضیلت محبت سید الکون و جان کہ سرمایۂ ایمان و نردبان قرب خلاق یزدان جلت شانہ است

محبت وہ سرور کی بے ریب و مین — بعقبیٰ کُل امت پہ ہی فرض عین
محبت پیمبر کی ایمان ہی — غذائے دل و راحت جان ہی
محبت وہ سرور کی سرّ و عیان — سمجھ قرب مولا کی ہی نردبان
محبت وہ سرور کی بیقال و قیل — ہی ایمان و اسلام کی یک دلیل
محبت وہ سرور کی ای باصفا — دلیل سبیل ہدا ہی بجا
وہ سرور کی جسکو محبت نہین — سمجھ اسکو ایمان کی دولت نہین
نہم انس میں اسکے ڈوبا نہ جو — کہو تو ایمان کیون پاوے او
جو شمع محبت پہ اُسکے جلے — اسیکو مزہ عشق کا یہ ملے
محبت میں اسکے جو ہو جان فدا — وہی ہووے عالم کا ہان مقتدا
محبت میں اسکے جو دیوانہ ہو — وہی اہلِ حق پاس فرزانہ ہو
محبت میں اسکے جو بیجان ہی — حیاتِ ابد اُسکو آسان ہی
محبت میں اسکے جو کامل ہوا — وہی حبِّ ایمانی حاصل کیا

جو بحر محبت میں ہو اسکے غرق ۔۔۔ وہی ہو ویگا صاحب جمع و فرق
محبت میں اسکے ہو رفع قیود ۔۔۔ محبت میں اسکے ہو حق کا شہود
محبت میں اسکے جو دل شاد ہے ۔۔۔ وہی بند دنیا سے آزاد ہے
محبت میں اسکے جو یکتا ہوا ۔۔۔ وہ صدیق بے مثل و ہمتا ہوا
محبت کا اسکے پیا جام جو ۔۔۔ ہوا فارق کفر و اسلام او
محبت میں اسکے جو ہو جانفشان ۔۔۔ ہوا جمع قرآن کا وہ راز دان
محبت سے اسکے جو لذت لیا ۔۔۔ بلا شک ہوا وہ ابوالاولیا
جو اس باغ الفت کے ریحان ہیں ۔۔۔ وے ملک امامت کے سلطان ہیں
محبت جسے اسکی مرغوب ہے ۔۔۔ وہی حق تعالیٰ کا محبوب ہے
محبت کا جو داد اسکا دیئے ۔۔۔ وہی اولیا اور ائمہ ہوئے
محبت میں جو اسکے ماجد ہوا ۔۔۔ وہ دین کا امام و مجدد ہوا
محبت کا اسکے جو پایا ثمر ۔۔۔ وہ قربی ہوا قرب حق سے سمر (مشہور)
محبت کا اسکے جو شوقی ہوا ۔۔۔ وہی ذوق عرفان سے ذوقی ہوا
جو محوی دران عشق قدسی ہوا ۔۔۔ وہ فیض بطون کا اویسی ہوا
محبت میں اسکے جو پایا رسوخ ۔۔۔ ہوا وہ زمانے کا شیخ الشیوخ
جو حب نبی میں یگانہ ہوا ۔۔۔ وہ بے شبہ قطب زمانہ ہوا
جو حب نبی کا ہے مسندنشین ۔۔۔ وہی محی دین نبی ہے یقین
محبت ہی سالکون کا سراج ۔۔۔ محبت ہی واصلون کا ہے تاج
محبت ہی ہے باوج نظر ۔۔۔ شریعت طریقت کی شمس و قمر

معانی محبت

نہ سالک ہو جب تک فنا فی الرسول — فنا فی اللہ اسکو نہ ہووے حصول
ہو جب اُس محبت میں اعدا سے رنج — وہی ہو بلا شک سعادت کا گنج
اگر اُس محبت میں کفار سے — و یا اہل بدعات اشرار سے
اٹھاویگا تو آفتیں زحمتیں — ترے حق میں ہیں وہ ترے نعمتیں
صحابہ کے احوال پر کر نگاہ — جفائیں وے کھینچے ہیں کیا آہ آہ
معانی محبت کے ہیں مختلف — اگر تو سکے سب تبھی ہو متصف
کتب صوفیہ کے تو دیکھیگا جب — ہو ظاہر معانی ترے پر وہ تب
محبت کا معنا ہے میل تو جب — طرف اپنے محبوب کے جان خوب
اگر تجھ کو میلان ہووے رسول — دل و جان سے کر حکم اسکا قبول
خلاف سنن اور احکام کے — طرف اسکے گر میل ہووے تجھے
تو میلان اول میں آیا قصور — ہے سچی محبت سے یہہ بات دور
کہے بعض عرفا محبت ہے او — موافق تو محبوب کے ساتھہ ہو
تمام اُسکے احوال و افعال میں — بھی اخلاق و عادات و اعمال میں
بھی شہوات نفسانیہ اپنے چھوڑ — اطاعت سے رہنا ہے دل اُسکے جوڑ
کہے بعض وہ ہے محبت یقین — کہ صفتوں میں محبوب کے ای امین
ہو جو صفات محب سر بسر — یہہ درجہ فنا کا ہے ای باخبر
کہا عارفوں کا جو سلطان ہے — جو بسطام کا شیخ ذیشان ہے
محبت وہی ہے جو کچھ ہو ترا — وہ محبوب پر اپنے کردیں فدا
فدا کر کے پھر اسکو سمجھے تو کم — رہے شرم اُسکی تجھے دمبدم

بجز محبوب سے تو جو پاوے قلیل — بہت اسکو سمجھے بلا قال و قیل
محبت کی تعریف ایسی ہی جان — لکھے ہیں بہت عالمان عارفان
محبت کے اسباب ائی باصواب — ہے احسان یا حسن بے ارتیاب
رہے جسکو ظاہر میں حسن و جمال — و یا حسن آواز میں ہو کمال
و یا بوے خوش جسمیں ہووے پسر — طعام لذیذ ہووے جو نیک تر
محبت بدل اس سے رکہتے ہیں سب — محبت کا یہہ حسن ہوگا سبب
یہہ ادراک سے حس ظاہر کے ہے — نہ ادراک سے عقل ماہر کے ہے
بہی ادراک عقلی سے پاتے ہیں جو — محبت رکہیں اس سے عقلا سنو
چنانچہ کمالات علم و ہنر — بہی ورع و تقا جن میں ہو مشتہر
بہی جن لوگ میں حسن اخلاق ہے — بہی حسن سخاوت میں جو طاق ہو
محبت الجہتی ہے انسوں سے جان — یقین خود بخود در دل عاقلان
چنانچہ بہ صلحا و علمائے دیں — محبت ہے عقلا کو دیکھا ہر کہیں
یہہ ادراک عقلی کا موجب ہے ہاں — ہے ظاہر نہیں احتیاج بیاں
سبب دوسرا جو کہ احسان ہے — دخیل اسمیں ہر فرد ذیشان ہے
جو تھوڑا بھی احسان کرے اپنے سات — محب اسکے رہتے ہیں بس تا حیات
بہت اسکا احسان رکھتے ہیں یاد — کریں یاد اسکو تو ہوتے ہیں شاد
یہہ اسباب یکسر بوجہ اتم — ہے ثابت بذات شفیع الامم
محبت کے اسباب سب ذو الجلال — دکھا اسمیں دیکھو بوجہ کمال
ہو کیوں حسن ظاہر کا اسکے بیان — کہ تھا بدر تاباں تصدق جہان

جو کچھہ ماحسن باطن تھا اُسکے نور
مقابل کہاں اُسکے ہووے یہہ سور

تھا جیوں حسن صورت مین وہ بیعدیل
تھا یون حسن سیرت مین وہ بے مثیل

کہاں طاقتِ ذکرِ اخلاق ہے
کہ طاقت قلم کی یہاں طاق ہے

مین کیون خلقِ باطن لکھون ای سلیم
خدا جسکو فرمایا خلقِ عظیم

تمام اُسکے اخلاق قرآن ہے
کہ قول عائشہ کا یہہ برہان ہے

کان خلقه القرآن

بیان شاہ کے بعض اخلاق کا
نبوت کے اطوار مین ہیں لکھا

بیان اسکے احسان کا کیون ہوا ادا
کہ قرآن اشرف مین کئے جا خدا

وہ سرور کی بعثت کا احسان تمام
کیا بندگون پر ہے اپنے تمام

چہ علوی و سفلی مرکب بسیط
ہے سب پر یقین اسکا احسان محیط

چہ جنات و انسان چہ جسم و جان
چہ ذرات و افراد کون و مکان

ہین احسان مین اسکے شامل سبھی
نہ غیب و شہادت نہ چھوٹے کبھی

ہوئے اُسکے آنے سے آفات دور
کبھی قہر و عذاب و بلیات دور

کہ ذات اُسکی ہے رحمۃ العالمین
سب عالم پر رحمت ہے اسکی یقین

یہہ رحمت ہیں شامل مین کفار بھی
کہ قہر و غضب سے وے چھوٹے سبھی

جو احسان اسکا ہے بر مومنان
نہ کچھ اسکو غایت نہایت ہے جان

کتاب اور حکمت سکھایا وہی
رہِ راست سبکو دکھایا وہی ہو

ز ظلمات شرک و کفر و ضلال
وہ سالار عالم سبھونکا نکال

بانوار اسلام و توحید حق
ہے لایا ہدایت کا دیکر سبق

زراہِ جہنم بچایا ہی وہ ہمیں راہ جنت دکھایا ہی وہ

خدا سے جو پایا تھا وہ نعمتیں چکایا ہی امت کو وہ لذتیں

وسیلہ ہو امت کا نزدِ خدا شفیع اور حامی ہی انکا سدا

یہہ دنیا سے جب سوئے عقبیٰ چلا یہہ امت پو حق کو خلیفہ کیا

کیا عرض بھی تب یہہ حق کے جناب نہ امت پو ہو بعد قہر و عذاب

بھی اعمال امت سے از خیر و شر وہ ہفتے میں دو بار پاوے خبر

کرے خیر پر تاکہ شکر الٰہ سفارش کرے بہر عفو گناہ

ہوئے عرض تینو بھی اسکے قبول کیا نقل تب مطمئین ہو رسول

بھی احسان اسکا بروزِ جزا سب عالم پو ظاہر یقین ہووےگا

مقرب ملک انبیائے کرام نپاوین شفاعت کا یارا تمام

وہی سب امم کی شفاعت کرے خدا وہ شفاعت اجابت کرے

ہیں جب اسکے احسان یوں بیشمار ہی ایسی محبت کے وہ سازوار

کہ ہم اپنے ماں باپ و اموال سے بھی اہل و عیال اور اموال سے

کہ بل اپنے جان سے بھی با اعتقاد محبت رکھیں اس نبی سے زیاد

نہ ایسی محبت رکھے جب تلگ مسلمان نہووے یقین تب تلگ

وہ سرور اسی واسطے مومنو کیا ہی یہہ ارشاد والا سنو

لا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیهِ مِن وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ

وَفِی رِوَایَۃٍ مِن اَھلِہٖ وَمَالِہٖ وَفِی رِوَایَۃٍ مِن نَفسِہٖ

وَفِی رِوَایَۃٍ وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ

کیا اسطرح عرض خدمت عمر
که سب سے تو مجھه پاس ہی دوستر

مگر نفس سے میرے ای شاہدین
کہا شه تو ایمان لایا نہین

عمر تب لگا رونے رقت کے ساتھه
وه شه اُسکے سینے پہ مارا ہی ہاتھه

وہین اُسکے دل مین اثر ہوگیا
کیا عرض ای سیّد انبیاء

تو جاں سے بھی میرے ہی اب دوستر
کہا اب تو مومن ہوا یا عمر

محبت ہو جب اپنے جاں سے زیاد
ہی مجبول انسان ای نیکو نہاد

کیا اِسطرح عرض اول عمر
ولیکن وه سالارِ جن و بشر

وه ارشاد قولی سے آگاه کر
بھی فعلی تصرف کیا جلد تر

خدا جلد تاثیر اُسکو دیا
ز قلب نبیؐ نورِ باطن لیا

یہاں تستری یوں کہا ای امین
که جب تک کوئی مومن اہل دین

یقین نفس کو اپنے با اعتقاد
نه جانے ز ملک رسولؐ عباد

حلاوت نه چاکیگا سنت کی وه
نه پاویگا لذت محبت کی وه

که آئی بتصریح ہی وه خبر
که جان سے بھی شه کو رکھے دوستر

یہی اس سے ہوتا ہی بس مُستفاد
محبت نہیں ہی فقط اِعتقاد

که حاصل تھی وه تو عمر کو بچهان
یقیناً و قطعاً بغیرِ گمان

مواہب میں یوں قسطلانی لکھا
که فاروق جو عرض اول کیا

محبت یقین آپنے جان کی
طبیعی یہہ ہی بات انسان کی

محبت طبیعی یہہ ہی ای پسر
بھی ہی اِختیاری محبت دگ

اُسیکو کہیں حبّ عقلی تو جان
کہیں حبّ ایمانی بھی ای میان

حقیقت یہی اُسکی ہی ای امین / کہ انسان از عقل باریک بین
سمجھتا ہی جس چیز میں بیگمان / فواید مصالح کا اپنے نشان
اُسے دوست رکھتا ہی از اختیار / یہہ ہی اختیاری محبت بجار
عمر جو کہا بار اوّل وہ بات / تھی حُبِّ طبیعی وہ ای نیک ذات
بہ علم و خرد بعد وہ باصفا / تامّل کیا اور سمجھا بجا
پس اسکو رکھے دوست جان سے / یہی ہی علامات ایمان سے
یہی بات چہتا ہی ہاں اختیار / یہہ پہچان کر وہ کہا دوسرے بار
کہ ہاں تجھکو رکھتا ہوں اب دوستر / مرے جان سے بھی ای امام بشر
کہا شہ اب ایمان لایا ہی تو / دُرِ حُبِّ ایمانی پایا ہی تو
حقیقت تو جانا ہی اب باصواب / دیا جو کہ واجب تھا تجھہ پر جواب
خلاصہ مواہب کے مضمون کا / یہاں ای برادر ہی آخر ہوا

حدیث

بھی آئی صحیح یک حدیث دگر / کہ پوچھا عمر سے شہ بحر و بر
کہ کیا حال ہی بول مجھہ سے بھلا / کسیکو رکھے دوست میرے سوا
کیا عرض وہ ای خدا کے نبی / کہ ہاں مشترک ہی محبت مری
ترے ساتھہ بھی اور مرے جان کے ساتھہ / مرے اہل و اولاد و خویشاں کے ساتھہ
نبی ہا اُسکے سینے پہ تب ہاتھہ مار / کہا بول اب کیوں ہی ای نیک کار
کہا اُنست اہل و اولاد و مال / گئی اُنستِ نفس اب ہی بحال
بھی مارا ہی شہ ہاتھہ بارِ دگر / کہا حال سے اپنے اب دے خبر

کیا عرش اب سب کی الفت گئی　　محبت تری خاص باقی رہی

فائدہ

ہی قرآن اقدس میں پروردگار　　کیا حکم سرور کو یون آشکار
کہ امت کو کہدے تو ای مقتدا　　کہ حب خدا و رسول خدا
نہ آباو اولاد و خویش و عیال　　ز قصر و زکشت و تجارت و مال
زیادہ رکھین دل سے سرو عیان　　چنانچہ یہہ آیت میں آیا ہی جان

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۤؤُكُمْ وَاَبْنَاۤؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

اگرچہ محبت نبیؐ کی یقین　　ہی سب مرد و زن مومنون کی تئین
ولیکن ہی بعضون کو لذت زیاد　　یہہ اُنس ہے بعضون کو کم رکھہ تو یاد
مدار اُسکا ہی ترک شہوات پر　　بھی شرعی عبادات و طاعات پر
تھی حب صحابہ بشاہ امم　　بوجہ کمال و بوجہ اَتم
محبت کو سرور کے درجات ہین　　بھی اُسکے علامات و ثمرات ہین
محبت کا سرور کے اجر و ثواب　　بھی حسن جزا اُسکا ہی بے حساب
نتیجہ محبت کا اُسکے قوی　　معیت وہ سرور کی ہی معنوی
اگرچہ رہین جسم تن سے جدا　　یہہ روحی معیت ہی حاصل سدا

حدیث

انس ابنِ مالک روایت کیا ۔ کہ یک روز نزدِ شہِ انبیا
کیا عرض یک شخص آیا نبیؐ ۔ تو فرما قیامت کہ کب آئیگی
کہا شہ قیامت کے خاطر بھلا ۔ تو تیاری اعمال کی کیا کیا
تو کیا پوچھے یعنے روزِ قیام ۔ عمل نیک کرتا وہاں آوے کام
کیا عرض وہ ای شہ کائنات ۔ بہت کچھ نہ صدقات و صوم و صلوات
نہیں آہ تیاری میں نے کیا ۔ قیامت سے گرچہ بغفلت رہا
ولے با خدا و رسولِ خدا ۔ محبت میں رکھتا ہوں صبح و مسا
کہا شہ محبت تو جس سے رکھے ۔ بلا شبہ و شک ساتھ اسکے رہے

روایت

بھی صفوان کہا میں نے ہجرت کیا ۔ جب آیا بنزدِ رسولِ خدا
کیا عرض ای شاہ دے اپنا ہات ۔ کہ تا عقد بیعت کروں تیرے سات
وہ شہ اپنا دست مبارک دیا ۔ میں بیعت سے اسکے مشرف ہوا
کیا عرض پس ای شہ انس و جان ۔ تجھے دوست رکھتا ہوں میں بیگمان
کہا شاہ ہر کوئی رہے اسکے سات ۔ رکھے دوست جسکو بدل تا حیات

روایت

جو مولی وہ سرور کا ثوبان تھا ۔ محبت میں شہ کے وہ بیجان تھا
وہ یک روز آیا حضورِ رسول ۔ نحیف و ضعیف و حزین و ملول
بھی متغیر اسکا ہوا رنگ تھا ۔ وہ غنچے کے مانند دل تنگ تھا

اُسے شاہ پوچھا ترا کیا ہے حال — کیا عرض ثوبان بدرد و ملال
نہیں مجھ کو کچھ اور ہی درد و غم — نہ بیمار ہوں ای شہِ محترم
نہ جب تجھ کو دیکھوں تو ہو بیقرار — مرے دل پہ ہوتا ہے وحشت کا بار
تو آ جلد تر دیکھتا ہوں تجھے — تب ہوتی ہے تسکین حاصل مجھے
بھی جب آخرت کو میں کرتا ہوں یاد — تو ہوتی ہے وحشت مری تب زیاد
کہ ہے خوف اسبات کا میرے تئین — قیامت میں تجھکو نہ دیکھونگا مین
سبب یہہ ہے ای سرورِان — تو جنت میں ہمراہ پیغمبران
رہیگا یقین در مقام بلند — بلا شبہ در درجۂ ارجمند
دخول ہووے جنت مین بھی گر مجھے — تو نیچے رہوں تب نہ دیکھوں تجھے
اگر آہ جنت میں نا آؤنگا — تو پھر تا ابد تا تجھے پاؤنگا
یہہ آیت تبھی پائی شرف نزول — سنایا ہے اسکو خدا کا رسول

وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ

کہا ہے خدا اسطرح تو نہ بھول — جو ہووین مطیع خدا او رسول
رہینگے وے لوگ انکے ہمرہ مدام — کیا جن پہ نعمت خدا اسے امام
وے ہیں چار فرقے اول انبیا — بھی صدیق و شہدا ہیں اور اولیا
ہوا اس سے معلوم ای بہشت میں — ہو شہ کی معیت اسی کے تئین
خدا کی بھی اسکی اطاعت کرے — اطاعت سے جمع سعادت کرے
اطاعت سے اسکے جو ہووے نصیب — نہ درگاہ نبوی کے ہوگا قریب

رہینگے جو کوئی فسق و بدعات میں ۔ بظلم و جفا اور سیئات میں
کبیرہ گناہوں میں ہوں مبتلا ۔ شریعت کے حدوں کو توڑے سدا
حرام و زنا میں گرفتار ہو ۔ کبھی نشہ میں دن رات سرشار ہو
برقص و مزامیر شام و سحر ۔ کریں صرف و اسراف بیت عمر و زر
یہاں تک علانیہ بازار میں ۔ بشب گشت کنچنیں نچاتے چلیں
نہ کچھ خوف حق اور نبی سے نہ شرم ۔ کریں یوں گناہوں کا بازار گرم
کریں سود سے وائے داد و ستد ۔ کریں صرف اسکو بافعال بد
کہیں جھوٹھ وعدہ خلافی کریں ۔ جو کاماں ہیں دیں کی منافی کریں
چھپا ماپ میں تول میں دیں دغا ۔ کبھی حقدار کا حق کریں ناادا
کبھی ناحق مسلماں پہ تہمت کریں ۔ شکایت کریں اسکی غیبت کریں
کبھی ظلم و ستم اور کبر و منی ۔ کبھی علما و صلحا سے بس دشمنی
مسلمان بے زر کی تحقیر ہے ۔ کبھی کافر تونگر کی توقیر ہے
غرض ایسی ہی زشت فعل کثیر ۔ کہ کرتے ہیں اکثر امیر و فقیر
وہ شرع کی خلاف اطاعت ہے سب ۔ ضلالت ہے ضد سعادت ہے سب
نبی کے خلاف شریعت صریح ۔ جو کرتے ہیں ایسے ہی فعل قبیح
مطیعاں نہیں شاہ اکوان کے ۔ مطیعاں ہیں وے نفس شیطان کے
اطاعت کا کر اسکے ایسا خلاف ۔ محبت کا کرتے ہیں پھر اسکے لاف
ذرا ہوویں اب خود ہی منصف یقین ۔ ہے سچا محب بھی مخالف کہیں
یہہ لوگوں کی افسوس غفلت کہاں ۔ شہ دو جہاں کی محبت کہاں

خدا انکی غفلت کا پردہ اٹھائے | خدا انکو راہِ اطاعت دکھائے
بشرعِ نبیؐ انکو ہمسب کو کریم | کرم سے رکھے اپنے نت مستقیم

تنبیہ

جو لکھتے ہیں وہ بعض اہلِ سیر | کہ یک شخص در وقتِ خیر البشر
باغواے شیطان پیا تھا شراب | اُسے حدِ شرعی بھی ماری شتاب
فریب اسکو شیطان پھر بھی دیا | خمر دوسرے بار بھی وہ پیا
لگے بعض لوگ اسپو لعنت کہیں | کیا انکو ارشاد یوں شاہِ دین
کہ لعنت سے مت کھینچیو اسکا پوست | خدا و نبیؐ کو وہ رکھتا ہے دوست
کہیں اس روایت کیتیں دیکھ کر | نہ مغرور ہو کوئی سطحی نظر
مدارج میں عبد الحق دہلوی | یہاں بولتا ہے بوجہِ قوی
کہ حبِ خدا اور حبِ نبی | ہو باقی دلِ عاصیوں میں بھی
کہ گر ہو گنہ کا کبھو اُس سے کام | تو اُسپر وہ نادم رہے بالدوام
کرے حدِ شرعی بھی جاری وہیں | ہو کفارہ تا اُس گنہ کا یقین
وگر کوئی عصیان سے آثم ہوا | نہ اپنے گنہ پر وہ نادم ہوا
ہے اسبات کا خوف اے ہوشیار | کہ کرنے سے وہ معصیت باربار
تشدد اجرم و بدعت کے تکرار سے | کبیرہ گناہوں کے اصرار سے
کہیں دل پو تب اسکے ہو طبع و رین | بھی ہو قلب پر ختم بے شبہ و شین
تو ایمان سلب اُس سے ہو جائیگا | پناہ اُس سے نت ہمکو دیو خدا
وہ شارب جو تھا اسکا ظاہر ہے نام | کہ تھا انکے قریئے میں اسکا قیام

حضورِ پیمبر میں آتا تھا وہ
چنانچہ جو ہوتے ہیں ترکاریاں
محبت سے لاتا تھا نزدِ رسول
جو چیزیں کہ ہیں شہر کے خوبتر
پیمبر بھی کرتا تھا اُسکو عطا
کہ ظاہر ہمارا یہہ ہی روستا
سو وہ شخص ایسا پیا جب شراب
کئے لوگ جب اسپو لعن آشکار
نہیں فاسقوں پر بھی لعنت روا
کبیرہ سے پن کفر کا ہی خطر
مسلمان کہتے خدا کے محب
عوام زمانِ شہ محترم
اوائل تھا اسلام کا جب اے یار
بھی خوگر تھے شرب خمر سے عوام
اُنھیں حدِّ شرعی بھی جاری کئے
تو دیکھ اس زمانے بالعکس ہاں
کبیرہ علانیہ کرتے ہیں وہ
بھی کرتے ہیں غرّہ یہہ اسیر مدام
شرافت کا تمغہ بھی بے ننگ و عار

وہ فرنگی کے تحفے بھی لاتا تھا وہ
کئی قسم کے اور کئی سبزیاں
تو کرتا تھا سرور کرم سے قبول
چہ نقد و چہ جنس و چہ پوشاک و زر
بھی یوں بولتا تھا وہ بحرِ سخا
بھی ہم ہیں یقین اُسکے شہری بجا
کئے حدِّ شرعی بھی جاری شتاب
کیا منع انگشتہ با وقار
کبیرہ سے کافر بھی نا ہوویگا
ہی سرحدِ اسلام سے دور تر
کبائر سے توبہ کرے بس نصیب
کبیرہ کئے جو وسے ہیں کم سے کم
بدی خوب اُسکی نتھی آشکار
ہوا اس لئے ایسا بعضوں سے کام
گنہ پر بھی اپنے ندامت لئے
کہ کیتے ہیں اس عصر کے فاسقاں
غضب سے نہیں خلق کے ڈرتے ہیں وہ
ہمارے یہہ ہی انسانت بشری سے کام
دیئے فسق و بدعت کیتے ہی قرار

بلا رقص و مزامیر و رسم ہنود — اگر انکی شادی ہو بے فرض سود
بھی عورات بیوہ کریں گر نکاح — ہو تا دین و دنیا کا فوز و فلاح
شرافت تبھی انکی برباد ہو — بھی معیوب آبا و اجداد ہو
شرافت ہی انکی ہنودی رسوم — نجابت انھون کی ہی بدعات شوم
ہوا خوب معلوم اب اس سے صاف — شرافت ہی انکی ہی شرع کا خلاف
کہو منصفو اب خدا کی قسم — تمہیں عظمت کبریا کی قسم
یہی کیا محبان ہیں اس شاہ کے — ہیں مردود یا اسکی درگاہ کے
لگا اسکی یہہ شرع و سنت کو عیب — محبان ہو کیوں اسکے بیشک و ریب
جو دو دختران اسکے تھے پاک تر — وہ یک ام کلثوم و رقیہ دگر
ہوئے عقد ثانی انھون کے یہان — بہ عثمان ذیشان یہہ ہی عیان
بھی آئی حدیث صحیح ای پسر — کہ فرمایا یہ وہ شہِ بحر و بر
ہمارے یہہ دین میں نیا کوئی کام — نکالے وہ مردود ہی لا کلام
نہ انسے لگے شرع و سنت کو عیب — یہی ہو وین معیوب بے شبہ و ریب
کہاں حد شرعی کہاں احتساب — کہاں محتسب ہی دیانت نصاب
کہاں نافذ الحکم قاضی شرع — کہاں مفتی عالم اصل و فرع
کہاں آہ شرعی قصاص و حدود — کہاں زجر و تعزیر و شرعی قیود
یقین عالم با عمل اب کہاں — بھی صوفی حلیم و مہذب کہاں
کہاں واعظ مخلص با وقار — دیانت دثار اور حکمت شعار
صد افسوس یہہ ہی زمان اخیر — ہی دیس دین متین اور حقیر

ہی اسلام بیکس مسلمان ضعیف ... بھی بدعت پسندونکا ایمان ضعیف
نہ اسلام کا کوئی غم خوار ہی ... نہ کوئی مسلمین کا مددگار ہی

باب ششم در نتایج و ثمرات محبت آنحضرت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات

علی ولی یوں روایت کیا ... کہ یک روز وہ سید انبیاء
حسین و حسن کے پکڑ ہاتھ کو ... لگا کہنے لوگوں سے اس بات کو
کہ جو کوئی رکھے یہہ گوہر کو دوست ... یہہ دونوں بھی پدر و مادر کو دوست
رہے میرے درجے میں ہاں میرے سات ... بروز قیامت وہ نیکو صفات
یہہ ارشاد آن شاہ والا نژاد ... سمجھ غایت قرب سے ہی مراد
بہ نسبت وہ دوسرونکے با شاہ دین ... مقرب رہیگا بخلد برین ہو
بھی مروی ہی وہ جو اُس سے خبر ... کہ فرمایا یوں شاہ جن و بشر
کہ جو کوئی رکھے دوست میرے تئین ... بہ جنت رہے سات میرے یقین
بھی دوسری خبر سے جو پایا ثبات ... کہ درجے میں میرے رہے میرے سات
نہ اُس سے مراد مساوات ہی ہو ... بہ سالار والا بدرجات ہی
مراد اس معیت سے یہہ ہی بجا ... کہ جنت میں اسکو ملے ایسی جا
رہے شہ کے دیدار سے سرفراز ... اگرچہ رہے دور ای با نیاز
جو ہیں دوستان اسکے سر و عیان ... انھیں باطنی قرب حاصل ہی جان
ولے ہجر ظاہر کے بھی آشکار ... شکایت کئے جبکہ ہو دل فگار
بشارت دیا ان کتیں شاہ دین ... وہاں فرقت ظاہری بھی نہین
کہیں بھی رہو تم بدار نعیم ... میرے دید سے لیوین فرح عظیم

چه ظاهر چه باطن توانی کارسانر — معیت سے سرور کے ہمکو نوازند
محبت کا سرور کے حسن جزا — ہووے زبان و قلم سے ادا
جزائے محبت سے اُسکے یہاں — ہوا ایک معیت کا جو یہہ بیاں
یہہ ثمرہ ہی یک اُسکے ثمرات سے — ہی یک شمہ یہہ اُسکے برکات سے
بسا یہہ محبت کے ثمرات ہین — بسا یونہی اُسکے علامات ہین
مین تھوڑے سے علامات باختصار — بیان کچھہ لکھتا ہوں تفصل وار

علامات محبت

محبت کی اُسکے علامت قوی — وہ سرور کے سنت کی ہی پیروی
مین لکھتا ہوں یک فائدہ نیکتر — تو رکھہ در نظر اُسکو شام و سحر
کہ از اتباع رسول انام — نہین کوئی اشرف و اعلیٰ مقام
کہ سنت کی ہو پیروی جسقدر — محبت بھی ہووے قوی اس قدر
بھی اس پیرویمین ہو جتنا قصور — ہوا اُسکی محبت مین اُتنا قصور

روایت

عمر ذو الخلیفہ مین ای با نیاز — ہی مروی گذارا دو رکعت نماز
کہا مین نے دیکھا ہوں شاہ جہان — مقرر دو رکعت پڑھا تھا یہان
رسول خدا کا مین کر اقتدا — کیا اس مکان مین دو رکعت ادا
روایت ہی یکبار وہ با صفا — کہا حجر اسود کے نزدیک آ
بتحقیق تو اصل مین ہی حجر — نہیں دے سکے کیسکو نفع و ضرر
اگر تجھہ کو بوسہ نہ دیتا نبی — نہ بوسا تجھے مین بھی دیتا کبھی مرد

اسے اسطرح کہکے بوسہ دیا — بہ تبعیت سرورِ انبیا

روایت

بھی عبد اللہ ابن عمر ایکبار — ہو یک اونٹنی اوپر اپنے سوار
کہیں پھیرتا تھا وہ کاواعیان — سبب اسکا پوچھے تو لوگ امیان
کہا کچھہ سبب میں نہیں جانتا — یہ دیکھا ہوں شہ کو یہہ کرتا ہوا
سو میں بھی بہ تبعیت شاہدین — کیا ہوں یہہ سنّت ادا بالیقین
وضو ایکدن وہ کیا باکمال — تھی اسجائے اوپر لگی یک نہال
لگا اسکے اطراف پھرنے شتاب — لگا ڈالنے بیخ مین اسکے آب (ڈالا)
کہا میں نے دیکھا ہوں خیر الورا — کیا یوہیں بس میں بھی ویسا کیا

قول شیخ تستری

کہا شیخ وین تستری تو نہ بھول — ہمارے جو مذہب کے ہیں سہ اصول
یہی تین چیزیں ہیں ای باصفا — اول اقتدائے رسول خدا
سب اخلاق میں اور افعال مین — کرے پیروی اسکی سب حال مین
بھی ہے دوسری چیز اکل حلال — ہوں شبہات سے مجتنب کل حال
یہی چیز ہے تیسری بے خلل — باخلاص نیت کرے ہر عمل

روایت

کہا اسطرح وہ امام ہمام — جو تھا احمد حنبل نیک نام
کہ میں یک جماعت کے ہمراہ تھا — گذر سب کا یک نہر اوپر ہوا
برہنہ ہو اُترے وے پانی مین جب — نہیں میں برہنہ ہوا لیکن تب

مجھے یاد آئی ہی تب یہہ خبر
کہ فرمایا تھا شہ بحر و بر

کہ ایمان جو لایا ہی بر کردگار
بہی لایا ہی ایمان بروز شمار

نجاوے برہنہ بحمام او
مگر اپنی لنگی سے ای نیک خو

مجھے یاد آئی ہی یہہ خبر جب
بجا میں نے لایا عمل اُسپہ تب

برہنہ نہ ہرگز کیا اپنے تئین
وہ پانی مین لنگی سے اُترا ہون مین

اُسی شب کو دیکھا ہون مین در منام
کہ کہتا ہی کوئی میرا لیکے نام

ای احمد بشارت تجھے ہووے اب
کہ بخشا تجھے لطف سے اپنے رب

سبب سے و حُسنِ عمل کے بجا
کہ سنت اپر تو عمل جو کیا ہو

بہی عالم کا تجھ کو بنایا امام
کرین اقتدا تا کہ تیرا تمام

مین پوچھا کہ تو کون ہی ای خلیل
وہ بولا کہ مین ہون یقین جبرئیل

روایت

جو عطار ہی عطر عرفان کا
لکھا تذکرے مین یہہ ای باصفا

اُویس قرن افضل التابعین
حبیبِ حبیبِ خدا بالیقین

سنا جبکہ یہہ خبر وحشت اثر
ابھی جس سے ہو پارہ پارہ جگر

کہ جنگ احد میں بسنگِ جفا
ز دستِ شقی کافرِ بیوفا

مبارک ہوا دانت شہ کا شہید
کیئے کافرونے جفائے شدید

یہہ سنتے ہی ہو مضطر و بیقرار
اویس قرن ہو گیا زار زار

کہا شرط انست ہی بکم و بیش
موافق محب ہو بہ محبوب خویش

لگا توڑنے دانت اپنے وہیں
وہ توڑا ہی یک دانت جب ای امین

گمان اسکین آہ ایسا ہوا | کہ توڑتا ہو دانت یہہ شاہ کا
تو پھر دوسرا دانت توڑا تبھی | ہوا پھر گمان آہ اُسکو وہی
وہ تیسرا بھی توڑا وہ حسن الکلام | وہ ایسا ہی توڑا ہی دانتان تمام

روایت

ابوبکر صدیق ایسا کہا ہو | کیا ہو وے جو کام کو مصطفا
بجایئں اُسے لائون نا چھوڑدون | مین ڈرتا ہوں چھوڑوں تو رہ گم کرون

حکایت

کہیں عمر فاروق فرخ صفات | سُنا ہی کسی سے یہہ بے اصل بات
کہ رنگتے ہین کپڑے یہہ جس رنگ سے | پیشاب ایکین ہی بو ڈیو کا ترے
یہہ سن خبر جا ہی وہ بے ہراس | کرے منع لوکون سے ویسا لباس
کہا کوئی حضور نبیؐ الورا | یہہ کپڑون کو پہنے ہین لوگان بجا
یہہ سُنتے ہی بے شبہ وہ سرفراز | اُسے منع کرنے سے آیا ہی باز

حکایت

امام الائمہ جو سجاد ہی | ملقب جو با زین عباد ہی
یہہ دیکھا ہی جب وہ گرامی گہر | کہ مکھی نجاست اُپر بیٹھکر
بھی ہی بیٹھتی اپنے کپڑوں پو آ | تو فرزند کو حکم اپنے کیا ہو
کہ تیار وہ اپنے خاطر کرے | لباس ایک بیت الخلا کے لیئے
کیا عرض فرزند تب ای امام | لباس ایک ہی تھا نبیؐ کو مدام
وہ بیت الخلا کے لیئے خاص کر | نرکھتا تھا کوئی لباس دگر

یہہ سنتے ہی اس قصد سے لاکلام
تبھی باز آیا وہ عالی مقام

لکھا شیخ اکبر فتوحات مین
حقایق کے وہ گنج برکات مین

کہ صدیق دین قدوۂ اتقیا
جو تھا احمد حنبل باصفا

کبھو اپنی رحلت تلک باوقار
نہ تربز تناول کیا زینہار

کہا وجہ یون اُس کا وہ نامور
کہ مجھکو نہ پہنچی ہے کوئی خبر

کہ کسطرح کھایا اُسے شاہ دین
نہ کھاتا ہُوں مین اس لئے ہی یقین

یواقیت میں اپنے ای محترم
کیا شیخ شعران ہے ایسا رقم

کہ فتنے کے ایام مین یہہ امام
چھپا تین دن ہی تلک لاکلام

بروز چہارم وہ آیا ہے بھار
کیئے عرض مردم کہ ای نامدار

ابھی لوگ ڈہونڈتے ہین تیرے تئین
تو باہر نکلنا مناسب نہین

جواب انکو ایسا دیا وہ امام
کہ ختم رسل بادشاہ انام

رہا غار مین ثور کے جو کہ جا
نہین تین دن سے زیادہ رہا

سو میں تین دنسے چھپون کیون زیاد
اگرچہ ڈہونڈین مجھکو اہل عناد

وہ فتنے کا قصہ ہے طول و طویل
لکھا چار گلشن مین مین ای خلیل

غرض پیشوان دین متین
تھے سنت کے یون پیروان بالیقین

تھی ہے کثرت ذکر شاہ جہان
محبت کی اُسکے علامت عیان

خبر ہے کسی سے رکھے کوئی وداد
بہت اسکو کرتا رہیگا وہ یاد

بھی آئی ہے دوسری خبر ای میان
کہ مذکور ہو صالحین کا جہان

وہان حق کی ہوتی ہے رحمت نزول
تو کیا پوچھئے ذکر پاک رسول

تھے جس ذکر مین انبیا مرسلان — یہہ ذکر شریف انکو تھا حرز جان

ہمین ذکر مین اسکے بس ہر گھڑی — سعادت بڑی ہی سعادت بڑی

رکھے ذکر اُسکا عبادت کی شان — وسیلہ ہی وہ حق کی قربت کا جان

بعلم حدیث و بعلم سیر — رہیگا جو مشغول شام و سحر

یقین یہہ سعادت ہی حاصل اُسے — یہہ عز و شرافت ہی حاصل اُسے

جو رکھتے ہین اس علم سے اختصاص — وہ سرور سے ریک انکو نسبت ہی خاص

کہ اورون کو تین ویسی نسبت نہین — یہہ دولت یہہ عزت یہہ حرمت ہین

جو ہین خادم این علوم شریف — جو ہین حامل این فنون لطیف

بہ آئینۂ این علوم عظام — چہ روز و چہ شب اور چہ صبح و چہ شام

یقین صورت حال خیر البشر — سدا دیکھتے ہین وہ عالی نظر

جمال شریف ہووے ملحوظ جب — دل و جان سے ہوتے ہین محظوظ تب

زبان سے جب اُسکا وہ لیتے ہین نام — تو پاتے ہین باطن مین حظ تمام

یہہ اسم معظم جو لاوین بلب — مسمّی کی عظمت سے دیکھین تب

ہمیشہ وہ حضار درگاہ ہین — اُسی عشق مین گاہ و بیگاہ ہین

بحضرات اصحاب خیر الوریٰ — شباہت ہی حاصل انھونکا بجا

مگر انکو ہی صحبت معنوی — اُنھین صحبت ظاہری تھی قوی

نشان یہہ بھی اُلفت کا ہی جان لین — کہ مذکور اُسکا کرین یا سُنین

نہایت ادب سے کرین تب خضوع — کرے انکسار و نیاز و خشوع

صحابہ پیمبر کے بعد وفات — تھے جب کرتے ذکر شہ کائنات

تو روتے تھے رقت سے بے اختیار
کبھی ہوتے تھے خاشع بصد انکسار

کھڑے رہتے تھے بال انکے تمن
بہ تعظیم و اجلال سر و علن

کبھی ایسا ہی تھے تابعین کرام
کبھی اتباع سب انکے عالی مقام

کہا بو ابراہیم ای باخبر
کہ واجب ہے ہر یک مسلمان پر

کہ سالار دین کا ہو مذکور جب
خضوع و خشوع وہ کرے جلد تب

نہ ہرگز ہلے نا حرکت کرے
بہت جان و دل سے مؤدب رہے

وہ رہتا اگر در حضور رسول
تو کسطرح رہتا ہے وون نہ بھول

سکھایا ہے ہم کو ادب جو خدا
بجا لاوے حسن ادب وہ ادا

کبھی ایوب کے پاس ای باوقار
جب آتا تھا ذکر شہ نامدار

تو وہ اس قدر آہ روتا تھا تب
کہ کرتے تھے رحم اسپو حضار سب

تھا جعفر جو ابن محمد پچھان
بہت خوش مزاج و ظریف ای میان

وہ سنتا تھا اس شاہ کا ذکر جب
تو رنگ اسکا ہوتا تھا زرد تب

جو تھا عبد رحمٰن براق شناس
جب آتا تھا ذکر نبی اسکے پاس

بدلتا تھا رنگ اسکا ای محترم
کبھی ہوتی تھی ہیبت سے پشت اسکی خم

کیئے اس سے حضار یک دن سوال
کہ ہوتا ہے کیون اسطرح تیرا حال

کہا مین جو دیکھا ہون تم دیکھتے
سبب اسکا نا پوچھتے یون مجھے

کہ تھا جو محمد بن المنکدر
تھا قرا کا سردار وہ نامور

مین دیکھا ہون اس باصفا کو مین
کبھی صحبت مین اسکے رہا ہون قرین

حدیث اس سے جا پوچھتے جبکہ ہم
تو روتا تھا ایسا بدرد و الم

کہ دیکھہ اسکو ہوتے تھے ہم بھی حزین
بھی رحم اسپر کرتے تھے سب حاضرین

وہ سنتا تھا جب ذکرِ خیر البشر
تو رنگ اسکا آتا تھا ایسا نظر

کہ خون اسکا کھینچے گیا ہی تن
زبان خشک ہوتی تھی در دہن

بھی حال اسکا تھا اے باوفا
بلاشبہ از ہیبتِ مصطفیٰ

بھی عامر جو تھا ابن ابن زبیر
ہمیشہ کا سنتا تھا جب ذکر خیر

وہ روتا تھا اسطرح کر اضطراب
کہ باقی نرہتا تھا انکھونمین آب

تھے ایسے ہی اکثر خیارِ سلف
خیار سلف اور کبار خلف

از انجملہ کثرت شوق و شدت اشتیاق دولت لقای آن سید انفس و آفاق از علامات محبت آن محبوب بارگاہ خلاق جل شانہ است

بھی شوق لقائے رسولِ کریم
نشانِ محبت ہی اسکی صمیم

صحابہ بہت اسکے مشتاق تھے
برے جان فدا اسکے عشاق تھے

روایت ہی وز وقتِ موتِ بلال
لگی رونے زن اسکی ہو پر ملال

بلال معظم کہا شاد شاد
خوشا وقت ہی یہہ بحسب مراد

یہہ دنیا سے کوئی دم مین ہوون جدا
بھی پاؤن لقائے حبیب خدا

مین دیکھونگا فردا ہی کا جمال
صحابہ کو دیکھونگا بے قیل و قال

روایت

بھی تھا جو بنو خالد نامور
وہ سونے کو جاتا تھا جب فرش پر

تو کرتا تھا اسدم پیمبر کو یاد
بھی اصحاب و احباب اطہر کو یاد

بھی ہو شدت شوق سے زار زار
وہ کہتا تھا ای میرے پروردگار

مرے روح کو تن سے آپ قبض کر — نبی سے ملا اب تیرے جلد تر
یہی بول روتا تھا وہ زار زار — نہین اسمین رہتا تھا صبر و قرار
یہان تک کہ غلبہ کرے اسکو خواب — یہی اسکو رہتا تھا بس اضطراب
روایت ہے در روز جنگ اُحد — ہوا حادثہ مومنون پر اشد
کبار صحابہ ہوئے ہین شہید — یہی زخمی ہوا ہے رسولِ وحید
یہی شیطان ملعون کیا ہے ندا — کہ پایا شہادت رسولِ خدا
اگرچیکہ یہہ بات سچی نتھی — ولے خلق پہ یک قیامت ہوئی
مدینے مین پہنچی ہے جب یہہ خبر — مچا شور محشر کا ہر گھر بگھر
بڑا آہ لوگون مین یک قلق ہوا — بشہر مدینہ تزلزل ہوا
جو تھے بی بیان آہ انصار کے — محلات سے اصحاب اخیار کے
یہی اطفال کم عمر اور لڑکیان — لگے کرنے سب آہ شور و فغان
اُحد کے طرف دوڑتے تھے سب آہ — یہی کہتے تھے سب غم سے وا حمزاہ
تھی یک بی بی اُنمین بہت ہی ملول — دل و جان سے فانی بحبِ رسول
عجب اُس الم سے وہ پُرجوش تھی — یہہ ماتم سے مغموم و مدہوش تھی
برادر پسر پدر و شوہر ای یار — تھے مارے گئے اسکے در کارزار
پڑے تھے یہہ چارون کے لاشین وہان — یہہ نعشون کو وہ دیکھتی تھی عیان
ولیکن نہ پہچانتی تھی یہ انکتین — بدرد نبی یون تھی اندوہ گین
یہی پوچھتی تھی کہ سرور کہان — کہیتو ہمارا پیمبر کہان
اُسے لوگ کہتے تھے جب پیش آ — کے چارون شہیدون کے نعشین دیکھا

یہہ تیرا برادر یہہ تیرا پسر — یہہ شوہر ہے تیرا یہہ تیرا پدر
کسی پر کرتی تھی وہ التفات — یہی پوچھتی تھی وہ بس غم کے سات
کہ بولو کہاں ہے حبیب خدا — کہاں شاہ عالم رسول خدا
یہی پوچھتی دوڑتی ہر طرف — جو ناگاہ آئی پیمبر طرف
بھی آئی نبی کی سواری کے پاس — سو دوڑی ہے خیمہ وہو وہ حق شناس
پکڑ جامۂ پاک خیر الورا — کہی عرض ای سرور دوسرا
ہے لایا خدا جب سلامت تجھے — کسیکی نہین فکر رحلت مجھے
دکھے دیر گاہ بس تو تئین خدا — ہوں مانباپ میرے ترے پر فدا

روایت

بھی آ ایک زن عائشہ کے حضور — کہی عرض از اشتیاق و فور
کہ دکھلا مجھے قبر شاہ عرب — مزار مبارک وہ دکھلائی تب
بچھاتی ہی وہ تربت محترم — یہان تک کئی رقت و درد و غم
کہ اُس کے علم کا وہین مرغ جان — کیا آہ پرواز قالب سے جان
خدا اُس سے راضی رہے تا ابد — کرے اُسپو رحمت بلا حد و عد

روایت

روایت ہے زید ابن اسلم سے جان — کہ فاروق اعظم عدالت نشان
حراست لئے خلق کے ایک رات — مدینے مین نکلا تھا اُس نیکذات
گذر ایک گھر پر ہوا اُسکا جب — وہ دیکھا چراغ اُسمین روشن تھا تب
بڈھی چرخہ یک کاتتی تھی ہی نار — بھی کہتی تھی یہہ شعر کو بار بار

علی محمد صلوٰۃ الابرار ۔ صلی علیہ الطیبون الاخیار
قد کنت قواما بکاء بالاسحار ۔ یا لیت شعری و المنایا اطوار

هل تجمعنی و حبیبی الدار

عرض یادگر شاہ کو دلفگار ۔ وہ کرتی تھی شوق لقا آشکار
عمر جاکے بیٹھا یہہ سنکے پاس ۔ بھی اُس پیر زن سے کیا التماس
کہ اس شعر دلکش کو تین پھر دوہرا ۔ مین مشتاق ہون اسکا پھر اب سنا
بہ آواز غمگین پڑھی وہ بدھی ۔ عمر سنکے بہت آہ رو رہا تبھی

روایت

بھی زید ابن عبد اللہ ای باصفا ۔ صحابی تھا انصار مین جو بڑا
سو وہ باغ مین اپنے کرتا تھا کام ۔ پسر اسکا جاکر کہا ای ہمام
کہ سالار عالم کیا ہی وفات ۔ وہ رونے لگا سنکے یہہ رقت کے سات
کیا پس دعا عجز سے ای خدا ۔ اسی دم تو میری بصارت لجا
کہ بعد از یقین تیرے محبوب کے ۔ کسیکو نہ دیکھون مین اس چشم سے
تبھی عرض اسکی اجابت ہوئی ۔ تبھی آہ اسکی بصارت گئی
کئے یونہی بعضے صحابہ دعا ۔ کیا مستجاب اسکو رب العلا
روایات ایسے بہت آئے مین ۔ مطول کتابون مین تو ولائے مین

حفظ اجلال و تعظیم و مراعات توقیر و تکریم بہ علو شان رسول کریم علیہ الصلوات والتسلیم کہ از صحابہ کرام بوضوح می پیوست و این معنی از عمدہ علامات محبت آن حضرت ست

صحابہ رسول خدا کے تمام
بجا اسکا لاتے تھے جو احترام

ادا ہووے کسطرح اسکا بیان
ہی عاجز یہان خامۂ دو زبان

روایت کیا ہی عمر ابن عاص
جسے علم و تقوی مین ہی اختصاص

حدیث طویل اسکی مشہور ہی
صفات نبی اسمین مذکور ہی

وہ کہتا ہی سرور سے محبوبتر
مکرم معظم جلیل القدر

نتھا کوئی ہم پاس ستہ و چہار
نتھا کوئی ایسا کثیر الوقار

نہ اٹھتا یہہ طاقت کبھو ہوئی مجھے
کہ پر چشم سیری سے دیکھون اسے

اگر کوئی مجھہ سے کرے یہہ سوال
کہ اسکا کرون ذکر وصف جمال

تو زنہار یہہ مجھکو قدرت نہین
مجھے وصف کی اسکی جرأت نہین

روایت

انس اس خبر کی روایت کیا
کہ خیر الوریٰ اس سید الانبیاء

صحابہ پہ ہوتا تھا جب جلوہ گر
نہ سکتا تھا کوئی اسپہ کرنے نظر

کمال ادب سے صغیر و کبیر
نظر نیچے کرتے تھے میر و فقیر

پہ بوبکر و فاروق عالی مقام
نظر اسپہ کرتے تھے با احترام

وہ سالار عالم بھی ای باخبر
شفقت سے کرتا تھا انپر نظر

تبسم بھی کرتا تھا شہ انکو دیکھ
یہہ ہر دو تبسم بھی کرتے تھے نیک

نہایت محبت کا تھا یہہ سبب
جو رکھتا تھا انسے وہ محبوب رب

روایت

اسامہ سے مروی ہی ای باصفا
کہ مین آیا در خدمت مصطفی

سو دیکھا صحابہ جو حاضر تھے تب ‌ ‌ ‌ وے اِسطرح بیٹھے تھے سب باادب
کہ گویا اُنھون کے سرون کے اُپر ‌ ‌ ‌ پرندے ہین بیٹھے ہوٗلے سے آکر
وے اپنے سرونکو ہلاتے نہین ‌ ‌ ‌ حرکت مین کوئی عضو لاتے نہین
بھی دوسری حدیث آئی ای نیک نام ‌ ‌ ‌ کہ کرتا تھا جب شاہِ والا کلام
جھکا سر کو سنتے ہی خاموش ہوا ‌ ‌ ‌ سراپا بلاشبہ سب گوش ہو
سراسر ادب سے تھے اِسطرح پُر ‌ ‌ ‌ سرون پر ہین گویا اُنھون کے طیور

روایت

بھی عروہ جو مسعود کا تھا پسر ‌ ‌ ‌ بصلح حدیبیہ ای باخبر
قریشون کے جانب سے ہوکر وکیل ‌ ‌ ‌ جو آیا تھا نزدِ رسولِ جلیل
وہ آداب اصحاب کا دیکھ رنگ ‌ ‌ ‌ ہُوا نقش دیوار حیران و دنگ
وضو جبکہ کرتا ہی شاہِ انام ‌ ‌ ‌ وے گرتے ہین آبِ وضو پر تمام
ہی نزدیک یہہ بات بیقیل و قال ‌ ‌ ‌ کہ ہووے یقین اُن مین جنگ و جدال
بھی جب تھوکے یا ناک چھنکے نبی ‌ ‌ ‌ تو نزدیک یہہ دوڑتے ہین سبھی
عقیدت سے لے ہاتھ مین اپنے سب ‌ ‌ ‌ بروی و بتن اپنے ملتے ہین سب
بھی موے مبارک گرے اُس سے گر ‌ ‌ ‌ تو وے ایک پر ایک تقدیم کر
اُٹھا کر حفاظت سے رکھتے ہین وہ ‌ ‌ ‌ تبرک اُسے بس سمجھتے ہین وہ
بھی جب حکم کرتا ہی شاہِ ہدا ‌ ‌ ‌ شتابی سے لاتے ہین اُسکو بجا
کلام اُنسے کرتا ہی وہ شاہ جب ‌ ‌ ‌ تو کرتے ہین وے پست آواز سب
بھی طاقت نہ رکھتے ہین وے یک قلم ‌ ‌ ‌ کہ دیکھیں طرف اُسکے سب کوئی دم

نظر کرکے عروہ یہہ حسن ادب ‏/ یہہ حسن ادب یہہ عقیدت کا ڈھب

گیا جبکہ نزد قریش ای میان ‏/ لگا کرنے اس طرح انسے بیان

کہ دیکھا ہون کسری و قیصر کو مین ‏/ نجاشی کو اور دوسرے شاہون کتین

قسم ہے خدا کی کسی شاہ پاس ‏/ نہ دیکھا ہون ایسے ادب کا اساس

کہ جسطرح اصحاب خیر الوری ‏/ ادب دل سے لاتے ہین اسکا بجا

روایت

انس یون روایت کیا ای زکی ‏/ کہ لیتا تھا جس دم حجامت نبی

تو نیچے کبھو اسکے موئے ہمام ‏/ نہ دیتے تھے گرنے کو صحب کرام

بھی لیتے تھے ہاتون مین وہ دوڑکر ‏/ حفاظت سے رکھتے تھے شام و سحر

روایت

بصلح حدیبیہ مکے کو جب پرتو ‏/ جو بھیجا تھا عثمان کو شاہ عرب

کہ پہنچاوے تا مکیون کو پیام ‏/ ہم آئے ہین عمرے کے خاطر تمام

مزاحم ہمارے نہو چھوڑ دو ‏/ یہہ کفر و عداوت سے منہہ موڑ دو

کہا جاکے عثمان جب انسے یہہ بات ‏/ نہ راضی ہوئے مکیان بدصفات

بھی عثمان سے اسطرح بولے ہین صاف ‏/ تو چاہے تو کعبے کا کرلے طواف

کہا ہے تب عثمان بہ اہل خلاف ‏/ کہ سرور نہ جب تک کریگا طواف

نہ زنہار مین اسمین سبقت کرون ‏/ کبھو ایسی ہرگز نہ جرأت کرون

تعالی اللہ یہہ کیا ہے حسن ادب ‏/ نہ کیون یہہ ادب ہووے مقبول رب

بلاشبہہ یونہی سزاوار ہے ‏/ یہہ آداب سالار ابرار ہے

بہر طاعت و ہر عمل بالیقین ۔ مقدم ہی آداب ان تا و دین
اگر کوئی ادب اسکا جاویگا بھول ۔ عبادت بھی اسکی نہوگی قبول
قبول عبادت کو سِرّ و عیان ۔ تا ادب پیمبر کا لازم ہی جان
نبیؐ کا ادب عینِ ایمان ہی ۔ بھی وہ موجب قرب رحمان ہی
الٰہی رکھہ اُس سے مودب ہمین ۔ کر اسکی چلن سے مہذب ہمین
بھی پہنچتے تھے اصحاب یہہ کل حال ۔ مسافر کرے شاہ سے آ سوال
نبی اللہ جب اسکا دیوے جواب ۔ ہون آپ اس فوائد سے تا کامیاب
نہ بالذات رکھتے تھے خود یہہ مجال ۔ کرین تا سوال اُس سے جیتین و قال

روایت

مغیرہ روایت کیا اے میان ۔ صحابہ جب آتے تھے شہ کے مکان
وے ناخن سے ہی اپنے آہستہ تر ۔ یقین ٹھوکتے تھے وہ سرور کا در
مبادا کہین سخت آواز ہو ۔ کہین آپ نا وحشت انداز ہو
کہا ابن عازب مین از چند سال ۔ پیمبر سے چہتا تھا کرنے سوال
کئے سال طاقت نہوئی زینہار ۔ تھا حالانکہ خوش خلق شاہ خیار
مہرن بہت اپنے اصحاب پہ ۔ خصوصاً مساکین پر بیشتر
روایات ایسے بہت آئے ہین ۔ بخوف طوالت نہ لایا ہون مین
یہہ فاسد زمانے کے جہال چند ۔ ہو خود طور و خود رای اور خود پسند
لباس ادب سے نہ آراستہ ۔ نہ اخلاق حسنہ سے پیراستہ
نہ علما سے سیکھے ہین علم و ادب ۔ نہ عقلا سے کچھ عقل و دانش کا ڈھب

نہ حسنِ قعود و نہ حسنِ قیام ۔ نہ حسنِ مشی اور نہ حسنِ کلام
نہ مسجد نہ محفل مین علم و وقار ۔ نہ طاعت عبادت مین چین و قرار
علاوہ سند اپنے افعال کی ۔ وے لاتے ہین اصحاب کی چال کی
کہ مجلس مین سرورکے صحبِ کرام ۔ تھے ایسے ہی بس بے تکلف تمام
تھے اصحاب سب ہان تکلف سے دور ۔ ولیکن تھے حُسنِ تادّب سے پُور
تکلف تعوّق تعلّق کی بو ۔ نتھی اُنمین ہرگز تصنّع کی خو
پہ اخلاق و اطوار انکے کہان ۔ وے آداب و کردار انکے کہان
کہان خود پسندو کی یہہ زشت چال ۔ کہان وے صحابہ کے نیکو خصال
خصالِ صحابہ سے چاہین خبر ۔ تو لازم ہے دیکھین حدیث و سیر
سیر مصطفیٰ کا بھی اصحاب کا ۔ بیان انکے اخلاق و آداب کا
وے کیون باادب تھے بہ خیر البشر ۔ بھی کس طرح رہتے تھے بانکید گر
اگر یہہ بیان مین لکھون بالصواب ۔ تو درکار ہے مستقل یک کتاب
تصانیفِ غزالیِ نامور ۔ جو ہین علم اخلاق مین مشتہر
سو اُنسے بھی ظاہر ہے کچھہ یہہ بیان ۔ تو پڑھہ انکو البتہ از شوق جان
غرض وہ جو حسن ادب شاہ کا ۔ صحابہ جو لاتے تھے اُسکے بجا
تو تھوڑا اسنا اور سن یہہ بیان ۔ روایت حدیثون کی شہکے عیان
ائمہ بھی اصحاب اور تابعین ۔ جو کرتے تھے ہو کس ادب سے قرین

روایت

عمر ابن میمون کہا حق شناس ۔ کہ میں ایک سال ابن مسعود پاس

رکھا آمد و رفت لیل و نہار
نہ اُس سے سنا مین کبھو زینہار

کہ گاہے کہا ہووے قال النبی
نہین اسطرح وہ کہا ہے کبھی

حدیث ایکدن وہ کیا با ادب
سو قال النبی اسکو گذرا لبب

ہوا رنگ متغیر اُسکا وہین
پسینہ ٹپکنے لگا از جبین

ہوئے اشک آنکھون سے اُسکے روان
بھی پھولے ہین گردن کے اُسکے رگان

روایت

ابی حازم یک روز ای باصفا
تھا پڑھتا حدیث رسول خدا

ہوا مالک ابن انس کا گذر
کہین اسکی بزم مقدس اوپر

نہ پایا جگہہ بیٹھنے کو وہان
سو ناچار آگے ہوا ہی روان

بھی بولا کہ مکروہ سمجھا ہون مین
کھڑے رہ سنو قول بتر و کین

روایت

بھی مالک کہا ایک شخص اگر
ہے ابن المسیب سے پوچھا خبر

وہ لیٹا تھا پہلو اپر اپنے تب
تھا جلد بیٹھا وہین با ادب

کہا پس حدیث شفیع الامم
کیا عرض وہ شخص ای محترم

کہ سایل ہو مین رنج مجھکو دیا
تو کیسا تھا ویسا ہی لیٹا ہوا

وہ بولا ادب یہہ نہین ہے کبھی
کہ لیٹا ہوا بولون قول نبی

روایت

امام مدینہ رفیع المقام
جو تھا مالک ابن انس نیک نام

جب آتے تھے لوگ اُسکے پاس ای سعید
کہ تا اُسکی خدمت سے ہون مستفید

تو آتی تھی باہر کنیز اسکی تب
بھی یون پوچھتی تھی وہ لوگون سے سب

کہ پوچھا ہے اسطرح تم سے امام
تم آئے ہو کس واسطے ای انام

مسائل سے اب تم نے سایل ہین کیا
و یا از حدیث رسول خدا

اگر بولتے سایلین اس کتین
مسایل کے ہم پوچھنے آئے ہین

وہ تشریف لاتا تھا باہر شتاب
مسایل کے دیتا تھا انکے جواب

وے کہتے اگر ہم نے حاضر ہوئے
حدیث نبیؐ پوچھنے کے لئے

تو مالک یہہ سن غسل کرتا وہین
بھی خوشبو لگاتا بدن کتئین

بھی وہ پہرتا تھا لباس نفیس
لطیف و شریف و جدید ای انیس

ردا اور رنگ سبز ہو یا سیاہ
عمامہ بھی رنگ باندھہ با عز و جاہ

چادر
وہ باہر ہو رونق فزا باوقر
بھی تشریف رکھتا تھا ایک تخت پر

مبارک وہ محفل مین کرتا بخور
بھی کرتا خضوع و خشوع و فور

وہ پڑھتا تھا بعد از حدیث شریف
بفصح و بلاغت بطرز لطیف

نہ ایسا کبھو بیٹھنا زینہار
مگر جب حدیثین پڑھے باوقار

روایت

بھی ابن المبارک روایت کیا
مین یک روز مالک کے خدمتین تھا

سناتا تھا ہمکو حدیث رسول
تھے سب اسکو سنتے بسمع قبول

ہمین بچھو آ اسکے جبے بچھار
لگا مارنے ڈانک اسنے بار بار

وہ با این نکرتا تھا قطع بیان
بیان حدیث شہ مرسلان

ہوا جبکہ فارغ وہ نیکو سیر
ہوئے اہل مجلس بھی سب منتشر

کیا عرض مین ای امام مُصیب	مین دیکھا یہہ حالت تری لیے عجیب
کہا ان کہ یک بچھو جُبّے مین آ	مجھے باربار آہ ایذا دیا
کیا صبر مین رنج اسکا قبول	بتعظیم و اجلال خبر رسول
نکال اپنا جبہ وہ جھٹکا ہی جب	زمین پر گرا جلد بچھو وہ تب
تن پاک پر اُس معظم کے آہ	وہ مارا تھا تب ڈنک سولا جگہہ
بتعظیم خبر رسول امین	بدن اپنا مالک ہلایا نہن
شجاعت یہی ہی سعادت یہی	کرامت یہی ہی کرامت یہی

روایت

کہا ابن مہدی کہ سوے عقیق	گیا مین سو مالک کا یکدن رفیق
عقیق ایک وادی کا ہی نام جان	مدینے کے باہر ہی وہ ای میان
کہ وادی مقدس اسے مصطفیٰ	کہا از لب پاک ای باصفا
سو مالک سے مین یک حدیث شریف	وہ وادی مین پوچھیا سون جب ای عفیف
مجھے منع فرما کہیا یون وہ تب	کہ تیری بزرگی سے ہی بس عجب
کہ تو از حدیث شہ باکمال	کرے راستے مین جو لیسے سوال
بھی قاضی جریر ابن عبد الحمید	حدیث اس سے پوچھائی یک ای رشید
طرفہ اتقا امام گرامی نسب	کیا حکم اسکو کرو قید اب
کہے لوگ قاضی ہی یہہ شہر کا	کہا اکتبن وہ امام ہدا
کہ قاضی ہی بیشک بہت سازوار	کہ اسکو سکھاوین ادب باوقار

روایت

ہشام ابن عمار بھی ای امام
کیا ہی وہین حکم مالک تبھی
مطابق وہین اُسکے ارشاد کے
بتھا بعد اس پر شفقت کیا
ہشام اسطرح بولتا ہی پچھان
کہ گر کاشکے وہ امام رشاد
حدیثین زیادہ بھی وہ مقتدا

حدیث اُس سے پوچھا بحال قیام
کہ مارین لُسے بیس کوڑے ابھی
تبھی قچیان بیس مارے اُسے
یقین بیس حدیثین روایت کیا
کہ مین دوست رکھتا ہون یہہ بیگمان
مجھے مارنا آہ کوڑے زیاد
روایت مرے سات کرتا بجا

روایت

بھی عبد اللہ بن صالح مامور
کہ تھے مالک ولیث اہل صفا
بھی یہہ بات عالم مین ہی مشتہر
صحیح اپنی لکھتا تھا جب ای امین
تحریر ہر خبر وہ پاک باز
مگر بعض علما دئیے ہین خبر
مقام براہیم مین ہی نماز
کرے اسپہ رحمت خدا ئے قدیر
اگر چاہیے تو اسکا احوال نیک

ملا شبہ دیتا ہی ایسی خبر
نہ لکھتے حدیثین طہارت سوا
امام بخاری رفیع القدر
کہ یعنے صحیح بخاری یقین
تھا کر غسل پڑھتا دوگانہ نماز
کہ وہ غسل تب اب زمزم سے کر
تھا کرتا ادا با خضوع و نیاز
لکھون کیون مناقب مین اُسکے شہیر
مین لایا ہون تو چاہا گلشن مین دیک

غایت اہتمام در محبت و موانست حضرات اہلبیت کرام و سادات عظام از جملہ محبت

حضرت سید انام است علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام

بھی از جملہ حب سالار دین | محبت ہے حضرت کی اصلی یقین
بھی از جملہ احترام رسول | ہے توقیر آل کرام رسول
ہے حب نبی کا بڑا یہہ نشان | محبت رکھے انسے سرو عیان
تمام اسکے ازواج و اولاد سے | بھی سب اسکے احفاد امجاد سے
یہہ سب اہل بیت پیمبر ہیں جان | معزز مکرم مطہر ہیں جان
طہارت یہہ پاکوں کی قرآن سے | ہے ثابت نصوص او ربرہان سے
چنانچہ یہہ آیت ہیں رب العلا | طہارت بڑی انکی ظاہر کیا

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

ہیں تینہ قسم کے اہلبیت نبیؐ | یہہ اطلاق آوے ہر قسم بھی
ہیں یک اہلبیت نسب ای میاں | وے آل علی آل جعفر ہیں جان
بھی آل عقیل آل عباس ہیں | یہہ سب ہم نسب ہاشمی ناس ہیں
بھی ہے اہلبیت سکونت دگر | وے ازواج اطہار ہیں ای پسر
سوم اہلبیت ولادت ہے جان | یہہ دونوں سے بھی باکرامت ہے جان
رسول خدا کے وے اولاد ہیں | وے اولاد و احفاد امجاد ہیں
علی فاطمہ اور حسین و حسن | سیادت ولادت کیے ذوالمنن
نہیں ہے علی گرچہ اولاد سے | وساطت سے خیر النسا کے وئے
ہے ملحق باولاد خیر الوریٰ | حبیب خدا سید دوسرا

یہہ آیت کی جبکہ شرف نزول ۔ تھا تب اُمِّ سلمہ کے گھر مین رسول
حسین و حسن فاطمہ اور علیؑ ۔ یہہ چارونکو بلوا شانِ جلی رہ
لیا گود مین اپنے حسنین کو ۔ شفقت سے وے نورِ عینین کو
لیا ہاتھہ مین ایک حیدر کا ہاتھہ ۔ بدستِ دگر اپنی دختر کا ہاتھہ
بھی دونو کا تن اپنے تن سے لگا ۔ لگا اسطرح حق سے کرنے دُعا
کہ ہیں یہہ مرے اہلبیت ای غفور ۔ کر اُنسے تو ہر ایک پلیدی کو دُور
بھی کر پاک انکو ای ربِّ کریم ۔ بفضل کثیر و بلطف عمیم
جب ازواج ہین اہلبیتِ نبیؐ ۔ یہہ آیت مین شامل ہیں بیشک سبھی
تعصّب سے کہتے ہین شیعہ لعین ۔ یہہ آیت مین ازواج داخل نہین
معاذ اللہ یہہ زعم باطل ہے جان ۔ مگر اُسکا قرآن سے جاہل ہے جان
یہہ مزعوم مردود ناکارہ ہے ۔ صریح سوق آیت کا انکار ہے
یہہ آیت کی تنزیل قرآن مین ۔ ہے ازواج کے ہی سمجھ شان مین
سیاق و سباق ندائے کلام ۔ ذرا غور سے دیکھہ ای نیکنام
کہ ازواج اطہار شاہِ خیار ۔ مخاطب یہہ آیت مین ہین آشکار
یہہ شیعہ کی کیسی جسارت یہان ۔ یہہ قرآن سے کیسی جہالت یہان
یہہ کیسی دلاور بخاطر فراغ ۔ کہ چوری کرین ہاتھہ مین لے چراغ
محقق وہ علّامۂ دہلوی رہ ۔ جو تھا عارفِ صوری و معنوی
ہے تفسیر مین جسکو شان جلیل ۔ محدّث محقق جو تھا بیعدیل
دلیل ہدا شاہِ عبدالعزیز ۔ مہِ اہتدا شاہِ عبدالعزیز

لکھا تحفۂ عشریہ مین صریح | کہ آئی ہے وہ جو حدیث صحیح ہو
کہ کنبل اوڑھا اپنی خیر البشر | علی فاطمہ اور حسنین پر ہو
اٹھا ہر دو اپنے کف التجا | بدرگاہ مولا کیا یہہ دعا ہو

اللھم ھؤلاء اہل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطہیرا

کئی ام سلمہ نے عرض جناب | کہ مجھ کو بھی شرکت سے کر کامیاب
کہا اُنکو ارشاد پیغامبر | کہ ای ام سلمہ تو ہی خیر پر
دلیل صریح ہے یہہ قول رسول | ہے ازواج کے حق مین اُسکا نزول
وے چارون کے حق مین بھی کرکے دعا | وہ سرور یہہ وحدے مین داخل کیا
وہ آیت کی تنزیل ای باخبر | وے چارونکے حق مین ہی ہوتی اگر
تو حاجت بعین وہ دعا کی نتھی | وہ تحصیل حاصل نکرتا نبی
اسیواسطے ام سلمہ کو ہان | دعا مین نہ داخل کیا ہے۔ یہان
محقق جتنے اہل سنت کے ہین | ائمہ ہمارے جو ملت کے ہین
یہی انکا ہے مذہب باصواب | کہ ہی گرچہ اس آیت اندر خطاب
وہ سرور کے ازواج اطہار پہ | محلات سالار ابرار پر
بہ عبرت ہی تعمیم الفاظ کو | خصوص سبب کو نہین جان تو
پس اس قاعدے سے یقین لا کلام | پیمبر کے سب اہلبیت کرام
یقین اس بشارت مین داخل ہین جان | یہہ تطہیر وے سبکو حاصل ہین جان
دعا چار کے حق مین شہ جو کیا ہو | خصوص سبب تھا سنو وہ بجا
بھی عباس و اولاد عباس ہے | ہوا یونہی ظاہر شہ ناس سے

العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب

یہی شاہِ عالم کا تھا مدعا — کہ سب اقربا کو بھی اپنے بچا
کرے داخل اہلبیت کرام — ہوون تا مصدر آن خطاب ہمام
چنانچہ کہے ایک شاہِ کریم — مصاحب کو اپنے بلطف عمیم
کہ کر اہل خانہ کو حاضر ترے — کہ ہم ایک خلعت انھیں دوینگے
اگر وہ مصاحب ہوا اہل ہم — تمام اپنے متوسلون کو بہم
وہین جمع کر عرض کرتا ہی تب — کہ یہ اہلِ خانہ مرے ہینگے سب
کہ تا خلعتِ خسروانہ یقین — ملے اپنے سب اقربا کتین

روایت

روایت کیا اس طرح بیہقی — صحیح ساعدی سے تو سن ای تقی
کیا حکم عباس کو مصطفیٰ — کہ کل اپنے گھر سے تو باہر بجا
بھی سب اپنے اولاد کو جمع رکھ — مین آئے تلک مجھکو حاجت ہی یک
وے تھے منتظر کرکے فرمان قبول — ضحی پر چلکہ تشریف لایا رسول
سلام علیکم کہا انکو سب — علیک السلام او کئے عرض تب
بھی رحمت خدا کی سدا صبح و شام — ہو برکات اسکے بھی تجھ پر مدام
کہا صبح تم سب کئے کیون بھلا — کہے خیریت سے ہی شکرِ خدا
کہا انکو سب آؤ تم مرے پاس — وے حاضر ہوئے نزد سالار ناس
ردائے مبارک اڑہا انکو سب — دعا یون کیا حق سے ای میرے رب
یہہ میرا چچا ہی مرے پدر سا — بھی ہین اہلبیت یہہ مرے سب بجا
تو یون نارِ دوزخ سے انکو بچا — مین جیسا اڑہایا ہون انکو ردا

تب اس گھر کے دیوار و در اشکبار　　یہہ سن بولے آمین آمین پکار
وہ علامۂ دہلوی کا کلام　　یہاں تک جو لکھا ہوا ہی تمام
غرض تسنے ہیں اہل بیت نبی　　محبت ہے لازم انھوں سے سبھی
انھوں کی محبت کی ترغیب مین　　بھی انکی عداوت کی ترہیب میں
حدیثیں بہت آئے ہیں جانئے　　دفاتر وہ لکھنے کئیں چاہئے
انھیں سے احادیث و آثار چند　　میں لایا ہوں عرضے میں ای ہوشمند
کتاب اسن بیان مین ریاض الجنان　　ہی آگاہ کی مستند ای میان
یہہ نسخہ ہی جب موجز و مختصر　　کروں اکتفا بس یہہ دو چار پر

روایت

علی ولی یوں روایت کیا　　کہ فرمایا ہی سید انبیا
برہنہ ہی اسلام جان ای علی　　ہی تقوی ہی اسکا لباس جلی
لباس اسکا فاخر ہدایت ہی جان　　بھی اسکو حیا زیب و زینت ہی جان
عماد اسکا ہی ورع ای باوفا　　بھی اصل اسکا ہی عمل صالح بجا
اساس اسکا ہنگی محبت مری　　محبت مری اور مرے آل کی

روایت

وہی شاہ مردان روایت کیا　　کہ ارشاد ختم رسالت کیا
کہ اولاد کو اپنے سکھلاؤ سب　　ادب تین خصلت کا ای باادب
محبت تمہاری پیمبر کی ایک　　دوم دوستی اسکی عترت کی نیک
بھی قرآن اکرم کا پڑھنا سوم　　پڑھو شوق سے روز و شب اسکو تم

کہ جو حاملان ہینگے قرآن کے　　رہینگے وے سائے میں رحمان کے

وہ دن میں کہ جز سایۂ کردگار　　کسیکو نہ سایہ ملے زینہار

یہہ ست خصلوں پر کرے جو ثبات　　رہے انبیاؑ اصفیا کے سنگات

روایت

روایت کیا اسطرح بو سعید　　کہ بولا رسول خدائے وحید

قسم اسکی ہیگی کہ یہہ جان مرا　　رہے دست قدرت میں اسکے بجا

کہ ہم اہلبیت ہین جو ای مومنین　　نہ دشمن رکھے کوئی ہم کو یقین

مگر روز محشر مین رب العلا　　اسے نار دوزخ دلوائیگا رو

روایت

بھی مروی علی سے ہے ای ہوشیار　　کہ فرمایا اسطرح شاہ خیار

تمہارے سے پل پر بروز شمار　　وہی ہوگا مومن بہت استوار

مرے اہلبیت اور اصحاب سے　　محبت زیادہ جو دل سے رکھے

روایت

بھی حسنین کے شان مین یون کہا　　کہ ای مالک خلق ارض و سما

یہہ دونو کتین دوست رکھتا ہون میرا　　یقین دوست اب تو بھی رکھہ انکتین

روایت

بھی فرمایا جو دوست انکو رکھا　　رکھا دوست مجھہ کو مقرر بجا

مجھے دوست جو کوئی رکھیگا یقین　　مقرر رکھا دوست حق کتین

عداوت رکھیگا جو دونو سے جو　　بہ تحقیق دشمن ہے میرا بھی او

کرونگا مرے ساتھ جو دشمنی — کیا دشمنی وہ بہ بنت غنی
کہا شان مین فاطمہ کے رسول — کہ ٹکڑا جگر کا ہی میرے بتول
غضب مین آسے لاویگی جو جو — مجھے بھی غضب ہیچ لاتی ہی او

روایت

کوئی عایشہ سے یہہ پوچھا خبر — کہ نزد نبی کون تھا دوست تر
کہی عایشہ نزد خیر الورا — یقین فاطمہ تھی اَحَبُّ النسا
کئے فاطمہ سے کوئی عرض آ — کہ تھا دوست تر کون اُس شاہ کا
کہی دوست تر عایشہ تھی بجا — کہے دوست تر کون مردوں سے تھا
تو فرمائی خاتون خلد برین — کہ تھا دوست تر پدر اُسکا یقین
وے دونو کا انصاف انصاف سے — تم آئینہ خاطر صاف سے
ذرا دیکھیو منصفو ہر گھڑی — فضیلت ہی دونو کی کیسی بڑی

روایت

ہی مروی یہہ ہر دو امام ہمام — تھے اشبہ بہت با رسول انام
سوا انکے بعضے بزرگان بھی ہان — شبیہ تھے لب لا ریب غران
چنانچہ بنی عم خیر البشر — تھا جعفر بھی عبد اللہ اُسکا پسر
قثم ابن عباس با احترام — بھی سفیان بن الحارث نیک نام
یہہ دونو بھی اُس شاہ کے ابن عم — تھے رکھتے شباہت بشاہ امم
بھی کابس جو ابن ربیعہ اتھا — کہ تھا بصرے والون سے وہ باصفا
شباہت بھی یکسا شاہ عالم کے ساتھ — بلاشبہ رکھتا تھا وہ پاک ذات

معاویہ کے در سے آیا وہ جب
اٹھا تخت سے اپنے وہ جلد تب

بہت عز و اکرام اُسکا کیا
بھی اُسکی جبین پر ہی بوسہ دیا

روایت

مواہب مین ایسا کیا ہے رقم
کہ یحییٰ بن القاسم محترم

محمد بن جعفر نیک نام
جو فرزند باقر ہے عالی مقام

ہے یحییٰ کا جد مجد بالیقین
لقب اسکا شبیہ تھا ای اہل دین

سو اسکی یقین پشت رہوار پر
کبوتر کے انڈے کے مقدار پر

مشابہ تھا مہر نبوت کے سات
ممثل تھا شاہ رسالت کے سات

جب آتا بہ حمام وہ فرد نیک
تو لوگ اسکی پشت مبارک کو دیکھ

پیمبر کو کہتے درود و سلام
بھی کرتے تھے اسپر بہت اژدہام

بھی یمن و برکت کے خاطر سبھی
وے آ اسپو دیتے تھے بوسہ بھی

مراد اس شباہت سے ای باشعور
وے ہینگے مشابہ بہ بعضے امور

والا بحسن و جمال تمام
ہی بے مثل بے شبہ خیر الانام

پہ سب سے زیادہ حسن اور حسین
پیمبر سے اشبہ تھے بے ریب و مین

باب ہشتم در حسن تادب اصحاب کبار و تابعین نامدار با عترت اطہار حضرت سید الابرار

بھی اصحاب اور تابعین کرام
بھی اعلام دین اور ائمہ تمام

رسول خدا کی سدا آل سے
محبت سے اکرام و اجلال سے

بسر و عیان اپنے آتے تھے پیش
فدا انپو تھے از دل و جان خویش

یہہ اخبار آلِ نبی بھی تمام
کہذا دو علمائے امت کے ساتھ
ابوبکر و صدیق والا صفات
میرے پاس خویشانِ خیرُ البشر
کرون مین صلۂ رحمی اُنسے اول
روایت ہے فاروق اعظم کے پاس
مدینے کے لوگون کو بلوا کبھی
وہ در مسجد سیدِ انس و جان
تھا بیٹھا اَدا صبح کی کر نماز
لگے لوگ آنے کو ہو شاد کام
سو ایسے مین آئے حسین و حسن
وے آئے ہین صفونکو چیر اسکے پاس
عمر دیکھ کر انکو نادِم ہوا
کہ پوشاک خاطر تمہارے یقین
کہے لوگ ای مومنو کے امیر
بھی شرمندگی کا یہہ کیا ہے سبب
کہ آئے یہہ شہزادگان میرے پاس
ہیں حلّے ترے سب سے آئے ہین جو
یمن سے کہ لکھا جلد حاکم کو تب

بجا انکا لاتے تھے بس احترام
وے رہتے تھے اخلاص و عزت کے ساتھ
قسم کھا خدا کے کہا ہے یہہ بات
مرے اقربا سے ہین محبوب تر
مرے پاس ہین وے اعزّ و اجل
تھے یکبار آئے یمن سے لباس
وہ تقسیم کروا دیا ہے تبھی
یقین منبر و قبر کے درمیان
لباسوں کو وہ پہیر با امتیاز
دُعا دینے لاگے اُسے کر سلام
رسُول خدا کے دو نورِ عین
تھا تن پو تب انکے وہ نو لباس
بھی اسطرح شہزادگون سے کہا
قسم ہے خدا کی یہاں کچھ نہین
تو لوگوں کو بخشا ہے حلّے کثیر
کہا انکو اسطرح فاروق تب
نہین انکے لایق ہے کوئی لباس
برابر نہین انکو ہونے ہین او
کہ از بہر حسنین والا نسب

وہ چلے روانہ کرکے فاخرہ   وہ بھیجا ہی تعجیل سے خوانخواہ
وہ شہزادگون کو بلایا عمر   بہہ چلے خوشی سے پایا عمر
عمر ابن عاص ایکدن باصفا   تھا سایئے مین کعبے کے بیٹھا ہوا
وہ ناگاہ دیکھا ہی بازیب وزین   کہ آتا ہی حضرت امام حسین
کہا نزد اہل سما یہہ پسر   سب اہل زمین سے بھی ہی دوشتر

روایت

جو تھا بوہریرہ گرامی قدر   زنعلین شبیر والا گہر و
جھٹکتا تھا بہی عقیدت کے ساتھ   تو کہتا تھا شہزادۂ پاکذات
نبی کا صحابہ معظم ہی تو   مگر ساتھہ میرے پھر ایسا کبھو
تو کہتا تھا یون بوہریرہ اسے   کہ مت منع کر چھوڑ دیجئے مجھے
کہ مین جانتا ہون جو کچھہ ای امام   اگر اسکو جانینگے لوگان تمام
تو کھاندون پو تجھہ کو کرینگے سوار   بھی اس سے کرینگے بڑا افتخار
بھی شیخین و عثمان عالی وقار   کہین جاتے رہ مین اگر ہو سوار
علی اور عباس با عز و جاہ   ملاقی اگر اُنسے ہوتے براہ
ابوبکر و فاروق و عثمان تب   اُترتے تھے مرکب سے ہو با ادب
پیادہ بھی چلتے تھے کچھہ انکے سات   اگرچہ کرین منع وے پاکذات
بھی ایسا ہی عبداللہ ابن عمر   بھی دوسرے صحابہ جو تھے ذوالقدر
سواری کے حالت مین اپنے کبھو   اگر پاتے حضرات حسنین کو
تو گھوڑون سے اپنے اُترتے تھے وہ   بہت انکا اکرام کرتے تھے وہ

وہ شہزادگان کہ تھون اک شباب
یہہ دیتے تھے بوسہ اُنھین بر رکاب

جسن کا جگر پارہ تھا گر پڑے اُتر
وہین ابن عباس صاحب دگر چو

پکڑتے تھے اسکا رکاب ہمام
بھی چلتے تھے ہمراہ با احترام

روایت ہی شعبی سے اِی نیک ذات
کہ زید ابن ثابت جلیل الصفات

تھا انصار مین وہ رفیع القدر
بھی تھا کاتب وحی وہ مامور

جنازے پہ مادر کے اپنے وہ آ
نماز جنازہ کیا ہی ادا

تب اسکا جو تھا مرکب راہوار
لے آئے ہین تا اُسپہ ہووے سوار

تو آ ابن عباس عالی جناب
تواضع سے پکڑا ہی اسکی رکاب

اُسے زید اس طرح کہنے لگا
کہ ای ابن عم نبی الورا

نکر کام یہہ چھوڑ میرا رکاب
دیا ابن عباس ایسا جواب

کہ ہم ہینگے مامور ای پاکذات
کہ یونہی کرین اپنے علما کے سات

یہہ سُن زید بن ثابت بے ریا
پکڑ ہاتھ کو اُنکے بوسہ دیا

کہا ہم بھی مامور ہیں یون تمام
کرین یونہی با اہل بیت کریم

فائدہ

یہہ کیا حسن الطوار انصاف ہی
یہہ انصاف اخیار اسلاف ہی

یہی اہل انصاف کا ہی شعار
یہان نفس کو رہ نہین زینہار

یہہ انصاف اشراف طرفین ہی
کہ حاصل بطرفین شرفین ہی

کہ ہی ایک جانب مین شرف نسب
بھی دوسرے طرف شرف علم و ادب

وُہ وہ فضائل یو کرکے نظر
ادب یون وہ کرتے تھے باہمدگر

جو بایکدگر انکی تکریم ہے ؛ یہہ امت کو بھی اسمین تعلیم ہے
ہے لازم سلف کا ہمین اقتدا ؛ ہے اس اقتدا مین رہ اہتدا
جو سادات و علما ہین اس عصر کے ؛ شیوخ اور صلحا ہین اس عصر کے
ہے لازم سبہونکو کہ بایکدگر ؛ رہین یون مؤدب بشام و سحر
کرین اپنے اسلاف کی پیروی ؛ کرین ترک سب نفس کی کجروی
کہ علما و عباد حق سے ڈرین ؛ نہ علم و عبادت پہ غرہ کرین
بہ ابلیس و بلعم کرین تکمہ نظر ؛ بھی دونو کی علم و عبادت اپر
کہ ابلیس ملعون جو تھا بدنہاد ؛ زمین کے ملایک کا تھا اوستاد
اسیواسطے اسکو کہتے ہین جان ؛ کہ ملکوت کا وہ معلم تھا وہان
تھا علم و عبادت مین کیون وہ شہیر ؛ ہوا اسکا کیا نتیجہ اخیر وہ
وہ علم و عبادت پہ کر غرہ جب ؛ کیا آہ جب ترک فرمان رب
نہ آدم صفی کو کیا ہے سجود ؛ فضیلت کیا اپنی اسپر نمود
کہا وہ مین بہتر ہون اس پاک سے ؛ مین آتش سے ہون اور وہ خاک سے
وہ ناپاک دیکھا فقط اسکو خاک ؛ نہ دیکھا کمالات آن خاک پاک
وہ دیکھا فقط ظاہر خاک کو ؛ نہ کچھ اسکے باطن کے ادراک کو
معانی ہین اس خاک کے بس بلند ؛ معانی ہین اس خاک کے حق پسند
یہی خاک مین علم و ادراک ہے ؛ یہی خاک عرفان مین چالاک ہے
اسی خاک مین جامعیت ہی لو ؛ سب اسما کا اس خاک مین ہے ظہور
اسیمین کمال عروج و نزول ؛ اسی مین کمون و بروز و ذہول

اُسے سیر انفس و آفاق ہے / بزیر قدم اسکے نہ طاق ہے
اُسی من ہے شان فنا و بقا / اُسی من ہے شان شہود و لقا
اُسیکو ہی قرب و معیت حصول / بلاکیف و بے اتحاد و حلول
خلافت کا جھنڈے اُسے تاج ہے / بعلوی و سفلی او سے راج ہے
اُسی حق سے اسما کی تعلیم ہے / ملک کو جبی اسکی نہ تفہیم ہے
بہہ نقطہ مقابل ہوا ذات کا / بہہ مقصد ہے حق کے معطیات کا
بہ تقویم احسن وہ رب الجلیل / کیا اسکی تخلیق بے قال و قیل
یہی احببا کے گلستان سے گل / کھلینگے نبوت و ولایت کے گل
اسی باغ سے ہووے ظاہر نصیر / یقین ختمیت کا گل بے نظیر
غرض ایتے اسرار اس خاک کے / نہ وہ یک سمجھنے ہیں وے ناپاک کے
وہ سمجھا جب اپنے کو آدم سے فوق / گلے مین پڑی اسکی لعنت کی طوق
وہ آدم ملایک کا مسجود ہے / بہہ ملعون درگہہ کا مردود ہے
نتیجہ ہے بہہ پستئی خاک کا / وہ ناری ہے تفوق کے ناپاک کا
کہ ہر ایک شئی اپنے ہی اصل پر / ہیں راجع بلا ریب و شک سر بسر
جو اپنے کو سمجھا ہے بہتر یقین / ہوا حق کی درگاہ کا وہ لعین
اگر تو بھی انسان ہی ای ہوشیار / نہ اپنے کو بہتر سمجھ زنہار
گلستان اسرار کا باغبان / معارف کے شیراز کا رازدان
کیا اپنے شیخ طریقت سے نقل / بہہ ارشاد جس سے بڑہے نور عقل
مرا شیخ دانائے مرشد شہاب / دو اندرز فرمود بر روئے آب

یہی انکہ در خلق بہ مین مباش
یقین اسکا جب تک تو عامل نہو
یہی علم جو باعث رہتا ای پسر
کہ جب درس دیتا تہا وہ آشکار
بیان تب وہ کرتا تہا جو جو علوم
سوا ایسا بڑا عالم پر ہنر نہ ہو
ہوا علم سب اسکا برباد تب
غرض علم و طاعات پر زینہار
یقین علم کو حلم ہی زیب و زین
خصوصا جو کبر اسے سادات ہین
جو قرآن مین آیت ہی تطہیر کی
کرین انکا بس عزت و احترام
ہر دستار تحصیل پر کر غرور
یہی حسن سلوک انسے لاوین بجا
ہی اشیاخ و سادات کو بھی ضرور
کہ علم و عمل کی ہی نسبت قوی
کہ اپنے نسب پر غروری کبھو
رسول خدا فاطمہ کو جلی
عمل ہی قیامت مین ہو سود مند

دگر آنکہ در خویش خود بین مباش
شریعت طریقت مین کامل نہو
بڑا عالم و عابد مشتہر نہ ہو
تو بیٹھے اسکے تلمیذ تب چار ہزار
یہہ لکھتے تھے سارے اسپر ہجوم
ہوا آہ جب طامع جاہ و زر
عبادت ہوئی اسکی برباد سب
تکبر کسیکو نہین سزاوار
تکبر بڑا اسکو ہی عیب و شین
شریف النسب ذی طہارات ہین
محیط ہی وے سب اہل توقیر کی
مودب رہین ساتھہ انکے مدام
کرین انکی تبجیل مین کچھہ قصور
بھی حسن مواسات صبح و مسا
نسب پر نہ اپنے کرین کچھہ غرور
کرین اپنے اجداد کی پیروی
نہ لاوین عمل مین قصوری کبھو
کہا یا علی یا علی یا علی
عمل سے ہی درجے ملینگے بلند

کریں نہ کبھی فخر اپنے اجداد پر
وہ عترت کے اخیار و افراد پر

نہ گاہے نسب پر غروری کیئے
نہ ہرگز عمل میں قصوری کیئے

بہ زہد و ریاضت کیئے جب قیام
ولایت امامت کے پائے مقام

نبھا اپنی جد کی شریعت کتیں
رواج اسکی دیویں سنت کتیں

کریں زشت بدعات کو چھوڑ چھوڑ
رہیں اہل بدعات سے دور دور

نہ وو اہل بدعت سے الفت رکھیں
بلکہ انکی صحبت سے نفرت رکھیں

رہیں دور فساق فجار سے
ہوں مونس مساکین دینوار سے

خصوصاً جو علمائے دیندار ہیں
یہہ دین متین کے مددگار ہیں

دل و جان سے انکی محبت رکھیں
بہی تعظیم و تکریم انکی کریں

یہہ تکریم علما بحکم خبر
ہے بے شبہ تکریم پیغامبر

ہیں علمائے دین وارثان رسول
ہیں علمائے دین نائبان رسول

جو کوئی اپنے جد کے ہیں نائبان
قدردان ہیں انکے پیر و جوان

ہے علما سے دین نبی کا نظام
انہیں سے شریعت کا ہی انتظام

نہوویں اگر عالمان ہر قرن
تو لیویں بہائم کی لوگاں چلن

شریعت جو ہی انکی جد کی یقین
ہیں جب حاملان اسکے علمائے دین

ہیں بے شبہ وے واجب الاحترام
وہ بہی احترام نبی لا کلام

مبادا ذت مشیخت پو اپنے کہیں
نکر غرہ علما کے ہووین ہمین

کہیں ہو مشیخت پو نازاں کثیر
نہ بے علم ہو نہ علما کو دیکہیں حقیر

کہ ہے علم و تقوی کو رتبہ بڑا
بلا شبہہ دربارگاہ خدا

سیادت مشیخت کیتی ہے قصور / ہے علم و عمل جسکو لازم ضرور
سکھین علم علما سے جا آشکار / نہ ہر گز کرین اسمین کچھ ننگ و عار
جہان علم دین ہووے جانا وہان / یہہ آئین اخیار عزت ہے جان

تنبیہ

بھی آل نبی کی محبت کا دم / اب آسان ہے ہر یہہ گوای محترم
کہ حضرات حسنین حاضر نہین / زبان مدعی کی بھی قاصر نہین
بہت لوگ کرتے ہین دعوا بڑا / کہ ہم حب حسنین مین ہین فدا
نہ حسنین کی تابعداری کی خو / ہے کچھ انمین نا انکی سیرت کی بو
بھی کہتے فدا ہووے حسنین پر / ہمارا دل و جان اور مال و زر
جو محتاج و مسکین سادات مین / نہ دیتے ہین دام و درم انکو تین
نہ سادات غربا کی تعظیم ہے / پہ کافر و فاجر کی تکریم ہے
اگر کوئی سید رہے مال دار / تو اسکی سیادت پہ ہین جان نثار
وہ حرمت نہین کچھ سیادت کی ہے / وہ عزت بلکہ مال و ثروت کی ہے
یہہ حرکات ادنائے مومن سے بھی / مسلمان کو جائز نہین ہے کبھی
روا ہووے کس طرح سادات سے / یہہ ہیگا کبائر سے سیات سے
نشان حب حسنین کی صادقہ / یہی ہے سنو الفت لائقہ
کرے اول انکی یقین پیروی / محبت کی تا ہووے نسبت قوی
بھی سبطین کے جو کہ اولاد ہین / جو فی الوقت سادات امجاد ہین
کرے انکا بس عزت و احترام / معین انکا ہو امر مین ہون مدام

کرے مال تا وسع اپنا نثار
رہیں انکے تا وسع خدمت گذار

زبان سے قلم سے قدم سے نہ چوک
بھی کرتے رہیں انسے حسن سلوک

ائمہ جو عترت کے تھے نامور
زمانے میں انکے وہ ہوتا اگر

تو کس طرح رہتا وے افراد سے
رہے یونہی خاص انکے اولاد سے

بتعلیم احکام شرعی ضرور
کبھو نا کریں انکے ہرگز قصور

خصوصاً کہ جو ہوویں افراد خاص
جنہیں علم و طاعت سے ہے اختصاص

بقدر نجابت دینی سدا
سدا انکی تکریم لاوے بجا

بدل و جان سے انکو معظم رکھیں
اقارب کو اپنے مقدم رکھیں

روایت

کیا نقل اوزاعی یوں اے ذکی
کہ دختر اسامہ بن زید کی

گئی تشریف لائی جب اے با تمیز
بہ نزد عمر ابن عبد العزیز

غلام اسکا پکڑ اٹھا تب اسکا ہات
عمر دیکھ کر اسکو عزت کے سات

اٹھا تا وقت اسکے آگے گیا
بھی ہات اسکا اندر اپنے لیا

بہی مسند پو اپنے بٹھایا اسے
بھی آگے وہ بی بی کے بیٹھا آپے

نہیں کوئی حاجت کہی وہ بیان
بگر و در آکر دیا اس زمان

عمر اپنے فرزند کو جب ابی یار
علاوہ مقرر کیا سہ ہزار

اسامہ بن زید کو اے رشاد
کیا سہ ہزار اور بخشش زیاد

کیا عرض عبد اللہ ابن عمر
کہ کیوں فضل اسکو دیا مجھ اوپر

قسم حق کی ہے کوئی مشہد میں بھی
نہیں مجھ پو سبقت کیا وہ کبھی

کہا اسکو فاروق تب ای پسر | ترے پدر سے زید اُس کا پدر
تھا محبوب تر نزد خیر البشر | اُسامہ ترے سے تھا محبوب تر
لہذا پیمبر کے محبوب کو | فضیلت دیا میرے محبوب تو

حکایت

بھی جعفر جو ابن سلیمان تھا | ز خلفائے عباسیہ پر جفا
وہ مالک کو ناحق ہی مارا بہت | کیا ظلم ہے آشکارا بہت
گرا آہ بیہوش وہ مقتدا | ہوئے جمع مردم بہت پیش آ
افاقہ ہوا بعد ازان اُسکو جب | کہا مین کیا ہون گواہ تمکو سب
کہ مین ظلم اُسکا کیا ہون معاف | کہے کیا سبب وہ کہا سینہ صاف
کہا شرم ہے مجھکو ستّر و جبار | کہ میرے سبب سے بروزِ شمار
کوئی شخص از اقربائے رسول | عذابون مین دوزخ کے ہووے ملول
بھی کہتے ہین منصور جعفر نسے جب | وہ مالک کا بدلہ کیا ہے طلب
کہا کھا قسم حق کی مالک اُسسے | کہ کوڑے وہ جب مارتا تھا مجھے
اُٹھاتا تھا کوڑا مرے تن سے جب | وہین بخش دیتا تھا مین اُسکو تب
نبی کی قرابت کے باعث ہی مین | کیا عفو اُسکے تظلّم کتین
صحابی رسول خدا کا بڑا | جو تھا عبد رحمن پسر عوف کا
پیمبر کے ازواج اطہار سے | خواتین سالارِ ابرار سے
یعنی بیبیان ۱۲
بجا بہت لاتا تھا حسن سلوک | بدینار و درہم الوف و لکوک
جو ہزاروں سی لاکھون
بھی خدمات یون انکے لاتا بجا | کہ ہوتی تھی حاصل انھون کی رضا

پسر سے یقین عبد رحمان کے — تھی فرماتی صدیقہ اسطرح سے
کہ والد کو تیرے خدائے جلیل — پلاوے بہ خلد برین سلسبیل

روایت

بھی تھی جو کنیز رسولِ خدا — یقین اُمِّ ایمن جسے نام تھا
ابوبکر و فاروق اَی باشعور — زیارت کو جاتے تھے اُسکے ضرور
بھی اسطرح کہتے تھے وے دین پناہ — کہ جاتا تھا اُسکے زیارت کو شاہ
حلیمہ حضور نبی آئی جب — بچھا چادرِ پاک کو اپنے تب
بٹھایا اُسے اُس شاہِ ہُدا — کیا جلد حاجت کو اُسکے روا
کیا جبکہ رحلت وہ سالارِ ناس — وہ آئی تھی یکبار شیخین پاس
کئے یون ہی دو نو بھی اُس سے یقین — کیا جسطرح اُس سے سالارِ دین

محبت سایر اصحاب کرام و احبا ذوی الاحترام از جملۂ محبت خیر الانام محبوب

بھی از جملۂ حبِّ شاہِ ہدا — ہی حبِّ صحابۂ ذوی الاہتدا
ز آداب و اکرام خیر الانام — ہی آداب و اکرام صحبِ کرام
بھی پہچانین انکے حقوق عظام — بجا اُسکو لاتے رہین صبح و شام
بھی آداب و اخلاق و اعمال مین — کرین اقتدا انکا افعال مین
اگرچہ با دراک آن حال و قال — نہو عقل و دانش کتین بھی مجال
بھی مدح و ثنا انکی صبح و مسا — بھی کرتے رہین حق مین انکے دعا
ثنا جنکی بس حق تعالیٰ کرے — بھی قطعاً یقین جن سے راضی رہے
تو بہ حق اعظم ہی بر بندگان — کہ انکی ثنا مین رہین تر زبان

دعا انکی حق بھیج قرآن مین رب
کیا اپنے نبیون کو تعلیم سب

حقوق انکے امت پہ ہین بیشمار
ہے فرض انکی تعظیم سر و جہار

کتاب خدا اور حدیث رسول
پہر دین مقدس کے فرع و اصول

انھین کے وساطت سے از شاہ دین
ہین پہنچے یہہ امت کتین بالیقین

مصاحب ہین وہ شاہ ابرار کے
ملازم ہین سالار اخیار کے

حبیب خدا کی انیسی لئے
انیسی لئے ہمجلیسی لئے

سب عالم سے حق از پس انبیاء
انھین برگزیدے کیا چن لیا

پس انکے فضایل کو کیا پوچھئے
مناقب انھون کے ہین کیا سوچھئے

ہے ایمان مین انکو سبقت نصیب
پیمبر کی صحبت کی دولت نصیب

وے سرور کو دیکھے ہین جو یک نظر
وہی ہر فضیلت کی ہے تاج سر

وہ افضل ہے برسون کی طاعات سے
ریاضات سے اور خلوات سے

وہ یک نظر دیوگی ایسا ثمر
نہو کوئی عبادت مین ویسا ثمر

ملے اس سے یک جھلکی وہ قربیت
کہ ہم سنگ اس سے نہو قطبیت

تمام اولیا اتقیائے امم
اگرچہ معظم ہین اور محترم

ولیکن کے ادنا صحابی کے سات
مقابل نہو وین بفضل و صفات

اویس قرن کا ہے ایسا جناب
کہ سرور کے خرقے سے ہے کامیاب

بھی کرنا تھا ارشاد شہ یون سنو
ہے آتی قرن سے محبت کی بو

بھی وے اپنا جبہ شہ انبیاء
بوقت وفات یون وصیت کیا

اویس قرن کو ز بعد سلام
یہہ پہنچاؤ جبہ کہو یہہ پیام

کہ روز قیامت میں آکے باادب ۔ شفاعت یہہ امت کی کر نزد رب
عمر اور علی پس وہ جبہ لیئے ۔ مدینے سے شہر قرن کو گئے
فراہم کیئے شہریون کو تمام ۔ پھرے خطبہ ڈھونڈتے بہت لاکلام
ویس قرن کو نہ پائے کہین ۔ کیئے عرض تب اسطرح مسلمین
اویس ایک مجنون و دیوانہ ہی ۔ ہمی عالم سے یک سو وہ بیگانہ ہی
کبھو شہر مین آوے گر آشکار ۔ تو کرتے ہین طفلان اُسے سنگسار
ہمیشہ وہ رہتا ہی صحرا مین جا ۔ چراتا ہی اجرت کے اونٹان لجا
پڑے چندیان ہووے جو گھوڑ پر ۔ اُسے جمع کر اور دھو جلد تر
وہ سیتا ہی یک گودڑی بالدوام ۔ وہی اسکا پوشاک ہی صبح و شام
جو رہ مین پڑے ہووین ہیچ کھجور ۔ اُسے جمع کر کوٹ کر بالضرور
ہی کھاتا لہائی وہ اسکی پکا ۔ یہی ہی غذا اسکا صبح و مسا
عرض عمر فاروق و کرار تب ۔ مفصل یہہ سن اسکا احوال سب
گئے ڈھونڈتے کوہ و صحرا اوہین ۔ اُسے ایک جنگل مین پائے کہین
ملے اُس سے جا اور کیئے ہین سلام ۔ وہ پوچھا ہین تم کون اور کیا ہی نام
دیئے اپنے نامون سے انکو خبر ۔ ہمی پہنچائے پیغام پیغامبر
تبھی سنکے خبر وفات رسول ۔ بہت آہ و زاری کیا ہو ملول
کہا اسکے ہرگز نہ لائق ہون مین ۔ کہ پہنون مبارک یہ جبہ کتین
مگر جب ہی حکم شریف رسول ۔ دل و جان سے اپنے کیا ہون قبول
وہین جلد گلیمے مین اپنے گیا ۔ یہہ امت کے حق مین کیا ہی دعا

روایت

روایت کیا احمدِ پاک ذات — کہ فرمایا ہی سیدِ کائنات
شفاعت سے یک امتی کے مرے — بخلد برین لوگ اِتے جائینگے
کہ ہووینگے وے عاصیان بیشتر — ز قوم ربیعہ ز قوم مضر
کہا ہی حسن بصریٔ پاک تن — کہ وہ شخص ہیگا اُویس قرن
غرض فرد ایسا ولیٔ خدا — سرِ حلقۂ کمّل اولیا
اِک ادنی صحابی کا رتبہ یقین — نیاوے ہی پن افضل التابعین
صحابی کی ہی قربیت بس جلیل — ولایت صحابہ کی ہی بے عدیل
شرف انکو تھا شہ کے دیدار کا — حضور انکو تھا اُسکے دربار کا
بلا واسطہ انکو پیغامبر — تھا جب مرشد و رہنما راہ بر
تو کیا پوچھئے انکا کشف و شہود — بھی وہ ذوق و عرفان و قرب و دنو
وہ تاثیر اذکار و حظِ دعا — بھی وہ جذب و حال و فنا و بقا
کہان دوسرے اولیا کو نصیب — کہ رہبر یہان ہی خدا کا حبیب
کوئی انمین ایسے ہوئے با فتوح — ہی تشبیہ جیسے با براہیم و نوح
کوئی انمین ایسے ہوے ہین جلیل — کہ ہین لوط و عیسیٰ نبی کے مثیل
کوئی انمین ایسا ہوا بر فلک — اُٹھالے گئے نعش جسکی ملک
کوئی انمین ایسا ہوا بے عدیل — کہ ہی وہ ملایک کا بیشک غسیل
کوئی انمین ایسا نکوکار ہی — کہ وہ باغ جنت مین طیّار ہی
بھی وہ باصفا شاہ کونین سے — ملقّب ہوا ذو الجناحین سے

کوئی اُن مین ایسا مقدس ہوا — ہلا موت سے جسکے عرشِ خدا
کوئی اُن مین ایسا ہوا اہلِ شان — ہوا صورتِ نعل اُسکا بر عرش جان
کوئی اُن مین ایسا ہوا نام ور — کہ جسکا چلا حکم ہے نیل پر
بحبِ رسول و بحبِ خدا — دل و جان سے اپنے ہوئے تھے فدا
کہ راہِ خدا مین وہ چھوڑے وطن — سہے کافرون سے بہی رنج و محن
بہ ارشاد و فرمانِ شاہِ خیار — کیئے مال و زر راہِ حق مین نثار
بہی مانباپ خویش و اقارب کو چھوڑ — محبت مین جھٹکے دیئے دل کو جوڑ
بہی راہ خدا مین کیئے ہین جہاد — دیئے حبِ اسلام و ایمان کا داد
کیئے نشر توحید آفاق مین — یقین شرق اور غرب نے طاق مین
نہ پروا کیئے اہل و اولاد کا — نہ خویش و نہ آبا و اجداد کا نام
حبیب خدا کا ہوا جو عدو — نہ باقی رکھے ویسے مردود کو
بحب رسول خدا بیدریغ — چلائے ہین مانباپ پر اپنے تیغ
کیئے اپنے اولاد و خویشونکو قتل — بلاشبہ و شک اپنے بہائیونکو قتل
بہ تشہیر و ترویج دین خدا — کیئے جان و تن اپنے بیشک فدا
بتائے ہین خون اور کٹائے ہین سر — محض بہرِ مولا لٹائے ہین گھر
غرض وے بزرگانِ اہلِ ہُدا — بحبِ رسول و بحبِ خدا
یہان تک دیئے جدِّ بشری کا داد — کہ متصور اس سے نہین ہے زیاد
لکھون کیون ثنا انکی ہے بیشمار — نہ دستا یہہ دریا کا ہرگز کنار
بہ تلمیح انکے فضایل اگرچہ — لکھون مختصر طرزِ فہرست پر

تو ہو جاوین بے شبہ و بیقال و قیل ۔۔۔ لکھے دفترین لبس ضخیم و طویل
یہہ اسپ قلم گرچہ ہشیار ہی ۔۔۔ یہہ میدان مین اب تیز رفتار ہی
ولے اسکا سامع و قاری کہان ۔۔۔ انھین آرزو و اختیاری کہان
خدا انکا مداح ہی قرآن مین ۔۔۔ بہت آیتین انکے ہین شان مین

قَالَ اللهُ تَعَالٰی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاۗءُ
عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَیْنَھُمْ وَ قَالَ وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ
مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَقَالَ لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَقَالَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللهَ عَلَیْهِ وَقَالَ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَ
الْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ
خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

یہہ آیت سے ثابت ہوا لا کلام ۔۔۔ کہ سہ قسم ہین مومنون کے تمام
ہین اول جو ایمان مین سبقت کئے ۔۔۔ بھی مکے سے طیبہ کو ہجرت کئے
وے چارو خلیفے ہین سن ای خبر ۔۔۔ سوا انکے دوسرے صحابہ کثیر
بھی قسم دوم جان انصار تھے ۔۔۔ مہاجر کے اکثر مددگار تھے
بھی ہین تیسری قسم وے مومنان ۔۔۔ کہ وے اولین کے جو ہین تابعان
بایمان و طاعات لیل و نہار ۔۔۔ یقین سابقین کے ہوئے تابعدار
صحابہ کی کرتے ہین وے پیروی ۔۔۔ نکرتے ہین بدعات کی کجروی

جو ہین تیسری قسم کے مومنان ۔ خدا اوصاف کی کیا یون عیان

کہ اسطرح کرتے ہین وے سب دعا ۔ ہمارے تئین بخش دے ای خدا

ہمارے وے بھائیونکو بھی بخش دے ۔ جو ایمان مین ہم سے سبقت کئے

جو لائے ہین ایمان کچھو انکے سات ۔ ہمارے نرکھ دلمین کینے کی بات

توہی ہے بلاشک رؤف و رحیم ۔ ہماری دعا کر قبول ای کریم

وہ آیت یہی ہے گی ای نیکذات ۔ تو دیکھ اسکو غور و تامل کے سات

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ

یہہ آیت سے ثابت ہوئی ای جی بات ۔ کہ الفت رکھین جو صحابہ کے سات

دعا انکے حق مین کرین جاودان ۔ وہی قسم سوم کے ہین مومنان

نئے اوصاف سے متصف جو نہین ۔ وہ اس قسم مین بھی نہین ہے یقین

لیئے اوصاف سے متصف ای میان ۔ بلاشبہ و شک اہل سنت ہین جان

کہ ہینگے صحابہ کے وے تابعدار ۔ عقاید مین اعمال مین آشکار

سدا پیروان انکے سیرت کے ہیش ۔ نہین مرتکب زشت بدعت کے ہین

بھی رکھتے ہین اصحاب سے وہ ولا ۔ بھی کرتے ہین حق مین انکے دعا

بھی یہہ مذہب پاک ای نیکنام ۔ لئے ہین سب از اہل بیت کرام

یہی تھا یقین مذہب اہلبیت ۔ یہی تھا بجا مشرب اہلبیت

پہ شیعہ یہہ مذہب کو چھوڑے تمام ۔ رہ راست سے منہہ کو موڑے تمام

مخالف یہہ قرآن اطہر کے ہین ۔ مخالف یہہ آل پیمبر کے ہین

که مداح اصحاب قرآن ہے ۔۔ بھی عترت کے اعیان و ارکان ہے
یہہ قرآن کے چند آیتیں معتمد ۔۔ مین لکھہ اول اسباب مین مستند
بزرگان عترت کے اقوال نیک ۔۔ لکھون معتبر بعد اسکے تو دیک
لکھا اسطرح ہے بفصل الخطاب ۔۔ کہ باقر امام معلی جناب
جو فرزند سجاد اکرم کا ہے ۔۔ وہ پوتا حسین معظم کا ہے
حضور اسکے یک روز ای باوفاق ۔۔ گئے شخص آئے ز اہل عراق
بھی شیخین و عثمان کو وے بد نہاد ۔۔ بدی سے کئے آہ اسوقت یاد
ہے پوچھا امام زمان انکتین ۔۔ خبر دیو تم کیا مہاجر سے ہین
کیا ذکر قرآن مین جنکا خدا ۔۔ یہہ آیت پڑھا وہ امام ہدا

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۞

یہہ سنکر کئے ہین وے عرض جناب ۔۔ نہین ہم مہاجر سے ای باصواب
کہا کیا ہین انصار سے تم بھلا ۔۔ یہہ آیت مین ہے جنکا ذکر علا

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۞

وہ بولے ہم انصار سے بھی نہین ۔۔ کہا انکو وہ قدوۂ مسلمین

گواہی میں دیتا ہوں اب آشکار ‌ ‌ نہیں اس گروہ سے بھی تم زینہار
کہ ہیں قسم سیوم کے جو مومنان ‌ ‌ کہا شان میں جنکے حق یہہ عیان

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

یہہ آیت کو پڑھکر کہا پر غضب ‌ ‌ اٹھو میری مجلس سے تم جلد اب
وہ رب العلا کوی مومن کو بھی ‌ ‌ نہ ہمسائگی دیوے تم سے کبھی
کہ اسلام کو تم نے ای ناسپاس ‌ ‌ کئے ہو فقط ظاہرا اپنا لباس
حقیقت میں تم اہل ایمان نہیں ‌ ‌ مسلمان نہیں اہل قرآن نہیں
بھی وہ قدوۂ صوری و معنوی ‌ ‌ صفاکیش علامۂ دہلوی
لکھا رد شیعہ میں بس معتبر ‌ ‌ جو یک نسخۂ مستند مختصر
مہاجر و انصار کی شان میں ‌ ‌ جو آئے ہیں آیات قرآن میں
بیان کر وہ نسخے میں اثنا کہا ‌ ‌ یہہ آیات سے اب یہہ ثابت ہوا
مہاجر و انصار عالی مقام ‌ ‌ بہشتی قطعی ہیں سب لاکلام
بجانے بہشتی جو انکو بجا ‌ ‌ ہو منکر یہہ آیت کا کافر ہوا
اگر گاہے شیطان بمکر و دغا ‌ ‌ یہہ وسواس ڈالے تیرے دل میں آ
یہہ آیت کے مصداق ای ہوشمند ‌ ‌ وہی ہیں ہمیشہ کے اصحاب چند
کہ شیعہ نے رکھتے ہیں جو حسن ظن ‌ ‌ وہی چند کے حق میں سر و علن
تمامی مہاجر نہیں ہیں مراد ‌ ‌ تو دے یہہ جواب اسکا تو خوب یاد
کہ تو جھوٹھ کہتا ہے ای زشت نام ‌ ‌ مراد اس سے ہینگے مہاجر تمام

کہ امی جو آیت بحکم قتال — یہی اس سے ثابت ہی بے قیل و قال

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ
لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ

کہ اس طرح حق اس مین بولا ہی جان — دیئے گئے ہین اب اذن کے مومنان
کرین کافرون سے بلا شبہ جنگ — کہ وے ظلم سے انکے آئے تھے تنگ
انھین فتح و نصرت خدا دیویگا — کہ نصرت پہ قادر ہی انکے خدا
وے گھر سے ناحق نکالے گئے — نہین کچھ وے جرم و معاصی کیئے
وے ایمان لانے سے ہی بیگمان — نکالے وطن سے انھین کافران
ہوا اس سے ثابت یہی بے مرا — کہ ہجرت تھی محض انکی بہر خدا
نہین طمع کچھ مال و زر کی کہین — ہی شیعہ کا جون زعم باطل یقین
تھی گنجایش طمع بولو کہان — کہ تھا نقد لبس فقر و فاقہ وہان
بھی وعدے موافق انھون کو خدا — ہی کفار پر فتح و نصرت دیا
ہین منصور جب وے سبھی ذو الکرم — ہین مصداق آیت مہاجر تمام
اس آیت مین وہ خالق کبریا — مہاجر کے حق مین دو وعدے کیا
ہی یک دنیوی اخروی دوسرا — ہوا وعدہ دنیا کا بیشک وفا
کہ سارے مہاجر بشان عظیم — ہوئے ہین بشہر مدینہ مقیم
خصوصاً انھین بعضے ہین مدفون ہین — رسول خدا سے ہین مقرون وہین
بھی جو وعدہ عقبی کا ہی دوسرا — وفا اسکو بھی کریگا خدا
کہ وعدے مین اسکے نہین ہی خلاف — یہی مومنون کا عقیدہ ہی صاف

حکم ہوا انکو جن سے لڑتے ہین کافر اس واسطے کہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ انکی مدد کرنے پر قادر ہے جنکو نکالا انکے گھرون سے ناحق اتنی بات پر کہ وے کہتے ہین رب ہمارا اللہ ہے سورہ حج

یہی سابق کی آیت سے ثابت ہوا — کہ قطعی بہشتی ہیں وے بے مرا
یہی ایسا ہی دوسرے صحابہ تمام — زبعد وفات رسول انام
جو باقی مدینے میں تھے فاخرین — تھے دین خدا کے وے سب ناصرین
کیئے جسپر اجماع اور اتفاق — وہ عین ہدایت ہے ای باوفاق
اگر وسوسہ پھر کسیکو برا — یہہ شیطان ملعون نے الکا آ
کہ بعد پیمبر صحاب خیار — یقین پائے جب قدرت و اقتدار
مخالف شریعت کے بعضے امور — ہیں شاید کہ پائے انھوں سے ظہور
وہ ملعون کو اسطرح دے تو جواب — کہ تو جھوٹھ کہتا ہے ای بدنصاب
خلافت حکومت میں اپنے جو کام — کیئے وے تھے حسب شریعت تمام
تعصب نتھا انکو کچھ زینہار — یہہ آیت میں کہتا ہے پروردگار

اَلَّذِیْنَ مَکَّنّٰاهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوْا
بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ

یہی اسکا حاصل ہے رکھہ یاد بات — کہ دیتے ہیں مہاجر کے بعضے صفات
کہ انکو ہیں ہم بروئے زمین — اگر دیوین تمکین و قدرت یقین
تو قایم رکھینگے سدا وے صلوات — بھی وے مال کا اپنا دینگے زکات
بھی احکام شرعی کرینگے مدام — کرینگے یقین منع جو بد ہے کام
محال ہے مہاجر سے پس ای شتاو — کرین کچھہ حکومت میں ظلم و فساد
اگر انکو ہیں کوئی ظالم کہا — یہہ قرآن کی آیت کا منکر ہوا
کہ اجماع اور اتفاق انکا سب — ہے بے شبہ مقبول درگاہ رب

ہی ہجرت انھونکو براے خدا	ہی محض صواب انکا سب اقتدا
مہاجر کے ایسے ہی حسن شان مین	بہت آیتین آئے قرآن مین
ازانجملہ انکی صفت کردگار	یہہ آیت مین ظاہر کیا آشکار

وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

خدا انکو جنت سے وعدہ دیا	خلود انکو جنت مین ہوگا سدا
مہاجر بھی انصار ذوالاحترام	سب اصحاب اخیار خیر الانام
بلاشبہ بس کامل ایمان ہین	بھی مقبول درگاہ رحمان ہین
نہین طعن و تشنیع انپر روا	کرین انکے حق مین ہمیشہ دعا
جو کوئی انسے کینہ رکھے بد کہے	تو ہوویگا خارج وہ اسلام سے
کہ قسم پر مومنون کو تمام	خدا منقسم کردیا لاکلام
یہی قسم اول ہین وے مومنان	یہہ آیت مین ہی ذکر جنکا بیان

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

خلاصہ یہی بس یہہ آیت کا ہی	کہ ہی ان فقرونکی تین حال سے
کہ اپنے گھرونسے زر و مال سے	نکالے گئے ظلم و جنجال سے
بحالیکہ چہتے تھے وہ فضل رب	بھی کرتے تھے خوشنودی انکی طلب
بھی کرتے تھے دین خدا کی مدد	بھی اسکے رسول ہدا کی مدد
کہ یعنی وہ ہجرت کیئے ہین قبول	براے خدا او بہر آں رسول

بھی از پئے تائید دین خدا
نہ اغراض دنیا کا کچھ وجہ تھا

ہیں پیچھے بلاشبہ وے لا کلام
باقوال و افعال اپنے تمام

مہاجر کی یہہ قسم پہلی ہوئی
ہی انصار کی قسم یہہ دوسری

بیان قسم دوم

سورۂ الحشر

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ
وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

یہی حاصل معنا اسکا ہی جان
کہ کہتا ہی خلاق کون و مکان

کہ ہی مال فے انکے خاطر بجا
سکونت کئے جو بہجرت سرا

بھی ایمان لائے ہیں وے مومنان
مہاجر کے آنگے آگے عیان

مدینے کے یعنے وے سکان ہیں
وے انصار اصحاب ذیشان ہیں

بھی ہجرت جو کرتے ہیں انکی طرف
انھیں دوست رکھتے ہیں یہہ باشرف

نپاتے ہیں سینوں میں اپنے حسد
وے سب صاف دل ہیں بفضل صمد

عطا انکو کرتا ہی جو کچھ رسول
خوشی سے وے کرتے ہیں اپنے قبول

بھی ایثار کرتے ہیں وے نیک ڈھب
مقدم مہاجر کو رکھتے ہیں سب

اگرچہ انھون کو ہئین سربسر
رہے بالیقین حاجت مال و زر

ولیکن وے انصار عالی ہمم
یہی چاہتے ہیں بوجہ اتم

کہ دیوین مہاجر کو ہی کل مال
رہیں فارغ البال وے بے ملال

بچے بخل سے نفس کے اپنے جو
فلاح پائے گئے ہیں وہی جانیو

یہہ انصار اخیار ای باوقار
ہوئے جو مہاجر کے خدمت گزار

دئے ہیں جو اُنسے محبت کا داد — کیا اسکی تعریف رب العباد
فلاح انکی وابستہ اُس سے کیا — ہمیں خبر قرآن میں اُس سے دیا
پس اب جو کہ چاہئے فلاح و نجات — تو انصار مانند مہاجر کے سات
دل و جان سے اپنے محبت رکھیں — نہ کچھہ طعن و تشنیع اُن پر کریں
بھی حق میں انھون کے صباح و مسا — کرے عجز سے مغفرت کی دعا
کہ جو قسم سیوم کے ہیں مومنین — یہہ تا انھیں محشور ہووے یقین
مسلمان جو ہیں قسم سیوم کے سب — کیا وصف قرآن میں یون انکے رب

وَالَّذِيْنَ جَاؤُ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمٌ

محصل اس آیت کا یہہ ہی بچار — کہ کہتا ہی اس طرح پروردگار
کہ ہی مال فے انکے خاطر بھی بجان — کہ بعد انکے آئے ہیں جو مومنان
وے کرتے ہیں اسطرح حق سے دعا — ہمارے تئین بخش دے ای خدا
ہمارے وے بھائیونکو بھی بخش دے — جو ایمان میں ہم سے سبقت کئے
جو لائے ہیں ایمان کبھو انکے سات — ہمارے نرکھہ دلمین کینے کی بات
تو ہی ہی بلاشک رؤف و رحیم — ہماری دعا کر قبول ای کریم
یہہ آیت سے ثابت ہوا کلام — کہ در حق کل صحابہ مدام
دعا یہہ کریں نیک رکھہ اعتقاد — نہ ہرگز رکھے انسے بغض و عناد
جو ہو انکا ہو بد کہیے انکو جو — نہ قسم سیوم کے مومنون سے بھی یہ

نہ اسلام سے کچھ وہ حصہ لیا ۔ تباہ عاقبت کو وہ اپنے کیا
ہی مذہب وہ گمراہ نادان کا ۔ مخالف یہہ آیات قرآن کا
بنا مذہب اہل سنت کا ان ۔ ہی قرآن کے آیات پر بیگمان
بنا مذہب شیعہ کا سربسر ۔ ہی تکسیر قصص اور تواریخ پر
بھی جو نقل کے لکھے ہین وابیات ۔ وہی انکے مذہب کے برمانیات
وے سب ابیات و قصص کو صریح ۔ مکذب ہی حق کا کلام صحیح
تواریخ کو انکے ای باخرد ۔ بلاشبہ قرآن کرتا ہی رد
یہی مذہب انھونکا یقین لاکلام ۔ نہین مذہب اہلبیت کرام
جو تھا مذہب اہلبیت ای میان ۔ وہی مذہب اہل سنت ہی جان
ائمہ جو عترت کے تھے ذوالوقر ۔ تو کچھ انکے قولون پو کر اب نظر
سر اہل عترت امام ہمام ۔ جو تھا زین عباد عالی مقام
صحیفے مین اپنے لکھا ای پسر ۔ وہ ہی پاس شیعہ کے بھی معتبر
خدایا سب اصحاب پیغمبر ان ۔ جو پیغمبرون کے ہوئے تابعان
کئے کافران انکی تکذیب جب ۔ کئے انبیا کی وے تصدیق تب
تو کر انکو غفران رضوان سے یاد ۔ تو رکھہ اپنی رحمت سے بس انکو شاد
خصوصا محمد کے صحب کرام ۔ جو ہین انکو رضوان سے کر شاد کام
کہ در نصرت سید المرسلین ۔ عطا ہائے نیک او دئیے بین الیقین
کئے شتر اعدا سے حفظ رسول ۔ کئے جلد دعوت کو انکے قبول
حب حجت رسالة کی اس سے سنے ۔ اجابت کے کل جلد اس سے چنے

بھی ازواج و اولاد اپنے یقین — دئے چھوڑ از بہر دینِ متین
ز آبا و اولاد بقیل و قال — کئے وے بلاشبہ جنگ و جدال
نبوت کیتی اُسکے محکم کئے — کئے جنگ الحق اُسیکے لئے
کئے جب وے امداد پیغامبر — ہوئے غالب اشرار کفار پر
جسے ہو وے انصاف اور عقل و دین — وہ جانیگا اِس بات کو بالیقین
کہ یہ کل اصحاب اخیار کی — ثنا یہ مہاجر و انصار کی
کہ تھے سب لڑائی میں سرور کے سات — کئے جنگ کفار ابتر کے سات
نہیں ہیں وے معدود اصحاب چند — ہے جو زعم شیعہ کا ای ہوشمند
ہوا جب کہ کفار سے جنگ بدر — وے تھے سیصد و سیزدہ اہلِ قدر
بھی جنگ اُحد جب ہوا آشکار — صحابہ تھے اس جنگ میں یک ہزار
ہوا جبکہ جنگ تبوک اے پسر — اُتھے تیس ہزار انمیں وے نامور
بھی ایسا ہی دوسرے لڑائیاں ہزار — ہزاروں سے اصحاب تھے نامدار
وے سب شاہِ عالم کی یاری کئے — بعونِ الٰہی وے غالب ہوئے
تھے فانی محبت میں سرور کے وہ — تھے عاشق جمالِ مطہر کے وہ
تھے ایسی تجارت کے امیدوار — کہ نقصان جسمیں نہیں زینہار
محبت نبی کی وہ ہے بے نظیر — کہ دیویگی عقبیٰ میں نفعِ کثیر
ہدایت کو سرور کے کر اعتصام — کئے ترک اپنے قبایل تمام
وے پائے ہیں جب ظلِ قرب نبی — ہوئے دشمنان انکے خویشان سبھی
لئے قطع رشتہ قرابت کا سب — دئے داد ظلم و عداوت کا سب

پس اصحاب یارب ترے واسطے
نہ بھول انکو یعنی انھین دایما
بھی رضوان سے اپنے شام و سحر
بھی دے اسکا بدلہ انھین باشرف
وے ہمراہ ہوکر نبی کے ترے
ہمیشہ جو عالم کے داعی ہوئے
عطا کیجیے انکو بہتر جزا
کہ دعوت کئے دین کی لوگونکو جو
انھین سے ہزارون مسلمان ہوئے
نہ بوذر و عمار اور چند کس
بھی وے قوم کے چھوڑ اپنے دیار
بھی وہ عیش و راحت کتین اپنے چھوڑ
جزا اسکا دے انکتین ای خدا
الٰہی صحابہ کے ستر و عیان
بھی حق مین انھون کے کہین بنا
سو انکو بھی بہتر جزا دیجیے
یقین یہہ کلام امام ہمام
وہی مومن ہین تیسری قسم کے
وہین اہل سنت بلا ریب و ظن

کئے اور چھوڑے جو رہ مین ترے
دے امداد و ہجرت کا دیجیے جزا
تو انکتین راضی و خوشنود کر
وے لائے جو لوگون کو تیری طرف
ترے ہی طرف اور ترے واسطے
بہتر و بیج اسلام ساعی ہوئے
تامل کرو منصفو اب ذرا
تمامی صحابہ ہین سرور کے او
انھین سے بہت اہل ایمان ہوئے
بکاتے ہین جسطرح شیعہ ہوس
ترا رہ مین ہجرت کئے اختیار
رہے رنج و غربت سے جو دل کو جوڑ
بھی کر انپو رضوان و رحمت سدا
ہوئے ہونگے جتنے یقین پیروان
بھی اغفر لنا اور اخواننا
یہہ اتباع پر رحمتین کیجیے
اشارہ ہے اس بات پر لا کلام
دعا جو کرین حق مین اصحاب کے
نہ شیعہ خوارج نواصب ہین

بہ تعریف اتباع ای نیک نام   کئے فقرے دلچسپ لکھہ وہ امام
کہا ہی کہ وے پیروان نیک ڈھب   معاون ہین اصحاب کے روز و شب
کرے طعن یعنے جو اصحاب پر   ئے کرتے ہین رد اسکتابین سربسر
سو یہہ وصف بھی اہل سنت کا ہی   نہین اہل بدعت ضلالت کی ہی
ہوا دیکھہ ثابت یہہ قرآن سے   بھی عترت کے قولون کے برہان سے
کہ یہہ مذہب اہل سنت بجا   مطابق ہی قرآن کے بے مرا
بھی ہی موجب مذہب اہل بیت   نہ شیعہ ہین بر مشرب اہل بیت
بھی انکے روایت غلط ہین تمام   بہ نزدیک سجاد علیہ السلام
جو منسوب ہین انکے بعضے نقول   بہ بعضے بزرگان آل رسول
مخالف ہین جب قول سجاد کے   مخالف بھی قرآن کے ارشاد کے
غلط انکی نسبت ہی با اہلبیت   گڑھایا ہی کوئی مفتری وہ کمیت
جو لایا ہی ایمان قرآن پر   بھی ہی تابع آل خیر البشر
تو ایسے روایات سے اجتناب   سدا اسکو لازم ہی بے ارتیاب
صحابہ کا حب ادب غیر مین   دل و جان سے اسپو ہی فرض عین
لکھا یون ہی علامۂ دہلوی   رسالے مین اپنے بوجہ قوی

سائر اصحاب صداقت نصاب حضرت رسول مقبول عدول ال

ہی کہ صحابہ ہین سارے عدول   ہین راضی انھون سے خدا و رسول
عدالت صداقت دیا انکو رب   انھون کے روایات اصدق ہین سب
مبشر ہین بعضے بدار جنان   اول انمین عشرہ مبشر ہین جان

بھی اہل حدیث نیکو شعار ہو
بھی انکے سوا کئے صحابہ دگر ہو
تھا جب اقتضائے بشریت کا مگر ہو
کبھو بعض لغزش کے مصدر ہوئے
یہاں طعن اور لعن سے لب کو بند
کہ بر حکم بشری رسولوں سے بھی
روا طعن انپر نہیں زینہار
ہوا انمین جو کچھ کہ جنگ و جدال
وہان تو تعصب سے مت کھول لب
کہ طرفین اصحاب سرور کے ہین
صحابیت انکی یقینی ہی جان
وہ قضیے کا جو حکم ہے ای پسر
وہ قضیے کے کیا حکم سے تجھ کو کار
معاویہ جو مرتضی سے لڑا
معاویہ کا اُس سے جنگ و جدال
ولیکن ہے اسباب مین اختلاف
خطا اجتہادی کہے کوئی جان
کہ تک مجتہد اسکو بولے بجا
صحیح مین دو قولان ہی ای باادب

جو رضوان کی بیعت سے پائے رواج
مبشر ہین جنت سے ای مور
عوام صحابہ سے بعض ای پسر
کبھو بعض زلت کے مظہر ہوئے
بھی تاویل کر انکی ای ارجمند
ہین زلات صادر ہوئین گر کبھی
کہ طاعن کو ہے اسکے تعذیب نار
جو کچھ انمین آیا خلاف و ملال
یہہ جانے ادب ہی یہہ جا ادب
بطرفین خویشان پیغمبر ہین
وہ قضیے لڑائی کے ظنی ہے جان
خدا پر ہی اسکو تو تفویض کر دو
یہان عاقبت بس تو اپنی سنوار
خلافت کا حق مرتضی کا ہی تھا
خطا ہی معترز بلا قیل و قال
کہ کیسی خطا ہے وہ ای سینہ صاف
خطائے بغاوت کہے کوئی نادان
بھی بعضے کہے مجتہد وہ نہ تھا
تو سُن انکی تحقیق تطبیق اب

که در عصر پاک رسول عباد — نه پایا تھا وه درجهٔ اجتهاد
معاویه کو ہین بعمر اخیر — حدیثون کی ہوئی جب سماعت کثیر
سو تب بعض فقہی مسایل مجهار — وه دیتا اتها دخل ای ہوشیار
یہی معنا ہے قول عباس کا — که بولا فقیه اسکو وه باصفا
علی کی خلافت پو ای منعقد — جماعت ہوئی تھی جو یک منعقد
خروج معاویه اس سے یقین — محل وه خلافت کو ہرگز نہین
که تب اجتهاد اسکا ای باخبر — نه رکھتا تھا رتبه سمجھه اسقدر
که جو مردم حل و عقد ہون بچار — کیئے جاوے ویسو نہین اسکا شمار
علی کی خلافت بلک بے ہراس — ہے ثابت بنص اہل تحقیق پاس
کیھو اجتهاد ای فراست سیر — مقابل نہین نص کے ہے معتبر
خطا گرچه اس سے ہوئی ای رشاد — خطاے بغاوت ہو یا اجتهاد
اسے شاه عالم سے صحبت ہے جب — یہان ہمکو لازم ہے حفظ ادب
نه ہجاے مرکب توان تاختن — که جاہا سپر باید انداختن
نه در ہر سخن بحث کردن رواست — خطاے بزرگان گرفتن خطاست
امام ابو ذرعه عالی مقام — کہا ہے سہه کیا خوب دلکش کلام
معاویه کا رب ہے رب رحیم — یقین خصم اسکا ہے خصم کریم
وے دونو ہین کا ہیکو آتا ہے تو — خلل دین مین اپنے لاتا ہے تو
ہے جب مرتضی بادشاه کریم — اسے بخش دیگا بلطف عمیم
بھی اصحاب مین جو لڑایان ہوئے — وقایع جو کچھه انھین مین رو دئے

ہے کف لسان اُس سے جو اجتناب | سمجھو اُس مین ہرگز نہون لکشاب
جو قصص جہان ہون ای عزیز | صحیح اور غلط ہین مگر کچھ تمیز
بھی لکھتے مورخ جو جہان ہین | بھی شیعہ کے جھوٹے جو نقال ہین
بھی بے علم واعظ جو ہین قصہ گو | جو کچھ رطب و یابس کو پاتے ہین او
سو لکھتے ہین کہتے ہین وے آشکار | نہین انکے اخبار کا اعتبار
کہ اکثر غلط انکا تبیان ہے | صحابہ پہ تہمت ہی بہتان ہے
تو تحریر سے انکے اعراض کر | براہین سے رد رفاض کر
جو شیعہ کے ہین طعن اصحاب پر | جواب اہل سنت کے بھی معتبر
اگر چاہیے تو دیکھ ای باصواب | وہ علامۂ دہلوی کی کتاب
وہ مشہور ہے تحفہ فارسی | ہے ارباب حق کی عجب آرسی

ادب و احترام آثار کرام و مشاہد عظام حضرت سید انام از جملۂ علامات محبت و لیست علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و السلام

بھی جو چیز حضرت سے منسوب ہے | بھی جو اسکی مرغوب و محبوب ہے
بھی متعلق اُس سے معابد ہین جو | بھی اسکے مکان و مشاہد ہین جو
بھی باقی جو کچھ اسکے آثار ہین | جو خیر و برکت کے انبار ہین
وہ جس جائے اور پڑھا ہے نماز | بھی بیٹھا ہے جس جا تو وہ سرفراز
بھی جس چیز و جس جا کو ای باصفا | رسول خدا کا لگا دست و پا
وے ہر ہر کی تکریم و حب سر جان | وہ ہے ہمین تکریم شاہ جہان
سلف اور خلف کے جو تھے صالحین | بزرگان اصحاب اور تابعین

بھی اتباع انکے ذوی الاحترام — بھی بعد انکے سب اولیائی کرام
تھے تکریم مین انکے بس جانثار رہ — مودّب تھے بس اُس سے ستر وچہار
حکایات انکے بہت آئے ہین — مُطَوّل کتابون مین وے لائے ہین
مین لکھتا ہون تھوڑے یہان مختصر — مودّب رہے یونہی تا ہر بشر
صحابی تھا ایک شہ کا عالی مَقام — تھا محذورہ کا پدر وہ نیکنام
دراز اسکے ایسے تھے موئے جبین — کہ بیٹھا تو گرتے تھے وہ بر زمین
کئے لوگ اِسطرح اُس سے سوال — کہ تو قطع کرتا نہین کیون یہہ بال
کہا دستِ پاکِ رسولِ امین — لگا تھا یہہ موُئے جبین کنئین
لہذا برکت کی خاطر سَدا — حفاظت مین لاتا ہون انکی بجا

حکایت

صحابی جو تھا خالد ابنِ ولید — امارت شجاعت مین فردِ وحید
کلاہ ایک تھی محترم اسکے پاس — تھے اسمین کئی موئے سالارِ ناس
گری جنگ مین ایک وہ بر زمین — ہوا مضطرب (بیقرار ۱۲) آہ خالد وہین
اُتر اسپ سے اور اٹھا جلد تر — بھی باندہا ہی محکم اُسے سر اوپر
لگی تھوڑی اِس کام مین اسکو دھیل — ہوئے چند اسمین مسلمان قتیل
صحابہ یہہ فعل اسکا تب دیکھکر — کئے سخت اِنکار خالد اوپر
کہا انکو یون خالدِ دین پناہ — نہین یہہ کیا مین زبہر کلاہ
اُٹھایا کلاہ بلکہ اِسو اسطے — کہ موئے شریف اِسمین محفوظ تھے
اُٹھایا اِسو اسطے مین یقین — نہ چھوڑین کہین انکو مشرکین

بھی برکات اسکے مرنے تک رہے — نہ جاوے ذرا مین اسکی بات سے

حکایت

جو جا کہہ پہ بیٹھا تھا پیغمبر — ہی مروی وہان اگے ابن عمر
رکھہ اس جا پہ اپنا دست یمین — اپنے پھیرتا منہہ پہ اپنے یقین

حکایت

روایت ہی عثمان کا نہ حیا — بدست نبی جب کہ بیعت کیا
کبھو عضو مخصوص کو اپنا ہات — نہ ہرگز لگایا ہی وہ تا وفات

حکایت

عصائے نبی دست عثمان سے چھین — لے جہجاہ غفاری ای اہل دین
بھی رکھہ اپنے زانو پہ وہ بیخبر — ہی چاہا اسے توڑ دین جلد تر
کیئے شور و فریاد لوگان بہت — عصا چھین اس سے لیے مین ترت
ہوئی ایک مرض جسکا خورہ ہی نام — کہ عربی مین کہتے ہین جسکو جذام
ہوا جلد زانو پہ اسکے نمود — اسی سال مین وہ موا اس سے زود

حکایت

مدینے کی سرحد مین ہو کر سوار — نہ پھرتا تھا مالک کبھو زینہار
بھی کہتا تھا رکھتا ہون شرم از خدا — کہ جس جا مین مدفون ہی خیر الورا
وہان کی کرون خاک کو پائمال — ز بستم ترنگ یہہ نہین ہی مجال

حکایت

حکایت ہی یک شخص ای با صفا — مدینے کی مٹی کو ردی کہا

دیا فتویٰ مالک امام زمان   کہ مارین بلا شک اُسے قمچیان

حکایت

تھا احمد جو یک زاہد باصفا   بڑا غازی و تیر انداز تھا وہ
وہ کہتا ہی جب سے سنا مین یہہ بات   لگا اُس کمان کو ہمیشہ کمات
کبھو تب سے مین اُس کمان کو تئین   یقین بے طہارت پکڑتا نہین
روایات ایسے بہت آئے ہین   نہ لایا ہون خوف طوالت سے مین

محبت علمائی دین و صلحائی نیک آئین و پیروان سُنن سید المرسلین از جملہ علامات محبت آنحضرت است

بھی از جملہ حب سار دین ہو   محبت ہی علمائے دین کی یقین
محدث جو تھا ہند کا ای خبیر   کثیر التصانیف فرد شہیر
صفاکیش عبد الحق محترم   مدارج مین اپنے کیا ہی رقم
کہ علما و صلحا کے سات اتحاد   بھی سب تابعان سنن سے وداد
علامت نبی کی محبت کی ہے   نشان مصطفیٰ کی مودت کی ہے
بھی جو مرتکب فسق و بدعت کے ہین   مخالف جو اسکی شریعت کے ہین
عداوت اُنھون کی بسر عیان   پیمبر کی الفت کی ہیگی نشان
یہہ آیت ہی اس مدعا پر دلیل   کہ فرمایا اسطرح رب الجلیل

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ
عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ

ہوا اس سے ظاہر کہ جو صدق سے
خدا اور قیامت پہ ایمان رکھے

خدا و نبیؐ کے مخالف کے ساتھ
محبت نہ رکھتے ہیں وے نیکذات

اگرچہ مخالف وے ہوں بدسیر
انھیں کے پدر یا برادر پسر

تنبیہ

پس ای مومنو غور کیجے بیان
ذرا داد انصاف دیجے یہاں

یہہ حب نبیؐ کی علامت بڑی
ہی پیش نظر تم رکھو ہر گھڑی

رہو عالموں صالحوں کے محب
سنن کے سدا پیرو و محب

ز فساق اور اہل بدعات تم
رکھو بغض و انکار دن رات تم

خدا و نبیؐ کا کرے جو خلاف
نہیں اسکو لایق محبت کا لاف

یہیں سے ہوئی بات ثابت یہہ صاف
کہ شرع نبیؐ کا کرے جو خلاف

جو شدوں کا جھنڈوں کا پوجا کرے
کچھ اسکی برائی نہ سوچا کرے

کریں صندل و عرس میں بدعتیں
سنوارے بزرگوں کے بس تربتیں

بھی گاویں بجاویں بنزد قبور
کریں رقص و باجے سے جشن و سرور

چراغوں میں باروت میں صرف مال
کریں اور جانیں اسکو کمال

بلکہ فرض جانیں یہہ اسراف کو
قبولیں نہ فرمان لا تسرفوا

بھی شادی غمی بیچ ایسے ہی کام
کریں رسم بدعات و فسق و حرام

مخالف ہمیشہ کے ہیں یہ سبھی
نہ الفت روا ہی انھوں کی کبھی

کرے الفت ایسوں کی جو کوئی قبول
وہ کھویا علامات حب رسول

یقین بغض و انکار ایسوں کے ساتھ
ہی آیا حب شہ کائنات

اُس آیت کا شانِ نزول ایمان — لکھے اہلِ تفسیر اسطرح جان
کہ بعضے صحابہ نبیؐ کے بجاء — بحبِّ خدا و رسولِ خدا
کیئے قتل اپنے ہین پدر وکتین — بھی پسران و اخوان و خویشو نکتین
دِئیے مصطفیٰ کی محبت کا داد — زمانے کو ہی حشر تک جسکا داد
یہی تھی یقین اُلفتِ صادقہ — یہی تھی بجا اُنسے لائقہ
ہوئے اُنسے راضی خدا و رسولؐ — ہوئی حق مین انکے یہہ آیت نزول
کیا انکی توصیف پروردگار — یہی ہین وے اصحاب عالی وقار
کہ تھا بو عبیدہ جو عالی قدر — زکبرائے اصحابِ خیر البشر
بجنگ اُحد پدر کو اپنے مار — لے آیا ہی اُسکا سرِ نابکار
رکھا در حضور شہِ بحر و بر — کہا ہی یہہ اُس بوڑھے کافر کا سر
خلاف خدا و خلافِ رسولؐ — جو کرتا تھا وہ بو الفضول و جہول
بھی صدیقِ اکبر صداقت مآب — یقین غزوۂ بدر کے دن شتاب
پسر اپنے عبد رحمان کتین — وہ اپنے ہی لختِ دل و جان کتین
بلایا ہی میدان مین جنگ پر — کرے قتل تا اُسکتین جلدتر
ولے جنگ پر اسکے شاہِ ہدا — نہ صدیق کتین اجازت دیا
کہ اِسلام سے اُسکے خیر البشر — خبردار تھا معجزے سے مگر
ہدایت دیا بعد اُسکو خدا — وہ ایمان سے آ مشرف ہوا
بھی مصعب جو تھا یعنے ابن عمیر — صحابی جلیل القدر اہلِ خیر
عبید اُسکا بھائی تھا کافر اشد — کیا قتل اُسکو بجنگ اُحد

تھا گمراہ جو عاص ابن ہشام　　تھا ماموں عمر کا وہ ای نیکنام
اُسے غزوۂ بدر مین بیدریغ　　کیا قتل فاروق اعظم بہ تیغ
علی حمزہ اور بوعبیدہ ای یار　　یقین بدر کے جنگ مین آشکار
ولید اور عتبہ و شیبہ کو ہان　　کئے قتل خویشان تھے بہت بیجان
صحابی تھا عبد اللہ جو باصفا　　کہ تھا پدر اسکا منافق بڑا
سفر مین کہا تھا وہ یون بے ادب　　کہ رجعت کرین ہم مدینے کو جب
معزز بڑا ایک ہی شخص جو　　نکالیگا وہ خوار تر لوگ کو
چنانچہ یہہ آیت مین رب العلا　　خبر قول سے اُس شقی کے دیا

یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ

رکھا تھا اعز سے مراد آپ کو　　کہا خوار تر شہ کے اصحاب کو
سو عبد اللہ اُسکا پسر باشرف　　کیا جب کہ رجعت مدینے طرف
وہین کھینچ تروار کو اپنے تب　　مدینے کے در پر کھڑا ہو غضب
لگا کہنے یون اپنے وہ پدر سے　　اعز و اذل تو کہا تھا کسے
ارے بے ادب کیا کہا زشت بات　　ہوا بدادب شہ کے یارون کے ساتھ
ارے بے ادب کیا جسارت کیا　　صحابہ سے کیسی کنایت کیا
ارے یہہ پیمبر کے اصحاب مین　　حبیب الٰہی کے احباب مین
بنزد خدا و رسول خدا　　بڑی انکی عزت ہی ثابت سدا
تو برعکس اب اُسکے یہہ بات بول　　یہہ اقرار سے اب زبان اپنی کھول
اذل خلائق ہو بجز بلا کلام تو　　اعز خلائق ہین صحب کرام

اگر یون کہیگا تو تو ہی بھلا	وگرنہ مین کاٹونگا اب سر ترا
کہا باپ اسکا اُسے ای پسر	تو کیا یونہی کر دیویگا سر بسر
کہا ہان کہ یونہی کرونگا مین آج	کیا یونہی اقرار وہ لا علاج
کیا جب یہہ اقرار وہ آشکار	اُسے تب ہی چھوڑا وہ نیکو شعار

روایت

ہی مروی برادر تھے دو ای ہمام	حویصہ محیصہ تھے دونوں کے نام
جو چھوٹا برادر تھا نیکو صفات	مسلمان ہوا تھا عقیدت کے سات
اُسے یک یہودی کے جب قتل پر	مقرر کیا وہ شہ بحر و بر
برادر بڑا یون کہا اسکو تب	تو کیا قتل کرتا ہی ایسے کو اب
کہ چربی ہمارے شکم کی تمام	نشان اُسکے نعمت کی ہی لا کلام
کہا بھائی چھوٹا اُسے ای جہول	وہ کیا چیز ہی پیش حکم رسول
اگر حکم فرماوے مجھکو نبی	کہ تجھکو کرون قتل کر دون ابھی
بڑا بھائی یہہ سُنکے حیران ہوا	اُٹھا اور انصاف سے یہہ کہا
عجب دین تو یہہ کیا ہی قبول	عجب ہی یہہ حب خدا و رسول
مرا جان و دل ہی یہہ دین پر فدا	یہہ کہہ جلد کلمہ شہادت پڑھا
ہین ایسے روایت بہت ای امین	کہان تک لکھون مجھکو طاقت نہین

محبت قرآن کریم و فرقان عظیم و عمل بران از جملہ آثار محبت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات

بھی از جملہ حب شاہ انام	محبت ہی قرآن کی صبح و شام
کہ لایا وہ از درگہ ایزدی	بھی تھا اُس سے وہ ہادی و مہتدی

نشان محبت

بھی متعلق اُس سے ہی تھا وہ سدا
کہ تھے خلق قرآن اُنکے بجا

محبت ہمیشہ یہہ قرآن کی
صداقت حلاوت ہی ایمان کی

محبت سے قرآن کے کیا ہی مراد
مین لکھتا ہون رکھہ خوب تو اسکو یاد

محبت ہی اسکی تلاوت اول
بھی معنا سمجھہ اسپو کرنا عمل

کہا تستری حب حق کی نشان
محبت ہی قرآن کی بیگمان

نشان حب قرآن کی ای باصفا
بلا ریب ہی الفت مصطفیٰ

نشان حب سرور کی سیر و جہار
محبت ہی سنت کی لیل و نہار

نشان حب سنت کی بھی ایمان
یقین آخرت کی محبت ہی جان

نشان اُنس آخرت کی بجا
سمجھہ بغض دنیا ہی صبح و مسا

نشان بغض دنیا کا یہہ جان لے
کہ سامان نہ اُسکا ذخیرہ کرے

مگر توشہ اتنا ہی ای اہل دین
کہ پہنچاوے وہ آخرت کو یقین

بھی عثمان کہا گر دلان پاک ہین
تو سیری نہ قرآن سے ہو اُنکو ہین

محب کو ہو کسطرح سیری مدام
کہ وہ اک محبوب کا ہی کلام

محب کو وہی لب کہ مطلوب ہی
مقالات محبوب مرغوب ہی

کلام اپنے محبوب کا پاک تر
محب کو ہی محبوب شام و سحر

بلا شک رہین پاک جن کے قلوب
وہی منصف اِس صفت سے ہین خوب

نہین جنکے لیکن دلان پاک ہین
نہین وے یہہ مبتلین چالاک ہین

بہت حیف ہی ویسے لوگون لب
کہ عشق مزامیر مین روز و شب

ہین رہتے فدا اُون دل و جان سے
نہ کام ہی احادیث و قرآن سے

رکھین شوق وہ راگ کا جسقدر | نہ قرآن احادیث کا اسقدر
خریدین گناہ صرف کر ذن کو | بلاوین تمنا سے قوال کو
طرف اسکے لوگون کو دعوت کرین | یہہ عصیان کی انکو ضیافت کرین
کہان اسقدر انکو قرآن سے شوق | احادیث سالار اکوان سے شوق
بری محفل وعظ و تذکیر سے | ہین سرمست صوت مزامیر سے
خرابی باطن کا ہی یہہ نشان | یہہ دلکی پلیدی کا باعث ہی جان

مسئلہ

خوش آواز قرآن ہی پڑھا روا | ولے ڈھب نکلے اسمین ہو راگ کا
خبر ہی کہ قرآن کو زینت بجا | تم آواز سے اپنے دو یو سدا
تغنی کریگا نہ قرآن سے جو | مقرر نہین ہی ہمارے سے [illegible]
بڑھانے لئے نور صدق و یقین | کوئی خیر قرآن سے زاید نہین
خصوصاً خوش الحان بصوت عرب | بڑھاتا ہی ایمان کا لذت عجب
صحابہ مین ایسے خوش الحان تھے | عجب ایسے قرائے قرآن تھے
دلون سے لجاتے تھے صبر و قرار | بڑھاتے تھے انوار ایمان ای یار
خصوص ابن مسعود اور اشعری | بے رکھتے تھے اسباب مین سروری
بھی امثال انکے صحابہ دگر | تھے اس پاک فن مین بڑے نامور

روایت

روایت کیے اشعری نیک ڈھب | تلاوت مین مشغول تھا ایک شب
وہ سنتا تھا گوشنے سے سرور شوق | بھی قرأت سے تب اسکے لیتا تھا ذوق

بہت اُس سے محظوظ ہوتا اتھا   ہوی صبح جب اشعری سے کہا
تو کیا خوب قرآن پڑھتا تھا رات   مین سنتا تھا اسکو تمنا کے سات
کہا اشعری ای رسولِ خدا   سماعت تری آہ گر جانتا ہو
تو آواز کو اپنے تب ہو کے شاد   مین آراستہ اُس سے کرتا زیاد

روایت

روایت ہے یکبار سالارِ دین   کہا ابن مسعود کو ای امین
کہ پڑھکر سنا مجھ کو قرآن سے   سنون تا اُسے مین حل جان سے
کیا عرض وہ ای رسولِ انام   پڑھون کیا مین تجھ پر خدا کا کلام
ہے حالانکہ قرآن کا تجھ پر نزول   کیا اسکو ارشاد تب یون رسول
کہ مین دوست رکھتا ہون اسکتین   کہ قرآن سنون دوسرے سے یقین
پڑھا چند آیات وہ باوقار   وہ سنتے ہی سرور ہوا زار زار
بھی یون سینہ پاک کرتا تھا جوش   کرے دیگ چولے پو جیسا خروش

روایت

بھی قرآن سے جب ورد ابن عمر   تھا پڑھتا سدا اپنا ای باخبر
گذرتا تھا وہ کوئی آیت پو جب   تو اُسکا گلو بند ہوتا تھا تب
بھی ہو بیہوش گرتا زمین کے اوپر   وہ دو تین دن بیٹھتا اپنے گھر
سمجھ اُسکو بیمار لوگ ای میان   عیادت لیے اُسکے آتے مکان
بھی ہو جمیع اصحاب خیر الانام   تھے یون بولتے اشعری سے تمام
ہمارے خدا کا دلا یاد اب   سنا یعنے کچھ حق کا ارشاد اب

وہ پڑھتا تھا قرآن خوش الحان جب　　وے سنتے بذوق دل و جان تب

روایت

روایت کیا ابن حنبل نے جان　　بھی دیگر بزرگان فضیلت نشان
کہ روز قیامت میں رب الانام　　کہیگا بداود علیہ السلام
ہماری تو تحمید و تمجید کر　　وہ آواز سے جو تھا دنیا بہتر
کرے عرض داود تب ای خدا　　وہ آواز تو مجھ سے جاتا رہا
کہے حق تعالی بلطف و کرم　　وہی تجھ کو آواز دیتے ہیں ہم
وہ تب عرش کے ساق کے پاس آ　　بہ تمجید و تقدیس رب العلا
فصاحت سے کھولیگا اپنی زبان　　سنیں جب وہ آواز اہل جنان
بہشتی جو ہیں نعمتیں سب کے سب　　فراموش کر دیوینگے جلد تب

ازجملہ اعظم علامات و عمدۂ آثار محبت حضرت سید الناس اختیار زہد و ایثار و فقر و افلاس است

بھی جب نبی کی نشان عظیم　　محبت کا اسکے کمال ای فہیم
یقین فقر اور زہد و ایثار ہے　　محبت کی اسکے یہہ انوار ہے
ہے فرمایا اسطرح سالار دین　　رکھیگا جو کوئی دوست میرے تئین
طرف اسکے افلاس ہان سر بسر　　یقین آتا ہے اس سے بھی جلد تر
بلندی سے جنگل کے جون سیل آب　　بسوئی نشیب آوے ای با صواب

روایت

کیا شخص یک نے اس شاہ سے　　کہ میں دوست رکھتا ہوں دل سے تجھے

کہا شہ نے خبردار ہوشیار رہ کہ کہتا ہی کیا تو سمجھ کر یہہ کہہ
کیا عرض پھر ای رسول خدا کہ مین دوست رکھتا ہون تجھکو بجا
کیا اسکو ارشاد تب شاہ دین اگر دوست رکھتا ہی مجھکو یقین
تو تیار کر فقر خاطر لباس ہی افلاس کا یعنے تجھکو آساس
کہا ایک شخص ای شہ مرسلین کہ رکھتا ہون مین دوست حق کو یقین
کہا اسکو سالار اخیار تب بلا کے لئے رہ تو تیار اب
ہی از جملۂ آن حقوق کرام ہی فرض اسکے اوپر درود و سلام
اگرچہ تمام عمر مین ایک بار ہی کلمے مین فرض ای باوقار
ولے نام اطہر سنے اسکا جب درود و سلام اسپو واجب ہی تب
نہین اسمین کچھ شک و شبہ و گمان ہی مختار علما ہی قول ان
مواہب مین یون قسطلانی کہا ہی قال الطحاوی اسی قول کا
جماعت یک احناف کی ای بسر شوافع کی بھی یک جماعت دگر
وہ قاضی ابوبکر بھی ای زکی جو تھا قدوۂ مذہب مالکی
یہہ سارے سبی بات پر آئے ہین دلیل وجوب یہہ خبر لائے ہین

مَن ذُکِرتُ عِندَہٗ فَلَم یُصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

جہان یعنے ہو ذکر پاک رسول نہ بھیجا درود اسپو جو بوالفضول
مرگا وہ پس جائیگا در سقر احادیث ایسے بھی آئے دگر
ولے یون کہے دوسرے عالمان کہ جب ایک مجلس کے ہی درمیان
کئے بار مذکور ہو شہ کا نام تو واجب ہی اول درود و سلام

بھی ہی سنت و مستحب بار بار — یہہ حکم ایک مجلس کا ہی آشکار
وہ جگہہ سے مجلس بھی بدلیگی جب — تو پھر بار اول ہین واجب ہے تب
رہے مستحب گرچہ ہر ایک بار وہ — ولے جانگر اُس کو واجب کے سار
لکھو اس مین ہرگز نہ لاوے قصور — درود اسپو ہر بار بھیجے ضرور
مقرر بڑی یہہ عبادت ہی جان — بڑی یہہ دو جگ کی سعادت ہی جان
فضایل مین اسکے حدیثین بہت — ہین وے چھوڑنیکے وعیدین بہت
مُفصل لکھون گر وہ ای باصواب — تو ہوویگی وہ یک مطوّل کتاب
زمان و مکان اور فضایل ای یار — کچھ آگہہ لکھا اسکے با اختصار
مین دو سہ حدیثون لوای باصفا — بہ ناچار کرتا ہون اب اکتفا

روایت

دیا ابن مسعود ہی یون خبر — کہ فرمایا اسطرح خیر البشر
قیامت کے دن سب سے نزدیکتر — مرے پیسے وہی شخص ہو سربسر
جو مجھ پر پڑھا ہی زیادہ درود — بھی دوسری خبر پائی ہی یہہ ورود
کہ ناجی ترین خلایق بجا (نجات پانی والا) — زہول قیامت وہی ہوویگا
تمہارے سے ای مومنان رشاد — جو بھیجا ہی مجھ پر درودان زیاد

روایت

ابو طلحہ السی روایت کیا — کہ یک روز وہ سرور انبیا
ہوا رونق افروز ای باشعور — تھا چہرہ منوّر بفرح و سرور
کہے لوگ ہم دیکھتے ہین اثر — خوشی کا ترے روی پرنور پر

علامات ذوق و سرور و طرب ۔ ہین رخشان جبین مبارک پہ اب
سبب کیا ہی اسکا تو ارشاد کر ۔ کیا انکو ارشاد پیغامبر
کہ آیا ہے پاس اب جبرئیل ۔ یہہ پیغام لایا ز رب الجلیل
کہ آیا تو راضی نہین اسپر اب ۔ کہ کہتا ہی یون یا نبی تیرا رب
کہ کوئی امتی یک تیرا اہل سود ۔ نہ یکبار بھیجے ترے پر درود
مگر اس مسلمان پر دس درود ۔ یقین بھیجتا ہی وہ رب الودود
بھی فرمایا سالار جن و بشر ۔ کہ بھیجے درود ان جو کوئی مجھ اپر
درود اسپہ کہتا ہی حق تب تلک ۔ درود ان کہے مجھ پو واجب تلک
بھی فرمایا یون سید کائنات ۔ جو یکبار بھیجے مرے پر صلوات
خدا اسپو صلوات بھیجیگا دس ۔ خطیات اسکے مٹا ویگا دس
بھی درجات دس اسکے ای ارجمند ۔ کریگا عنایت سے اپنے بلند

روایت

امام بحق صادق با صفا ۔ نبی والد سے اپنے روایت کیا
کہ اسطرح فرمایا سالار ناس ۔ کہ مذکور ہونگا مین جسکے پاس
درود او مرے پر نہین تب کہا ۔ تو جنت کا وہ راستہ گم کیا

روایت

قتادہ روایت کیا ای ہمام ۔ کہ فرمایا اسطرح شاہ انام
کسی مرد کے پاس ای نیکو منو ۔ کئے جاونگا ذکر مین جب سنو
وہ صلوات مجھ پر نہ بھیجا بہم ۔ مقرر کیا وہ مرے پر ستم

روایت

بھی جابر کہا ہی کہا شاہ دین
کہ ہو جمع یک جا پہ مسلمین

ہوے منتشر پس وے بن نفع و سود
نہ مجھ پر وہ مجلس مین بھیجے درود

تو گویا اُٹھے اُسی مجلس سے او
کہ مُردار سے بھی رکھے گندہ بو

بہ تعذیب ترک درود و سلام
حدیث ایسے آئے بہت لا کلام

عذاب

درود اپنا پس تم وظیفہ کرو
سعادت یہی ہر کھونے سے تم ڈرو

کیسے اسپو جب حق تعالیٰ درود
بھی اُسکے ملایک معلّا درود

ہو کیا چیز ہم تو اُسیکے غلام
نہ کیون اسپو بھیجین صلوات و سلام

اُسیکے ہین سب کلمہ گو امتی
اُسیکے ہین سب راہ جو ملتی

بھی ہم پر کیا حکم رب الانام
کہ بھیجین سب اسپر صلوات و سلام

چنانچہ اس آیت سے ای نیکذات
ہی ثابت وجوب سلام و صلوات

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

معنی صلوات

خدا اور ملک اُسکے نیکو صفات
یقین بھیجتے ہین نبی پر صلوات

ای ایمان والو خواص و عوام
کہو تم بھی اُسپر صلوات و سلام

معانی مین صلوات کے ای بسر
اقاویل علما کے ہین بیشتر

کہا ہی ابو العالیہ نیک نام
کہ سگا وہ از تابعین کرام

نبی الہدا پر صلوات خدا
یہہ معنا ہی رکھیا وا سکو سدا

ثنا حق تعالیٰ کی ہی بر نبی
بھی تعظیم اُسکے ملک پاس بھی

نبی پر صلوات ملک ہی دعا
کہ چاہین وے از بارگاہ خدا

نبی پر کہین مومنان جو صلوات ۔ ہی یہہ بھی دعا یاد رکھ تو یہہ اِستر
زیادہ طلب اُس سے ہیگی مراد ۔ نہ اصل دعا ہی مراد ای رشاد
بھی ضحاک اِلنسا کیا ای میان ۔ کہ صلوت حق اسکی رحمت ہی جان
صلوات ملک مغفرت کی دعا ۔ بدرگاہ غفار صبح و مسا
کہے ہین صلوات خدا خلق پر ۔ ہی یک خاص اور عام تو جھوڑ کر
صلوات خدا انبیاء پر یقین ۔ ثنا اور تعظیم ہی ای امین ہو
کہ ہر ایک کے لایق حال ہو ۔ انھون کے سزاوار اجلال ہو
خصوصاً شہ انبیاء پر صلوات ۔ بہ تحقیق از خالق کائنات
بلا ریب اخص اور افضل ہی جان ۔ وہ سے سب سے اتم اور اکمل ہی جان
جو ہو لایق حال شاہ امم ۔ ہی اعلا و اشرف اعز و اتم
جو صلوات بر مومنین ہی ملک ۔ ہی قرآن مین وہ عام ہی یاد رکھ

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ

وہ سارا ہر چیز حق کی رحمت ہی خاص ۔ اسے فضل مین رب سے ہی اختصاص
سوا شاہ کے خلق اور تمام ۔ سمجھ رحمت عام ہی لا کلام
وہی رحمت عام کا ای فہیم ۔ یہہ آیت مین آیا اشارہ عمیم

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

حلیمی نے کہا ہی ای باصفا ۔ کہ معنی صلوات بر مصطفی
جو دنیا مین تعظیم ہی ای رشاد ۔ بجہ تعظیم سن یہی ہی مراد
کہ مومن پڑھے جو نبی پر درود ۔ وہ یون بولتا ہی ز رب الودود

الٰہی بیا مین یا رب یہی کہین — کرم معظم تو رکھہ بالیقین
با علاء سے ذکر مبارک مدام — بلند یعنے کر اُسکا ذکرِ ہمام
بھی اظہار کر اُسکا دینِ متین — بھی کر آشکار اُسکی شرعِ مبین
یہہ دین و شریعت جہانمین تمام — قوی اور باقی تو رکھہ بالدوام
بھی عقبیٰ مین دے اسکو اجرِ جزیل — شفاعت بھی اسکی قبول ای جلیل
بھی سلطان علما رفیع المقام — جو ہے عزّ دین ابن عبد السلام
معارف مین اپنے لکھا ای خبیر — تو رکھہ یاد یہہ نکتۂ دلپذیر
کہ صلوات بر سرور دو جہان — سفارش نہین امتی کی ہے جان
ہین کیا چیز نزد خدا امتی — سفارش کرین فرد معصوم کی
ولیکن کیا حکم ہم کو خدا — کہ انکا کرین شکر احسان ادا
جو احسان ہم پر کئے ہون بشر — سو ہم انکا بدلہ کرین نیک تر
جو ہے ہم پہ احسانِ سالار دین — یقین اسکو کچھہ حدّ و غایت نہین
جب اُس شہ کے شکر عنایات سے — ہم عاجز ہین اسکے مکافات سے
کیا ہمکو مامور رب الانام — کہ بھیجین نبی پر صلوات و سلام
درود و نبی کے فواید یقین — بلاشک ہین ہم پر ہی عاید یقین
الٰہی کرَوڑون درود و سلام — تو ہر آن و ہر دم چہ صبح و چہ شام
ہمارے پہنچا بروحِ رسول — باصحاب و حسنین و زہرا بتول

اختتام این رسالہ میمنت انجام و مکرمت انضمام و مناجات
بدرگاہ رب العلام جلّ عظمتہ

بحمد الله یہ نسخۂ دل نواز
کہ جب پیمبر کا ہی جسمین راز

بحمد الله یہ نامۂ نور بار
حقوق نبی کا ہی جسمین شمار

بحمد الله یہ بوستان نعیم
محبت کی بہتی ہی جسمین نسیم

بحمد الله یہ روضۂ نو بہار
دلان جسکو کرتے ہین بلبل نثار

بحمد الله یہ نسخہ با انتظام
لیا آج رنگ بہار ختام

ہین بیتین یہ نسخےکے سب یکہزار
بہی نون سو یہ پچاہ و دو ور شمار

ہزار و دو صد اور ہفتاد پر
برس آٹھوان تھا شروع ای پسر

غم اندوز وہ جمعہ کا روز تھا
محرم کا عاشور پرسوز تھا

بہی ہوتا تھا زنجیر پائے قلم
پیمبر کی عترت کا درد و الم

دل و جان یہ ماتم سے دونیم تہی
نہ امکان تحریر و ترقیم تہی

اٹھا عجز کے ہاتھہ حق کے جناب
کیا لاجرم اختتام کتاب

الٰہی مری عرض کر یہ قبول
کرا اول مجھے تو فنا فی الرسول

الٰہی تری معرفت کر عطا
تری قرب کی راہ مجھہ کو بتا

بہی کر اپنی ہستی مین مجھہ کو فنا
الٰہی اپنے دستے ساتھہ ای ربنا

رضا پر ترے رکھہ تو راضی مجھے
تو جگ مین یہ سرفرازی مجھے

رذایل سے دل کو مرے دور رکھہ
جلا سے فضایل سے پرنور رکھہ

توکل سے کر میرے دل کو غنی
بہی زہد و قناعت کی دے درویشنی

ترے در پو رکھہ مجھہ کو صبح و مسا
الٰہی نہ مخلوق کے در لجا

لجا مجھہ کو یہان سے ترے در تلک
پیمبر کی قبر مطہر تلک

نبی کی ترے پیروی دے سدا | اسی پیروی مین مجھے کر فدا
شریعت پہ دے استقامت مجھے | تری راہ مین دے شہادت مجھے
خدایا جتنے مومنین مومنات | ہین شرع نبی پر دے انکو ثبات
دے کفار پر انکو فتح وظفر | سب اشرار مفسدین کو مغلوب کر
سبھی علماء فضلاے دین کو تمام | دے توفیق حسن عمل صبح وشام
الٰہی بحق محمد رسول | یہہ نسخے کو دیکر تو رنگ قبول
ثواب اسکا تا حشر اے ذوالمنن | تو پہنچا بروح حسین وحسن مع
ابوبکر و فاروق و عثمان علی | دے میرے مرادات سرّ و جلی

ہمارا تو ایمان پر کر خاتمہ
بحق نبی و علی فاطمہ

نعت

لمصنفہ

خاتم ہے سلاطین کا سلطان مدینہ | جنت کے سلاطین ہین گدایان مدینہ
جب خاک مدینے سے ہو جسم شہ لولاک | پھر عرش سے برتر نہ ہو کیون شان مدینہ
جب باعث تخلیق جہان ہین ہو مدفون | پس رشک جنان کیون نہو بستان مدینہ
انصار شہ دین کے جب اسکے ہون سکان | شاہان زمان کیون نہو سکان مدینہ
کیا نور رفیع العلیٰ بدخشان فضیلت | ظاہر ہوئے اسلام مین از کان مدینہ
باقی نہ رہا مہر سلیمان بن داؤد | تا حشر رہے مہر سلیمان مدینہ

دین مدنی ناسخ ادیان ہی تا حشر
غالب ہی سدا حجت و برہان مدینہ

سالار دو عالم کے محبت کی تحک ہے
کیا سچے ہی نکلے ہین متیمان مدینہ

تا وقت عمر ایک کہین دیر پرانی
راہب کی تھی باقی بہ بیابان مدینہ

اُس دیر کے نزدیک گلی کہیلنے لاگے
یک روز گئی جمع ہو طفلان مدینہ

ناگاہ گلی انکی پڑی دیر مین اسکے
اُس دیر مین دوڑے تو بچیان مدینہ

وہ راہب ملعون نے تب سولہ دیے بیچ
کچھ بولا بشان شہ شاہان مدینہ

دانڈوں سے لگے مارنے تب انکستین جا
جانسے ہی اسے مارے وے صبیان مدینہ

لڑکون کستین الیسی ہو جب انست نبوی
کس درجے مین ہو حب جانان مدینہ

غزوات مین مردیکا دکھا اپنے کرشمہ
قربان ہوئے اسپو شجیعان مدینہ

کرا اپنا فدا جان محبت مین نبی کے
کیا پائے سعادت وے سعیدان مدینہ

ہی فضل شہادت مین انھین شان معلا
سب سید شہدا ہین شہیدان مدینہ

یا رب مجھے اب اوج مدینے مین دے پرواز
کر مجھکو دل و جان سے قربان مدینہ

مجھ دلکو زیارت کا مدینے کے دے مرحم
دو نیم ہی از نشتر ہجران مدینہ

حیران ہی جو پیاسہ مرا خضر دل و جان
کر مجھکو عطا چشمۂ حیوان مدینہ

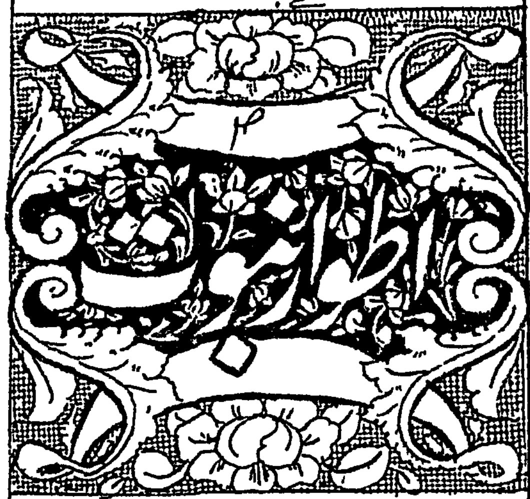
رنجور رہون بیمار رہون ناچار ہون یارب
دے بخش مجھے نسخۂ درمان مدینہ

احقر کو نہین شوق ہی اقبال عجم کا
دے سایۂ آن دولت و ایمان مدینہ

تمام شد

إنك لعلى خلق عظيم

{که از سیوم از ریاض الازهر}
دربیان اخلاق شریف واوصاف منیف حضرت رسول کریم علیه افضل الصلوة والثناء



در مطبع فردوسی واقع معسکر بنگلور از اهتمام حافظ محمد سعید مطبوع گردید

إنك لمن المرسلين على صراط مستقيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کے لایق ہی خلاقِ کریم | کر دیا احمد کو اخلاقِ عظیم
تھا تخلق اسکو با اخلاقِ حق | ماسوا پر اُسمین تھا اُسکو سبق
یہہ سبق کا بس معلم ہی وُہی | خُلقِ اعظم کا متمم ہی وُہی
ہی ادیب و اوستاد اُسکا خدا | اُسکے ہین شاگرد کُل انبیا
گلشن اخلاق سے اُسکے ہی گُل | حسب استعداد چُنے سب رُسل
کوئی ہُوا ہی مطلعِ مہرِ جلال | اور کوئی مظہر ماہِ جلال
جامعیت اُسمین ہر دو نور کی | کی ظہور اس بدر کی اور سور کی
ہی ظہور کل اسما باکمال | اسکی ذات پاک مین با اعتدال
ہی وہ سب عالم مین فرد بیعدیل | خلق مین اسکا نہین ہی کوئی مثیل
ہی نبوت کا اُسی پہ اختتام | ہی اُسیکا خاص یہہ عالی مقام
جونکہ حمد حق کو غایت ہی نہین | نعت احمد کو نہایت ہی نہین
شکر اس نعمت کا کیون کر ہو ادا | اُمتی ایسے کے حق ہم کو کیا

یا الٰہی جون کیا تو سرفراز
ایسی نعمت سے ہمین با امتیاز

یونہی ہم سب کو تو بروجہ قوی
کر عنایت بس اُسیکی پیروی

طاعت و اخلاق اور افعال مین
عادت و اقوال اور احوال مین

نور اخلاقِ نبیؐ سے ای خدا
رکھ منوّر دل ہمارے تو سدا

صد ہزاران ہم سے صلوٰۃ و سلام
دمبدم پہنچا تو اُسپر بالدوام

اور اُسکی آل اور اصحاب پر
جن مین تھے اخلاقِ نبوی جلوہ گر

خاص بوبکر و عمر عثمان علی
جو تھے ہر یک مصدرِ خلق جلی

اور بروح حضرتِ زہرا بتول
لُجّۂ اخلاق و اوصافِ رسول

اور اُسکے قرۃ العینین پر
سیدینِ باصفا حسنین پر

صورت و سیرت مین سرور کے بجا
تھے وے دو آئینۂ قدرت نما

اور بروح حضرت غوث الانام
قربِ حق مین تھا جسے عالی مقام

حاملِ اسرارِ حسنین و علی
خلقِ مصطفوی کا مہرِ منجلی

نائبِ یکتائے سالارِ امم
اُسکے میدانِ ولایت کا علم

جسکا خورشید ولایت لاکلام
بالیقین رخشان ہی تا یوم القیام

تابشان جسکے ہین اقطاب جہان
خاص میرا شیخ فیاضِ زمان

حافظ و عارف محقق مولوی
خازنِ نقدِ علوم معنوی

مظہر اخلاقِ حسنین کرام
مجمع اطوارِ اسلافِ عظام

سید والا نسب عالی حسب
وارثِ گنجینۂ علم و ادب

نام نامی جسکا ہی عبد اللطیف
محی دین سے ہی ملقب وہ عفیف

صد ارشاد و ہدایت بر الہ ۔ فیض گستر اسکو رالکے دیرگاہ

سبب نظم این رسالہ واجب التعظیم

بار اسو بیسن ستھہ سن ہجری تھا جب ۔ مین کیا تھا یہہ رسالہ نظم تب
تھا فقط اِس مین فضایل کا بیان ۔ با روایات صحیحہ اَی میان
بار اسو جب ساتھہ پر تھے نون برس ۔ پھر کیا اسمین کئیے بیتین سدس
یعنے اضداد فضایل مین صریح ۔ جو مقرر کئیے رزایل ہین قبیح ہو
نام ہی انکے فقط ای باَفلاح ۔ دہلوی اپنی مدارج مین لکہا
اُن رزایل کی مذمت مین شہیر ۔ جو احادیث و اثر آئیے کثیر
اور مجرب ہے رزایل کے علاج ۔ جو لکھا غزالی اَی نیکو مزاج
ہے علاج اور روے احادیث و اثر ۔ مین کیا اُسمین زیادہ ای پسر
قاریون کو اسکے تا تہذیب ہو ۔ باعث ترغیب اور ترہیب ہو
اور کتابین اسمین میرے مستند ۔ ہی مواہب اور مدارج معتمد ہو
اور کتب اخلاق کے بہی مشتہر ۔ کیمیا ہی اور احیا معتبر
انکے اطوار نبوت اسمین جب ۔ اِسکا اطوار نبوت ہی لقب
وِرد اِس نسخے کو کیجو مومنو ۔ شوق سے اِسکو پڑہو تم اور سنو
جو فضایل ہین رسول اللہ کے ۔ جو شمایل ہین رسول اللہ کے
جاہ و عزت اسکتین رب الانام ۔ جو دیا ہی انبیا اوپر تمام
تم رہو آگاہ اِس سے باصواب ۔ تم سے تا ماجبر نہین اہل کتاب
اِس زمانے بیچ دیکہو جا بجا ۔ ہی غلو اکثر کتابی لوک کا

اپنے نبیون کی فضیلت کا ہی لیس / کرتے ہین شہرہ وہ مفرط الہوس

دین ناسخ سے طرف منسوخ کے / اور طرف تشریک کے توحید سے

وے بلاتے ہین کئی تدبیر سے / مکر سے ترغیب سے تذویر سے

پس فضایل مصطفیٰ کے خوبتر / تم رکھو شام و سحر پیش نظر

اور کرو خلق نبی کی پیروی / نفس اور شیطان کی چھوڑو کجروی

سیر اِس گلزار انور کا کرو / اپنا دامان اسکے پھولون سے بھرو

ای خداوند کریم کردگار / دے تو اِس گلزار کو رنگ بہار

اور اسکو دیجیے رنگ قبول / کر عطا ہمکو عمل کے اُس سے پھول

ذکر اخلاق نبی مین جاودان / بندۂ احقر کو رکھیے تر زبان

مقدمہ

شاہ کے اخلاق ای فرخندہ پے / جب اتم و اعظم اخلاق ہے

اور منشا اسکا بیشک عقل ہے / عقل ہی اخلاق کا سب اصل ہے

اور سرچشمے سے اسکے ہی تو جان / نہرین علم و معرفت کے ہون روان

پس عقول خلق مین عقل رسول / کیون نہو وے اعظم کل عقول

اور اسکا علم باشان علا / اعظم کل علوم انبیاء

شان علم و عقل مین پورا کمال / اسکو تین بخشا تھا اُس ذوالجلال

کہ سوا اس شاہ عالم کے یقین / کوئی اس رتبے کو پہنچا ہی نہین

دیکھے اسکے جو کوئی احوال پاک / اسکے کچھ اقوال اور افعال پاک

اسکے کچھ حسن شمایل اور سیر / ہوینگے جس شخص کو پیش نظر

اور سیاست انکی عالم پر عیان — اور کیا جو وہ شرایع کا بیان
اور آداب بلند کا بنا — اور قوانین جمیلہ کا بنا
جو کیا مضبوط و محکم بالیقین — احسن ترتیب سے وہ شاہدین
اور جتنے آسمانی ہین کتاب — جو تھا انکے علم سے اسکو نصاب
ماضیہ ایام کا احوال سب — اور اگلی امتون کا حال سب
اور اُس سے حسن تدبیر عرب — جو ہوئی ظاہر بترتیب عجب
تھے عرب حالانکہ بس وحشی خصال — جہل اور ظلم وجفا مین بے مثال
وہ کیا صبر و تحمل کسقدر ہو — انکے جور و ظلم پر شام وسحر
پس وہی لوگ علم اور اعمال مین — نیک اخلاق اور نیک افعال مین
فیض سے انکے بایام قلیل — پائے مین شان جلیل بے عدیل
پس محبت ہیح انکے آشکار — مال وجان اپنا کئے کیسا نثار ہو
اور انکے عشق مین چھوڑے وطن — ہاتھ لائے ملک جنات عدن
ایسے باتون سے جو ہوگا باخبر — دیکھ سرور کے احادیث وسیر
جانیگا بے شبہ وبیشک وہ فہیم — عقل اور اخلاق تھے انکے عظیم
اور یہہ سرور کے اخلاق عظیم — اور یہہ حکمت اور یہہ عقل سلیم
بے تعلم اوستادون کے یقین — بے مطالعہ بھی کتابون کے یقین
تھے جبلی سب کے سب بے تربیت — کہ اکیتے تھے وہ فوارہ صفت
اور اُسے صحبت نتھی حکما کے سات — یا کتابت کہو علمائے کے سات
پس حقیقی انکا حق استاد تھا — باطنی ہر دم اُسے ارشاد تھا

موزِ عالم لیکن بعلم تھا وہ
تھا وہب جو از کبار تابعین
تھا سماویہ کتب سے بھی خبیر
کہ کتبِ قدما کے تا ہفتاد و یک
سب کتابون سے یہی پایا بجا
جو ز آغازِ جہان تا انتہا
سب وہ ہیں بعقلِ ختم المرسلین
جونکہ یک بالو کا ذرہ ہو عیان
کی روایت اس اثر کی یہ علیم
اور شیخ سہروردی باصفا
عقل کے سولا نے سو حصے کیا
ایک حصہ ہے مسلمانون کو سب
کافرون مین جو کہ ہین اہلِ کتاب
باوجود اس دشمنی کے وے تمام
اس لئے کہتا ہے پیرِ شام و روم
عقلِ احمد از کسی پنہان نشد
اور اخلاقِ عظیم اُس شاہ کے
بعضے کافر خلق وہ دیکھے مین جب
ذکرِ پاک بعض اخلاقِ شریف

عقل و علم و خلق مین اعظم تھا وہ
اور علامہ بڑا تھا وہ امین
اسطرح کہتا ہے وہ فردِ شہیر
مین نے دیکھا ہون یقین بے شبہ و شک
کہ تمام عالم کو خلّاقِ ورا
عقل و دانش اور فراست ہے دیا
نسبت ایسی رکھے ہے ای پاس مین
پیشِ ریگستانِ صحرائے جہان
بالیقین حلیہ مین اپنے بو نعیم
نقل عرفا سے عوارف مین کیا
شاہ کو نوّد و نہ اُس سے دیا
مرد و عورت اہلِ ایمانون کو سب
شاہ کے دشمن ہین گرچہ بدنصاب
قائل اسکی عقل کے ہین لاکلام
مثنوی مین قیصرِ روم علوم
روح و حیش مدرکِ ہر جان نشد
دیکھکر کفار بھی حیران تھے
لائے ایمان معجزہ ناکر طلب
دیکھ مین لکھتا ہون بر وجہِ لطیف

اولاً معنیٔ اخلاقِ عظیم ۔۔۔ کیا ہے اُس سے ہو تو آگہ ای فہیم

معنی خلق عظیم کی

عایشہ سے کوئی پوچھا ای میان ۔۔۔ کیا تھا خلق مصطفیٰ کیجیے بیان
وہ کہی اُس شاہ کا خلقِ عظیم ۔۔۔ تھا سراسر صاف قرآن کریم
یعنے قرآن مین خدا ای ارجمند ۔۔۔ جانیئے چیزین جو فرمایا پسند
بالطبع وہ شہ سے پاتے تھے ظہور ۔۔۔ ناپسند چیزون سے تھا اسکو نفور
اور یون لائے ہین بعضے امامان ۔۔۔ ہین یہی خلق عظیم اسکے عیان
کہ جو اس آیت مین خلاق عزیز ۔۔۔ حکم فرمایا نبی کو تین چیز

قوله تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

یعنے کر تقصیر بندونکی معاف ۔۔۔ نیکیونکا حکم کر عالم کو صاف
جاہلون سے روز و شب اعراض کر ۔۔۔ انکی گستاخی سے بس اغماض کر
جو کرے دعوت الی اللہ ای پسر ۔۔۔ ہان یہہ باتین اسپہ ہینگے سخت تر
بس ہے لازم واعظون کو بالضرور ۔۔۔ تا یہہ خلقِ احمدی سے لیوے نور
اور بعضون نے کہے ہین ای سلیم ۔۔۔ کہ تھے اُس شہ کے یہہ اخلاقِ عظیم
خلق سے ظاہر مین رکھتا اختلاط ۔۔۔ حق سے تھا باطن کو اُسکے ارتباط
جذب تھا ہر دم اُسے سرّ و علن ۔۔۔ یعنی اُسے خلوت یقین در انجمن
حال و قال ایسا نہین آسان ہے ۔۔۔ ان بلاشک یہہ اُسکی بیان ہے
اور فرمایا ہے شاہ دوسرا ۔۔۔ مین اُسی کے واسطے بھیجا گیا
تا کہ اخلاق ہمہ پیغمبران ۔۔۔ مین کرون اتمام در سرّ و عیان

جون صفوت ہی صفی اللہ کی ۔ فہم ادریس پیمبر ای زکی
جود و بخشش ہود کی اور شکر نوح ۔ طاعت صالح نبی ای با فتوح
خلت ابراہیم کی عزم کلیم ۔ زہد عیسی صبر ایوب سقیم
یونہی اخلاق جمیع انبیا ۔ جمع تھے اس شاہ میں ای باصفا
پس اسکے واسطے رب کریم ۔ وصف کی ہی اسکی با خلق عظیم
کیونکہ تھا وہ بادشاہ انس و جان ۔ مجمع اخلاق کل پیغمبران
اور حدیث آئی ہی دوسری ای اخی ۔ آیت مذکور جب نازل ہوئی
اسکی تفسیر مبارک ای امین ۔ پوچھا جبرئیل امین سے شاہ دین
وہ کہا یہہ آیت ای شاہ کریم ۔ تجھ کو سکھلاتی ہی اخلاق عظیم
پس از انجملہ یہہ ہینگی تین بات ۔ تجھ سے جو توڑے تو جوڑے اسکے سات
جو کرے محروم تجھ کو ای رسول ۔ تو کرے اسکو عطا نا ہو ملول
یہی کرے تیرے پہ جو ظلم و جفا ۔ عفو تو اس سے کرے ای مصطفی
پس وہ سرور اس مراتب کو بجا ۔ درجہ غایت کو یون پہنچا دیا
کہ نہیں فوق اسکے مقدور بشر ۔ ہی گواہ قصہ احد کا اس اوپر
آہ اسکا عم بزرگوار جب ۔ یعنی حمزہ سید اخیار جب
اور ستر اسکے اصحاب کرام ۔ پا ہیں اس دن شہادت ای ہمام
اس شہید راہ مولا کا جگر ۔ یعنی حمزہ شاہ شہدا کا جگر
کاٹ کر چابے ہیں کفار لعین ۔ بھی ہوا زخمی امام العالمین
بھی مبارک دانت اسکا ای رشید ۔ ہو گیا ہی جب یہہ غزوی میں شہید

اوتیت بمکارم الاخلاق
ان تصل من قطعک و
تعطی من حرمک و
تعفو عمن ظلمک الحدیث

بھی مبارک خون اس کا ای بیان ‖ منھ سے اور سر سے ہوا اسکے روان
دیکھے ہیں اصحاب جب اِس حال کو ‖ اِس جفا اِس ظلم اِس جنجال کو
تب کیے سب عرض ای شاہ ہدا ‖ حق میں ان کفار کے کر بد دعا
شاہ فرمایا کہ رب العالمین ‖ بد دعا کرنے مجھے بھیجا نہین
وہ مجھے بھیجا ہی رحمت کے لئے ‖ وہ مجھے بھیجا ہدایت کے لئے
یون دعا کرنے لگا پس بانیاز ‖ ای خداوند کریم کارساز
بخش میری قوم کے جرم و خطا ‖ اور انکے تئین ہدایت کر عطا
وے کئے ہین کام یہ ناجان کر ‖ قہر و آفت بھیج مت انکے اپر
آپ تو اخلاق سے ہو بہرہ مند ‖ دوسرون کو بھی وہی کیا تھا پند

اخلاق نیک کی وصیت جو آنحضرت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ اپنی صحابۂ کرام کو فرمائے

بولتا ہی یون انس ای باشرف ‖ کہ ہر اک اچھی نصیحت کی طرف
سرور عالم ہمین دعوت کیا ‖ اور ہر بد کام سے نفرت دیا
جیسکا ہے مطلب خداوند جہان ‖ دیکھہ اس آیت مین فرما عیان

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ

اور کہتا ہی معاذ باصفا ‖ کہ کیا مجھکو وصیت مصطفیٰ
کیجیے لازم آپ پر تقوےٰ کو تو ‖ راست گوئی اور وفا عہد کو
اور ادا کیجیے امانت صبح و شام ‖ اور کر ترک خیانت بالدوام
اور نگہبانی پڑوسی کی تو کر ‖ اور ترحم کر یتیموں کے اپر

بھی کلام نرم اور حسن عمل
اور قطع رشتۂ طول امل

اور ثابت رہ سدا ایمان پر
اور واقف معنئ قرآن پہ

آخرت سے دل لگا صبح و مسا
اور حساب آخرت سے ڈر سدا

عاجزی اور حلم دائم کیجئے
اور حلیمون کو کبھی گالی نہ دے

اور سچون کو نہ جھٹلا تو کبھو
مت مخالفون کتین بستی میں تو

اور نہ ظالم کی اطاعت کیجئے
اور نہ عادل سے بغاوت لیجئے

اور کرتا ہون وصیت تجھکو اب
ڈھیلے پھٹیر پاس بھی رکھ خوف رب

یعنے انکے پاس بھی مت کر گناہ
تا نہوں تیرے گناہون پر گواہ

ہر گنہ کے بعد کر توبہ ضرور
بخش دیوے تا گنہ تیرا غفور

گر گنہ مخفی ہو توبہ بھی نہان ہو
گر گنہ ظاہر ہو توبہ بھی عیان

سر و دین حسن اخلاق و ادب
یونہی سلجھاتا تھا جان بندونکو سب

بندہ سے اسکے ہوا جو مستفید
صبر و حلم اندر رہوا فرد وحید

حضرت رسول رب الجلیل کے صبر جمیل اور حلم بے عدیل کا بیان

ابن حبان اور حاکم بیہقی ہو
اور طبرانی وغیرہ ای تقی ہو

اسطرح لائے روایت معتبر
زید بن شعنہ سے ای نیکو سیر

وہ یہودی میں تھا عالم نامور
یون روایت سے وہ دیتا ہے خبر

کہ ہو جو پیغمبر آخر زمان
اسکے سب اوصاف و آثار نشان

ہیں جو دیکھا تھا کتابون میں تمام
مصطفی میں سب وے پایا لا کلام

دو صفت لیکن نہیں پایا تھا مین
یعنے وے دو تو صفت یہ ہیں یقین

حلم اسکا اسکے غصے کے اوپر ہووے غالب وصف اول ای پسر
اور دوسرا اس سے کوئی سختی سے بات گر کریں تو وہ کرے نرمی کے ساتھ
چاہتا تھا تا کرون مین امتحان یہہ دو صفتان در شہ پیغمبران
منتظر قابو کا تھا مین با وفاق ناگہان ایسا ہوا ایک اتفاق
ایک دن وہ بادشاہ انبیا قرض میرے سے بہت خرما لیا
اسکی قیمت مجھ کو پہنچانے کتین وعدہ کئیے دن کا کیا وہ شاہ دین
اگے اس وعدے کے دو یا تین روز جا کے سرور پاس میں ای دلفروز
اسکا تقاضا بہت کرنے لگا پر نہین غصے مین آیا وہ ذرا
بلکہ اتنا بھی نہ فرمایا کبھی کہ نہین آخر ہوا وعدہ ابھی
دیکھکر یہہ حلم قصداً ای امین زشت گوئی میں لگا کرنے وہین
شاہ کی مجلس مین اصحاب کرام تھے بہت بیٹھے جو ذوالاحترام
پھر لگا کرنے کو مین سختی سے بات اس تصور سے کہ شاہ کائنات
غیرت مجلس سے کچھ غصے مین آ تا کہے کچھ حرف مجھکو ناسزا
لیک وہ دریائے حلم و افتخار تب نہین غصے مین آیا زینہار
پھر یہان تک مین کہا سختی سے تب خاندانکا ہی ترے شاید یہہ ڈھب
کہ ادائے قرض جلدی نا کرین قرض جو ہو انکو بہت تکلیف دین
حرف یہہ سنتے ہی میرے سے عمر سخت برہم ہوگیا جی جلد تر
مین نے اٹھ تب شاہ کے نزدیک جا چادر اشرف پکڑ کر یون کہا
قرض میرا اب ادا کر دے ابھی سن اٹھا یہہ سرور عالم تبھی

دیکھ یہہ حالت عمر عالی وقار / ہو گیا بے تاب و طاقت ایکبار
کھینچ کر تروار میرے سر پہ آ / مجھکو غصے سے بہت کہنے لگا
ای عدو اللہ چادر چھوڑ دے / ورنہ سر کو کاٹتا ہوں میں ترے
تب لگا ہی مسکرانے شاہِ دین / اور فرمایا عمر سے یون وہین
یہہ نہتی امید مجھکو ای عمر / کہ تو یون سختی کرے اسکے اپر
بلکہ لازم تھا تجھے مجھہ کو کہے / تا ادا ار قرض اسکا دیجئے
اور کرے اسکو نصیحت یون مگر / قرض خواہی مین تو یون سختی نکر
تب کہا فاروق ای سالارِ دین / زاید اس سے صبر کی طاقت نہین
حکم ہو تو مین ادا کرتا ہون قرض / شاہ فرمایا ہی اس کی سنکے عرض
جا ادا کر اسکا حق ای صواب / بیس صاع خرما دے زاید از حساب
تو جو سختی سے کیا ہی اس سے بات / تا یہہ بدلہ اسکا ہوای نیکذات
جب سنا ین شاہ سے اسپیا کو / دینِ باطل سے اتھایا ہات کو
شاہ پر ایمان تبھی لایا ہون مین / دولتِ دارین کو پایا ہون مین

روایت

بولتا ہی بو ہریرہ باصفا / ہم تھے ایک دن ہمرہ شاہِ ہدا
راہ مین آ ایک جنگلی بے تمیز / شاہ کی چادر کو کھینچا ای عزیز
گردنِ اشرف ہوئی سرخی کی لال / تب کہا اسکو رسول ذو الجلال
کیا غرض رکھتا ہی کہہ تو ای جوان / وہ کیا عرض ای امام انس و جان
یئے دو نو اونتون پو میرے کچھہ اناج / بھر کے دلوا لا دکر ہی احتیاج

کیونکہ جو ہی مال ای شاہ ہدا ۔ پاس تیرے ہی وہ سب مال خدا

وہ نہیں کچھ مال تیرا مجھ کو دے ۔ مسکراتا شاہ یون بولا اُسے

سچ کہا تو یہہ نہین میرا ہی مال ۔ بالیقین یہہ سب ہی مال ذوالجلال

پر جو کھینچا تو مجھے حق ہی مرا ۔ اسکا بدلہ مین ترےسے لیونگا

وہ لگا اس طرح سے کہنے کتین ۔ اُسکا بدلہ بھی تم اب دیونگا مین

شاہ ہنستا تھا بہت فرحت سے تب ۔ گذری یک ساعت اسی حالت سے تب

پس بلا یک شخص کو بولا فرو م ۔ یک شتر پر جو بھی دوسرے پر کھجور

بوج پورا بھر کے دے اسکتین ۔ لے گیا خوش ہو کے وہ صحرا نشین

بھائیو سالار دین کا صبر و حلم ۔ رحمۃ للعالمین کا صبر و حلم

دیکھو کس درجے کو پہنچا تھا یقین ۔ کہ زیادہ اس سے متصور نہین

تم بھی تا مقدور اپنے مومنو ۔ پیروی کے کل یہہ کلفت سے چنو

حلم کا ضد خشم ہی بے ارتیاب ۔ تم کرو اس سے نہایت اجتناب

خشم کے ذم و حقیقت کا بیان ۔ اور علاج اسکے مین لکھتا ہون یہان

غصے کی حقیقت

یون کہا غزالی عالی جناب ۔ خشم کا غلبہ بہت ہی ہی خراب

اصل اس غصے کی آتش ہی ہی جان ۔ کیونکہ صدمہ اسکا ہو دل پر عیان

نسبت اس آتش کی ہی شیطان کے ساتھ ۔ جانئے قرآن سے ثابت ہی بات

بیقراری اصل آتش کا ہی کام ۔ کام ہی مٹی کا بس چین و قرار

خاک سے ہی خلقت انسان جب ۔ چاہئے چین و سکون انسان کو تب

جس میں غصہ ہووے غالب ای حبیب ۔۔۔ ہی قرابت اسکی شیطاں سے قریب
اور قرابت اسکی ہو آدم سے کم ۔۔۔ یاد رکھ اس رمز کو ہر آن و دم

غصے کی مذمت جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہی

بوہریرہ بولتا ہی ای میاں ۔۔۔ کہ کیا کوئی عرض از شاہ جہاں
کوئی عمل تجھو ترا مجھے بہر نجات ۔۔۔ کیجئے ارشاد اب رحمت کے سات
اسکو فرمایا نہ ہو غصہ کبھو ۔۔۔ پھر کے پوچھا پھر وہی بولا نبی

حدیث

اور کیا عرض ای شاہ جہان ۔۔۔ کہ قیامت کے جو ہیں دشواریاں
سخت تر کیا ہی کہا شاہ عرب ۔۔۔ سخت تر ہی حق تعالی کا غضب
پھر کے وہ پوچھا زشاہ کائنات ۔۔۔ کہ مجھے کیا چیز دے اُس سے نجات
اسکو فرمایا امام بحر و بر ۔۔۔ کہ کسی پر خشم تو ناحق نکر

حدیث

اور فرمایا ہی یوں خیر البشر ۔۔۔ خشم یک ٹکڑا ہی از نار سقر
حلم کے پانی سے جو اسکو بجھائے ۔۔۔ سات میرے وہ یقین جنت میں آئے

حدیث

اور عبد اللہ عمر ای باکمال ۔۔۔ یوں کیا سالار عالم سے سوال
یا نبی میں کیا عمل کرتا رہوں ۔۔۔ کہ غضب سے حق تعالی کے بچوں
اسکو فرمایا رسول کائنات ۔۔۔ تو نہ آ غصے میں تا پاوے نجات
اور فرمایا ہی وہ عالی جناب ۔۔۔ غصہ یوں ایماں کو کرتا ہی خراب

سپہ کو جوں الیا کردے شاہ
مومنوں کو اس سے حق دیوے پناہ

حضرت عیسیٰ نے یحییٰ سے کہا
کہ تو غصے نہ آوے با صفا

تب کہا یحییٰ یہہ کیسا ہوویگا
میں بشر ہوں اسکو عیسیٰ نے کہا

جمع مت کر مال کو تو بالضرور
بولا یحییٰ ہوسکے یہہ بے قصور

پس ہوا معلوم کرنا جمع مال
ہے سبب غصے کا بے قال و مقال

چھوڑنا غصہ ہے بالکل ای امیں
آدمی سے تو کبھو ممکن نہیں

ہاں مگر غصے کو پی جانا ضرور
یوہی قرآں میں کہا رب الغفور

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

اور دبالیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے نیکی کرنے والوں کو

اور فرمایا ہے شاہِ انبیاء
اپنے جو غصے کتیں پی جاویگا

اُس سے حق اپنا اُٹھاویگا عذاب
حق کی خوشنودی سے ہوگا کامیاب

اور جو کرنے کا گنہ ہووے ملول
عذر چاہا تو کریگا حق قبول

اور جو روکے زباں اپنی یقین
شرم ڈھانپے اسکی ربّ العالمین

اور فرمایا ہے شاہِ مرسلین
جو کہ پیوے اپنے غصے کتیں

حشر میں اس شخص کے دل کو خدا
اپنی خوشنودی سے ہاں بھر دیویگا

اور فرمایا ہے یک دوزخ کا در
اُس سے ناجاویگا اندر کوئی بشر

ہاں مگر وہ شخص اُس سے جائیگا
برخلافِ شرع جو غصہ کیا

اور فرمایا کہ کوئی گھونٹ ہو
جسکو پیتا ہے بشر ای نیک خو

دوست تر اس سے نہیں نزدِ خدا
گھونٹ جو پی جاوے اپنے خشم کا

اور جو بندہ خشم اپنا پیو یگا | اسکا دل ایمان سے حق بھر دیویگا
اور سفیان و فضیل باصفا | اور ایسا ہی بہت سے اولیا
متفق ہیو اسطرح بولے یقین | کام کوئی اس حلم سے بہتر نہین
حال غصے مین کریگا حلم جو | طمع کی بھی وقت مین جو صبر ہو
ایسے حلم و صبر سے ای اہل دین | کام کوئی بہتر نہین بہتر نہین

بزرگان دین کے حکایتین جو غصے کے پینے مین آئے ہین

نقل ہی سلمان کو کوئی گالی دیا | تب کہا سلمان اُسسے ای باصفا
گر میرا پلہ ہیو عصیان کا گران | حشر مین مین ہون اس گالی سے جان
گر سبک ہووے وہ پلہ بالیقین | مجھکو تیری بات سے کچھ ڈر نہین
اور ربیع ابن خشیم پاک کو | جب کوئی گالی دیا بے باک ہو
بولا جنت اور میرے درمیان | گھاٹی ہی یک سخت تر ای بھائی جان
اسکے طی کرنے مین مین مشغول ہون | فضل سے حق کے اگر وہ طی کرون
ہون تری گالی سے بے پروا یقین | ورنہ یہ گالی بھی مجھکو بس نہین
حضرت صدیق کو ای یار غار | آہ جب گالی دیا کوئی نابکار
یون کہا میرے بہت ہینگے عیوب | وہ ابھی تجھکو نہین معلوم خوب
مالک دینار کتین ایک زن | بولی اے اہل ریا با مکر و فن
یون جواب اُسکو دیا وہ باصفا | کوئی نہ پہچانا مجھے تیرے سوا

حکایت

کوئی شعبی کو کہا یک زشت بات | یون لگا کہنے کو شعبی اُسکے ساتھ

گر تو سچ بولا ہی حق بخشے تجھے | گر تو جھوٹا ہو تو حق بخشے تجھے
تھے بزرگان سلف یہہ باکمال | دیکھہ تو انکا تھا ایسا حال و قال
حال و قال اوپر تو رکھہ کر نظر | رُو ز روشب غصے سے بس پرہیز کر
جب مرض غصے کا آوے مزاج | جلدتر اسکا مجرب کر علاج

غصے کا علاج علمی

دو ہین غصے کے علاج ای باصفا | ایک علمی اور عملی دوسرا
ہی یہی علمی علاج ای نیکنام | کہ جو آیات و احادیث کرام
آئے غصے کے مذمت مین عیان | اُسکے پینے کے ثواب اندر بہی جہان
جسکا ہم تھوڑا بیان اوپر کئے | وہ سُنے یا باتامل دیکھئے
اور یون دل سے کہے اپنے نہان | تو جو دوسرے پہ رکھے قدرت یہان
اُس سے زیادہ تجہہ پہ خلاق جلیل | ہی بہت قادر یقین بیقال و قیل
گر یہان غصہ کسی پر تو کرے | حشر مین کیون حق کے غصے سے بچے
بول کر ایسا کرے غصے کو دور | یہہ خبر را کہے نظر مین بالضرور
کہ رسول اللہ نے یک بردے کہین | یک ضروری کام کو بہیجا کہین
دیر سے آیا بہت جب وہ غلام | اُسکو یون فرمایا سالار انام
گر نہ ہوتا انتقام آخرت | مارتا مین تجہہ کو بہر تربیت
اور کہے تو دل مین اپنے لاکلام | کہ ہوا تقدیر سے حق کے یہہ کام
کچہہ ارادے سے نہین میرے ہوا | ناخوشی تقدیر سے ہی ناروا
اور جب تو بخش دینا چاہیگا | وسوسہ شیطان کہین یہہ لائیگا

بخش مت تو اسمین نقصان ہی کثیر | تو نظر آویگا لوگون مین حقیر

لوگ عاجز تجھہ کو جانینگے شتاب | تب تو اس شیطان کا دیون جواب

جب کوئی ڈھونڈے رضائے کردگار | سیرِ پیغمبران کر اختیار

اس برابر اور کوئی عزت نہین | ذلت دنیائے دون ذلت نہین

خلق گر عاجز کہین تو ہی قبول | نا کرے عقبی مین حق خوار و ملول

ایسے باتین ہین غرض علمی علاج | اب تو سن یہہ دوسرا عملی علاج

غصے کا علاج عملی

غصہ جب آوے تجھے ای باخبر | پڑھہ تبھی اعوذ باللہ جلد تر

اور یہہ سنت ہی ای فرخندہ فال | آدمی پر جبکہ ہو غصے کا حال

گر کھڑا ہو بیٹھہ جاوے جلد تر | لیٹ جاوے جلد بیٹھا تھا اگر

تب بھی وہ غصہ اگر کچھہ نا تھمے | ٹھنڈے پانی سے وضو جلدی کرے

ہی حجر غصہ جو یہہ پیدا ہوا | آگ ہی وہ آب سے بجھہ جائیگا

یک روایت ہی کہ غصہ آوے جب | عجز سے سجدہ کرے مولا کو تب

اور منہہ اپنا رکھے مٹی اوپر | تا ہو معلوم اس سے ای نیکو سیر

مین بنا ہون خاک سے بندہ ہون مین | غصہ پس لائق نہین ہی میرے تئین

آگے غصے مین عمر یک دن شتاب | ناک مین لینے کو مانگا اپنے آب

بولا غصہ شر سے ہی شیطان کے | جاوے استنشاق سے انسان کے

(ناک مین پانی لینا)

اور جناب عائشہ کو آئے امین | غصہ جب آوے تو شاہ مرسلین

بینی اقدس پکڑ کر اسکی تب | جلد فرمانا دعا یہہ پڑھہ تو اب

اللهم رب النبي محمد اغفر لي ذنبي واذهب غيظ قلبي واجرني من مضلات الفتن

ایک دن صدیق کو کوئی شخص آ | بد لگا کہنے حضور مصطفیٰ
جب تلک خاموش تھا صدیق جان | شاہ بھی خاموش بیٹھا تھا وہان
اور دیا صدیق جب اسکو جواب | سب اٹھا تھا نبی سرور عالیجناب
عرض خدمت یون کیا صدیق تب | یا نبی کیا ہی یہہ اٹھنے کا سبب
یون جواب اسکا شہ عالم دیا | جب تلک ای صدیق تو خاموش تھا
تیرے جانب سے بغیار نیاب | ایک فرشتہ اسکا دیتا تھا جواب
اور تو نے جب جواب اسکا دیا | آ وہ شیطان لعین یہان آگیا
مین نہیں چاہا کہ تا بیٹھا رہون | ہووے مجلس مین شیطان زبون
الغرض یہہ خشم و غصہ ای پسر | ایک بیماری ہے ایسی سخت تر
دوسرے بیماریون کے ڈالیان | اصل غصے کے ہی اگتے ہین جان
کونسے شاخین ہین وے بھی جان لے | اور علاج ہر ایک کا پہچان لے
ہی بیان اسکا درازی اہل دین | اسکی گنجائش یہہ نسخے مین نہین
ذکر کرتا ہون یہان یک شاخ کا | کر قیاس اسپر ہی دوسرونکا بجا
خشم سے پیدا ہو کینہ جلد تر | اور کینے سے حسد آتا ہے خبر
توڑ دے کینے کی اول شاخ بد | اور سمجھ کہتے ہین کسکتین حسد

حسد کی مذمت

گر کسیکو دیوے نعمت ذوالجلال | ہی حسد چاہنا وہ نعمت کا زوال
جانئے ایسا ارادہ ہے حرام | دیوے حق اس سے پناہ ہمکو تمام

یون کیا ارشاد شاہ دو جہان ۔ کہ حسد کھاتا ہے ایسا نیکیان

کھاوے جون لکڑیکو آتش لاکلام ۔ پس حسد سے تو بری رہ صبح و شام

ہے خبر قبل سوال ای باخبر ۔ چھے گروہ چھے جرم سے پاوین سقر

بادشاہ جور و تظلم کے سبب ۔ اور تعصب کے سبب قوم عرب

مالداران سب تکبر سے پچھان ۔ اور خیانت کے سبب سوداگران

اور جہالت کے سبب دہقانیان ۔ اور موجب سے حسد کے عالمان

نقل ہے کوئی شخص کو موسیٰ کلیم ۔ دیکھ زیر سایۂ عرش عظیم

کو کے دل مین آرزوئے آن مقام ۔ پوچھا یا رب کون ہے کیا اسکا نام

حق کہا نام اسکا تب ظاہر نکر ۔ مین عمل سے اسکے دیتا ہون خبر

یہہ حسد ہرگز کسی سے نین کیا ۔ اور نہ بے فرمان ہوا ماں باپ کا

اور نہ غمازی کیا ہے زینہار ۔ اس لئے پایا یہہ عز و افتخار

حسد کا علاج علمی

اب علاج علمی حسد کا جان لے ۔ کر تصور اس نہج پہچان لے

ہے حسد حاسد کے نقصان کا سبب ۔ دو جہانمین اسکے خسران کا سبب

اور سبب ہے نفع کا محسود کو ۔ کھووے حاسد اپنے نفع و سود کو

ہے یہی دنیا کا نقصان بایقین ۔ دائمی ہے درد حاسد کتین

کیونکہ ایسا وقت کوئی ناپائے او ۔ جسمین کوئی بندے پو فضل حق نہو

جب کسی بندیکو اپنے کارساز ۔ مال و نعمت سے کریگا سرفراز

رنج و غم ہووےگا حاسد کو تہی ۔ غم سے خالی نا رہیگا وہ کبھی

بندگون پر فضل حق جاری رہے / حاسدون پر اسکا غم بھاری رہے
اور حاسد کے حسد سے بھی کبھو / کچھ ضرر نا ہوویگا محسود کو
کیونکہ چاہا ہووے جب تک ذوالجلال / مال اور نعمت رہے اُسکو بحال
حاسد ناداں کو ناحق رنج ہے / عیش کا محسود کتئین گنج ہے
ناخلاف ہووے کبھی تقدیر کا / اور نہین دشمن کی بدتدبیر کا
اور نقصان آخرت کا ای حبیب / ہوویگا جو آہ حاسد کے نصیب
ہے یہی حاسد سے اکثر ہویگی / غیبت و بدگوئی اس محسود کی
نیکیان حاسد کے جو ہین لاکلام / دفتر محسود مین جاوین تمام
اور گناہان جو کہ ہون محسود کے / دفتر حاسد مین یکسر آئینگے
آہ اس دنیا کی نعمت کا زوال / حاسد بدرگ کا۔ چاہا پر ملال
وہ زوال نعمت دنیا یقین / اُسکے چینے پر تو ہرگز ہوئی نہین
بلکہ اُسکے درعوض آئی باصفا / رنج و غم حاسد کو دنیا مین رہا
اور عذاب آخرت بھی سربسر / حاسد ناداں لیا ہے اپنے سر
اور قصور تھا یہی حاسد کتئین / کہ یقین محسود کا دشمن ہو نہین
فی الحقیقت دوست تھا محسود کا / اور برا دشمن تھا اپنے سود کا
آپ کو دایم وہ رکھتا تھا ترش / اور شیطان کو سدا رکھتا تھا خوش
دیکھا جب حاسد کو شیطان لعین / علم و زہد و مال و جاہ رکھتا نہین
چاہا اجر آخرت بھی نا ملے / دو جہان مین نار حسرت مین جلے
پس حسد کا اسکتئین اغوا دیا / دور اجر آخرت سے بھی کیا

حاسد نادان یہہ دنیامین سدا | آہ شیطان لعین کو خوش کیا
اور اپنے کو رکھا ناشاد ہی | نیکیان بھی کر لیا برباد ہی
ہی یہہ حاسد کا مثال ای باخبر | کہ کوئی دشمن پو پھینکا ایک پتھر
وہ نہین دشمن کو جا اسکے لگا | بلکہ اسکو ہی پلٹ کر آ لگا
اسکی سیدہی چشم کو پھوڑا ہی | پھر کے وہ پھینکا ہی ہو کر خشمگین
لوٹ آیا پھر کے اسپر ہی تبھی | پھوڑ ڈالا اسکی دوسری انکھہ بھی
پھر کے پھینکا ہو کے غصہ بیخبر | لوٹ آ کر پھر کے پھوڑا اسکا سر
اسکا دشمن تو سلامت ہی رہا | اور یہہ نادان بہ آفت ہی رہا
دشمنان یہہ اسکی خواری دیکھہ کر | اسپہ ہنستے ہین سدا شام و سحر
جان حاسد کا بھی ہی ایسا ہی حال | اس سے خوش رہتا ہی شیطان پر ضلال
ہین یئے سب بیشک حسد کے آفتین | ایسے ہی حاسد کے ہین بد حالتین
گر علاوہ کذب اور غیبت بھی ہو | مظلمہ اسکا تڑا حاسد پو ہو
سوچ ایسا جب حسد سے ہو دور | تو ہوا علمی علاج ای باشعور

حسد کا علاج عملی

یہہ علاج عملی ہی اسکے بعد ازان | کہ کرین کوشش دل و جان سے یہان
تا ہو اسباب حسد باطن سے دور | کہ حسد ہی باعث کبر و غرور
اور عداوت اور حب مال و زر | ہین حسد کے شاخ کے برگ و ثمر
جو نکہ باب خشم ہین گذرے ہین سب | پس یہان لازم تجہہ کو روز و شب
کہ ریاضت کرکے اسباب حسد | دفع کر دین دل سے ای اہل خرد

یہہ حسد کے مرض کا مسہل ہے جان | تنقیہ ہو اس سے پورا بیگمان
گر کریگا پھر حسد دل میں خطور | یا کرے اسکی علامت کچھ ظہور
ہو حسد جس بات سے ای سینہ صاف | جلد تر کیجے تبھی اسکا خلاف
جب حسد بولے کہ اسکی قدح کر | جلد اسکی تو ثنا اور مدح کر
جب حسد بولے کہ کر کبر و غرور | تو وہیں کیجے تواضع بالضرور
چاہیے نعمت کا کسیکے گر زوال | تو ترقی میں کرے کوشش کمال
اسکی غیبت میں کرے اسکی ثنا | تا وہ سن محسود بھی ہو آشنا
اور پرتو اسکی فرحت کا گرشہ | ہو دل محسود بھی جلوہ گر
عکس سے اسکے دل اسکا شاد ہو | اور عداوت جلد تر برباد ہو
چونکہ اس آیت میں خلاق ورا | حکم فرمایا اسی مضمون کا

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ
كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ فصلت

اور تیرے دل میں شیطان لعین | آ یہہ وسواس ڈالیگا کہیں
گر تواضع تو کرے ہووے ذلیل | پڑھ تبھی لاحول اسپر کر نہ ڈھیل
جب تواضع سے تو ہوگا بہرہ مند | ہوینگے تیرے یقین درجے بلند
انبیا اور اولیا عالی وقار | تھے تواضع کے سدا آئینہ دار
شاہ عالم کے تواضع کا بیان | میں یہان لکھتا ہون سن از گوش جان

حضرت رسول کریم علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کے تواضع کا بیان

ہے روایت یون امام انبیا | اپنے یارون کو یہہ فرمایا تھا

مت کرو توصیف مین میرے غلو　　جون نصارا حق مین عیسی کے غلو
الوہیت تلگ پہنچاے ہین　　مت کرو مجھہ کو بھی تم ایسا کہین
نعت میری اسقدر بس ہی قبول　　کہ ہی بندہ حق کا اور اسکا رسول
بندگی کا یہہ شرف بس ہی مجھے　　بس ہی اب یہہ درجۂ اقدس مجھے

روایت

یون روایت آئی ہی ای فرخندہ پے　　کہ لکھا تاریخ طبرانی مین ہی
یک سفر مین بولا یارون سے نبیؐ　　ذبح کر بکرے کو یک بھونو ابھی
عرض یارون نے کئے سرور سے تب　　کہ ابھی تیار ہم کرتے ہین سب
یک صحابی نے کہا ای نیک نام　　ذبح کرنا اسکو اب میرا ہی کام
دوسرا بولا کہ مین چھلتا ہون پوست　　تسرا بولا کوتتا ہون اسکا گوشت
اور پکاتا ہون کہا چوتھا اُسے　　یونہی سارے خدمتین حصہ کئے
کام مین اصحاب تھے باہمدیگر　　اٹھکہ وہان سے چل دیا خیر البشر
جمع کر کچھہ لکڑیان لایا ہی تب　　دیکھہ یارون نے کئے ہین عرض سب
ہم ہی سب خدام کرتے تھے یہہ کام　　کیون کیا تکلیف ای شاہ انام
یون جواب انکو دیا شاہ ہدا　　اپنے بندے سے رکھے مکروہ خدا
بیٹھے ہی ممتاز ہو یارون مین او　　ناشریک ہو انکے کچھہ کامون مین او

روایت

عائشہ کہتی ہی ای نیکو نہاد　　کوئی نتہا خوش خلق سرور سے زیاد
تازہ رو خوش خلق تھا اور نرم گو　　اور سختی کی نہین تھی اسکاین خو

اور عیب وحشی کو ئی تر کبھی ۔۔۔ ہر ئی نہ اس سے قصد یا بے قصد بھی
جو مہربان تھا وہ با اہل عیال ۔۔۔ کوئی عالم مین نتھا اُسکے مثال
اور کسی خادم کو جھڑکتا نتھا ۔۔۔ اور نہ کہتا کیون کیا یہہ نین کیا

روایت

خبر دیتا ہی روایت سے انس ۔۔۔ مین کیا خدمت نبی کی دس برس
بس کبھو مجھ کو نہ پوچھا شاہ دین ۔۔۔ کام تو کیون یہہ کیا کیون یہہ نہین

روایت

اور نبی بی سے کیے لوگان سوال ۔۔۔ گھر مین کیون رہتا تھا شاہ با کمال
وہ کہی گھر مین نبی آتا تھا جب ۔۔۔ نرم تر تھا بالیقین لوگون سے سب
مسکراتا اور ہنستا ہی سدا ۔۔۔ غایت الطاف سے رہتا تھا

روایت

اور وہ کہتی ہی کہ شاہ مرسلین ۔۔۔ ہاتھ سے اپنے کسے مارا نہین
ان ہوا جب حکم خلاق عباد ۔۔۔ وہ کیا ہی راہ مولا مین جہاد
اور کرتا تھا وہ شاہ سرفراز ۔۔۔ پاے اشرف اپنے مجلس مین دراز
اُسکے اہلبیت یا اصحاب سے ۔۔۔ گر اُسے کوئی با رسول اللہ کہے
تو اُسے لبیک سے دیتا جواب ۔۔۔ ملتفت اسکے طرف ہوتا شتاب
اور تالیف اُنکی کرتا تھا سدا ۔۔۔ اور نہ نفرت اُنکی رکھتا تھا روا
اور اول حضرت خیر الانام ۔۔۔ آپ ہی ہر یک کو کرتا تھا سلام
اور صحابہ اُس سے جب ملتے تھے آ ۔۔۔ آپ ہی کرتا مصافحہ اَولا

اور کریم قوم کو خیر البشر — سروری دیتا تھا اسکی قوم پر
اور تفقد کرتا تھا اصحاب پر — سارے خاص و عام شیخ و شاب پر
اور اپنے ہمنشینوں کو تمام — حصہ دیتا تھا بالطاف تمام
اور سمجھتا تھا ہی ہر ہمنشین — کوئی عزیز اسپاس میرے سا نہین
اور آ سرور سے جو کرتا بات — وہ طرف اسکے ہی رکھتا التفات
تا کرے وہ جب تلک قطع کلام — قطع کرتا ہی نتھا شاہ انام
اُس سے سرگوشی کوئی کرتا اگر — شاہ سنتا بات اُسکی کان دھر
سر نہ اُس سے پھیرتا تھا وہ کبھی — جب تلک پھیرے نہ سر وہ آپ ہی
اور اگر کوئی پکڑتا اسکا ہاتھ — کھینچتا اسکو نتھا وہ پاکذات
خود بخود چھوڑتا تھا ہاتھ جب — چھوڑتا تھا شاہ اپنا ہاتھ تب
نقل ہی آتا تھا اُسکے جو حضور — اُسکا وہ اکرام کرتا تھا ضرور
تا بچھائے اپنی چادر کو بچھا — اُسپہ بٹھلاتا تھا اُسکو مصطفیٰ
گرچہ نا ہو اُسکے تین باشاہ دین — رشتہ خویشی یا رضاعت کا یقین
تکیہ اپنا اسکو دیتا تھا رسول — پر بجد ہو بلکہ کرواتا قبول
اور کبھو تخفیف کرتا در نماز — آنے والے کے لئے وہ سرفراز
اُسکی حاجت سے فراغت ہو کے جب — پھر نماز آغاز وہ کرتا تھا تب
رہتا یوں یاروں مین مل شاہ ہدا — اجنبی پہچان ہی سکتا نتھا
جائے مجلس مین رہے خالی جہان — بے تکلف بیٹھ جاتا تھا وہان
بھی نتھی قالین و بالین اسکو خاص — صدر و مسند سے نہین تھا اختصاص

ایک دن یاران کئے ہین التماس | کہ تو بیٹھے اس طرح ای شاہ ناس
کہ تجھے پہچان لیوے اجنبی | بس ہوئی یہہ عرض مقبول نبی
تب صحابہ نے بنائے جلد تر | ایک مٹی کا جبترہ ای پسر
بیٹھتا تھا اسپو وہ بدر ہدی | گرد سب یاران انجوم اہتدی
اور مساکین کی عیادت کے بدل | شاہ جاتا تھا کرم سے اپنے چل
اور مساکین مین ہی رہتا تھا سدا | اور مولا سے یہہ کرتا تھا دعا
کہ جلا مسکین مجھے مسکین مار | اور مساکین مین اٹھا ای کردگار
اور نہ کوئی مسکین کو گنتا تھا حقیر | اسکی غربت کے سبب وہ ای خبیر
بادشاہون سے نہ رکھتا تھا ہراس | انکے دولت کے سبب وہ شاہ ناس
شاہ ومفلس کو بلاتا تھا عیان | حق تعالے کے طرف وہ ایکسان
اور اہل علم و اہل فضل کی | دایما تکریم کرتا تھا نبی ہو
حق خویشان یون ادا کرتا تھا وو | کہ زیادا ادنی ہو اعلی کو نہو
عذرخواہ کی معذرت کرتا قبول | پھر نہ ہرگز اس سے رہتا تھا ملول
اپنی باندی اور غلام اوپر بہی | کھانے کپڑے مین تھا فایق کبھی
اور کرتا تھا قبول ای نیکنام | دعوت آزاد اور باندی غلام
اور ہدیہ انکا کرتا تھا قبول | اور کرتا بدلہ بہتر رسول

روایت

اور عبد اللہ کا بیٹا جریر | بولتا ہی اسطرح ای اہل خبر
کہ کبھو مجھکو نہ دیکھا شاہ دین | مسکرایا بی مگر وہ تب یقین

روایت

اور تو انفع سے وہ کرتا تھا ردیف | دوسرونکو پر سواری شریف
قیس کرتا ہے روایت ایک روز | شہ ہمارے گھر ہوا رونق فروز
بیٹھ تھوڑا وقت از لطف و عطا | چاہا جب جانا سوئے دولت سرا
پدر میرا سعد نے تب جلد جا | ایک مرکب حاضر خدمت کیا
اور سوار اس شہ کو کروایا شتاب | بولا مجھکو جا تو ہمراہ رکاب
شاہ فرمایا کہ ہو تو بھی سوار | مین کیا حفظ ادب سے اعتذار (عذر ۱۲)
پھر کیا ارشاد تو اسوار ہو | بلکہ آگے میرے بیشک بیٹھیو
صاحب مرکب ہی اولی ای پسر | آگے بیٹھے اپنے مرکب کے اوپر

روایت

اور ہے منقول یونہی ایکبار | ایک صحابی جبکہ آتا تھا سوار
اور دیکھا راہ مین حضرت کو جب | جلد وہ مرکب سے اترکر ادب
ہوگیا اسوار اس پر شاہ دین | اپنے آگے اسکو بٹھلایا وہین

روایت

اور جب قوم قریظہ پر گیا | ایک مرکب کے اپر اسوار تھا
آہ یک رسی کی تھی اسکو لگام | پوست سے خرمیکے زین ایکی تھا تمام

روایت

اونٹ پر پالان کہنہ تھا کسا | ہو کے راکب وہ اسی پر حج کیا
ایک قطیفہ کہنہ اوڑھا تھا عیان | یعنے ایک چادر پرانی ایمیان

آہ قیمت اُسکی تھی درہم چہار | تھا اُسے حالانکہ پورا اقتدار
ہاتھ آئے تھے بہت امصار تب | باوجود اُسکے تواضع تھا یہ سب
اور سو اُشتر کیا قربان وہ | فتح مکہ جب کیا باشان وہ
اور اُسدن وہ بافواجِ عظیم | جب ہوا مکے مین داخل ای فہیم
با تواضع بہرِ شکرِ کردگار | خم یہان تک سر کیا با انکسار
کہ سر اشرف تھا پہنچا اُسکا آ | اونٹ کے پالان تلک ای باصفا
برخلاف عادت متکبران | خسروان سرکش و جاہ پروران
کہ بوقت فتح کبر و افتخار | سربلندی اپنی کرتے آشکار

روایت

بولتا ہے یون انس ای اہلِ جود | ایک عورت زشت از قوم یہود
زہر بکرے کے پھرے اندر ملا | شاہ کے نزدیک لائی کر دغا
حق دیا شہ کو خبر اسبات سے | پس صحابہ نے پکڑ لائے اُسے
جب نبی پوچھا بلا اُسکا سبب | وہ کہی ہے عرض ای شاہِ عرب
مارنا چاہی تھی مین تیرے تئین | تب کیا ارشاد اُسکو شاہ دین
رب مرا مجھ پر نہ سونپیگا تجھے | شہ سے یاران عرض یون کرنے لگے
حکم کیجے ہم کو اُسکے قتل کا | یون کہا تب انکتئین وہ ذو العطا
مین کیا تقصیر کو اُسکے معاف | تم بھی اُسکو چھوڑ دو ای سینہ صاف

روایت

اور یک ملعون یہودی بے حیا | سحر اُس سالارِ عالم پر کیا

تب رہا بیمار کئی دن شاہ دین ۔ پس دیا آ خبر جبریل امین

یون روایت لائے ہین ای نیک خو ۔ ریش اطہر کا نبی کے لیکے مو

دے گرہ جادو کے گیارا اسکتین ۔ چہ مین ایک رکھے ہو دان لعین

آہ تب وہ بادشاہ انبیاء ۔ کہتے ہین بیمار چھے مہ تک رہا

پس خبر اس سے دیا سرور کو حق ۔ اور بھیجا سورۂ ناس و فلق

جا کے لا فاروق نے اس چاہ سے ۔ بال وہ نزدیک . کہا شاہ کے

پڑھکے دس سورے کے گیارا آیتان ۔ کھولے سو گیارا گرہ ای بھائیجان

صحت کامل ہوئی اس شہ کو تب ۔ خدشہ لاتے ہین یہان یک کس تو اب

شاہ کی امت کے جو ہین اولیاء ۔ نہین اثر ہوتا ہی ان پر سحر کا

کیون ہوا شہ پر اثر دیجے جواب ۔ سن یہہ خدشہ کا جواب باصواب

قاعدہ یہہ ہی مقرر ای پسر ۔ کہ نہین ساحر پو جادو کا اثر

سید عالم کو کفار عرب ۔ بولتے تھے آہ جادوگر ہی سب

اسلئے ہی حکمت رب العلا ۔ اسطرح اس امر مین کی اقتضا

کہ اثر جادو کا ہو شہ پر عیان ۔ تاکہ نادم ہو وین یکسر کافران

کیونکہ انکے قاعدے ایسے ہی یقین ۔ سحر کی تاثیر ساحر پر نہین

شاہ جادوگر کبھو ہوتا اگر ۔ اسپو اس جادو کا نا ہوتا اثر

جب سنینگے ہم سنے یہہ نغز جواب ۔ ہوینگے سب بے دست و پا اہل کتاب

روایت

نقل ہی عورت تھی یک ای باشعور ۔ عقل مین تھا اسکے نقصان و قصور

اَنی وہ خدمت مین یکدش شاہ کے ‏ ‏ اور کہی حاجت تیر لیسے مجھے
لطف سے شہ اُسکو فرمایا ہی تب ‏ ‏ بیٹھ حبش گلی مین توجہتی ہی اب
بالیقین بیٹھونگا تیرے سات مین ‏ ‏ اور قضا تیری کرون حاجت کتی
پس وہ زن بیٹھی تلک بیٹھی کے سات ‏ ‏ آپ بھی بیٹھا ہی شاہ کائنات
اپنی حاجت سے وہ فارغ ہوکے جب ‏ ‏ ہوئی روان بیٹو اُٹھائی وہانسے تب

روایت

ہی بخاری کی روایت مین تو جان ‏ ‏ کہ وہ جیتنے کے تھے آئے باندیان
اور پکڑتے دست سالار بشر ‏ ‏ پس روان ہوتا لجاتے وہ جدھر
یہہ تواضع شاہ کا ای اہل دین ‏ ‏ دیکھ کس درجیکو پہنچا تھا یقین
اور مقصود نہین اِس پر زیاد ‏ ‏ ہین بہت ایسے روایت ای ذی رشاد

روایت

اور نجاشی نے طرف سے ایکبار ‏ ‏ آئے تھے کئی ایلچی ای ہوشیار
سربراہی انکی دینے ای انیس ‏ ‏ تب کمر او شاہ با نفس نفیس
عرض خدمت یون صحابہ نے کیئے ‏ ‏ ہم کرینگے انکی خدمت حکم دے
بولا جب یاران مرے ہجرت کیئے ‏ ‏ اور حبش مین جاجب داخل ہوئے
خدمت و تکریم انکی آشکار ‏ ‏ بیہہ بجالائے بہت ستر و جہار
دوست پس رکھتا ہون مین ای اہل دین ‏ ‏ اُسکا تا بدلہ کرون مین ہی یقین

روایت

بھی روایت ہی وہ سالار جہان ‏ ‏ آپنا کپڑا آپ سیتا تھا عیان

توڑ کر نعلین کی اپنے دوال ... آپ ہی کرتا درست وہ باکمال
اور اپنے گوسفندون سے بجا ... دودھ لیتا تھا نچوڑ ای باصفا
باندھتا تھا اپنے اشتر سے نبی ... اور چارہ ڈالتا تھا آپ ہی
اور شریک ہو لطف سے خادم کے ساتھ ... آپ آتا گوندھتا وہ پاکذات
اور مدد کرتا تھا وہ خدام کی ... تا ہو آسانی انھون کے کام کی
پر مواہب مین کہا ہی گاہ گاہ ... کام شاید یہہ کیا وہ دین پناہ
کیونکہ متعین تھے اسکو دس غلام ... گاہ فرماتا تھا انکو ہی کام
گاہ کرتا تھا وہ بالنفس نفیس ... اور کبھو کرتا شراکت وہ رئیس
چیز اپنی آپ ہی لیتا اٹھا ... وہ اٹھانے غیر کو دیتا نتھا

روایت

بوہریرہ یون کہا ای نیک ذات ... آیا مین بازار کو سرور کے سات
پس سراویل یک خریدا شاہ دین ... اور اٹھایا آپ ہی وہ ای امین
آگے مین آیا اٹھاؤن تا اسے ... وہ سرِ کونین فرمایا مجھے
کہ اٹھانے اپنی چیز ای ہوشیار ... اسکا مالک ہی بہت ہی سزاوار
مول لینا شاہ دین شلوار کا ... اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا
پہیننے مین اسکے ہی پن اختلاف ... پر کہا ابن قیم جوزی یہہ صاف
کہ نہی ظاہر یہہ سخن کرنا خرید ... واسطے تہی پہیننے کے ای سعید
حضرت عثمان ہوا جسدن شہید ... پہنا تھا شلوار اسدن وہ رشید
بیوہ پاسبکدوش کے جانے ساتھ گا ... ننگ کچھ رکھتا نتھا حق کا نبی

حضرت کے وعدہ وفائی کا بیان

اوُرخاجات اُسکے کرتا تھا قضا ۔۔ اپنے وعدے کو کرتا تھا وفا

اسطرح مروی ہی عبد اللہ سے ۔۔ کہ شہِ عالم رسول اللہ سے

قبلِ بعثت مین خریدا ایک چیز ۔۔ مُول کُچھ باقی تھا اُسکا ای عزیز

پس کیا مین عرض ای شاہِ عرب ۔۔ ٹھہریئے اس جا ہی لاتا ہون اب

کرکے یہہ اقرار آیا جبکہ گھر ۔۔ آہ یہہ وعدے کو بھُولا بیخطر

تین دن کے بعد آیا یاد جب ۔۔ پس وہین دوڑا اگرچہ دیر تب

دیکھتا کیا ہون کہ وہ سالارِ دین ۔۔ منتظر تشریف رکھا ہی وہین

دیکھہ کر مجھہ کو یہہ فرمایا ہی پس ۔۔ کہ مجھے تو رنج مین ڈالا ہی بس

تین دن سے تھا ترا ہی انتظار ۔۔ مین کیا تب شرم سے عجز و انکسار

ہی تواضع کا یہہ بیشک منتہیٰ ۔۔ اوُر صبر و صدق و وعدے کا وفا

اوُر اِسمٰعیل پیغمبر سے بھی ۔۔ آئی ہی ایسی حکایت ای اخی

حق نے فرمایا ہی جسکے شان مین ۔۔ صادق الوعدہ یقین قرآن مین

سنت نبوی کے بعضے تابعان ۔۔ بھی ایسے ہوگئے ذی عز و شان

اُنسے بھی آئے ہین اکثر در وجود ۔۔ بالیقین ایسے ہی ایفائے عہود

جونکہ سید عبد قادر باصفا ۔۔ غوث اعظم پیشوائے اولیا

خضر کے وعدے پر ای فرخندہ فال ۔۔ منتظر بیٹھا رہا تھا ایک سال

حضرت کی خوش طبعی کا بیان

اوُر خوش طبعی بھی سالارِ انام ۔۔ گاہ گہہ کرتا تھا با صحبِ کرام

مین وہ خوش طبعی تھی ایسی ای امین ۔۔ جسمین تھا مضمون سچا بالیقین

اصل مین مقصود دلجوئی کا تھا — مدعا یارون سے خوش خوئی کا تھا

جو حدیثین منع مین منقول ہین — کثرت و افراط پر محمول ہین

کہ معطل جس سے ہون دینی امور — آوے جسکے ذکر و طاعت مین فتور

ایسے باتون سے جو سالم ہو مزاج — ہی شریعت مین وہ جایز او مباح

اور اگر مقصود ہووے اسمین خوب — اہل دین کی فرح و تالیف قلوب

جونکہ تھا فعل رسول انس و جان — مستحب ہو جاویگا تب بیگمان

فی الحقیقت وہ شہ عالی صفات — گر نہ ہتا اس طرح لوگون کے سات

یہہ تواضع اور یہہ دلجوئی مدام — گر نکرتا خلق سے وہ صبح و شام

کس بشر کو تھی یہہ طاقت اور مجال — کہ کرے اُس شاہ سے قال و مقال

فجر کی سنت کے بعد از وہ مدام — عائشہ کے ساتھہ کرتا تھا کلام

خواب مین رہتی تھی وہ بی بی اگر — لیتا تھا تھوڑا اپنے فرش پر

باہر آتا اُسکے بعد وہ سرفراز — فرض ادا کرتا تھا بعد اُسکے نماز

گر نہ ہتا اسطرح شاہ ہدا — کوئی اُسکو دیکھہ ہی سکتا نتھا

جو ہمیشہ شب کو کرتا تھا قیام — اور تلاوت ذکر خلاق انام

اور وہ سرور در مناجات و دعا — جو کلام حق کو سنتا تھا بجا

اسلئے نور مہابت اور جلال — اُس سے یک ہوتا تھا ظاہر باکمال

بس نہ کوئی رکھتا تھا امکان اہتمام — کہ کرے اُس سے ملاقات و کلام

تھی یہی حکمت جو وہ کرتا تھا بات — ویسی حالت بیچ صدیقہ کے سات

خلقت ارضی و سفلی سے اُسے — اُنس تا حاصل ہو اصلی سے اُسے

اور تنزل از علوِ آن مقام
اسکتین ناسوت مین ہو والسلام

بعد جو آتا تھا باہر ای میان
یہہ تھا رفق و مہربانی کا نشان

وہ گروہ مومنین پر تھا رحیم
کہ گواہ ہے اُسپہ قرآن کریم

شیخ ابن الحاج سے ای باصفا
نقل یہہ نکتہ مواہب مین لکھا

اور رکھا تھا خداوندِ تقدیر
اُسکی خوش طبعی مین برکات کثیر

نقل ہے یکبار زینب ای امین
امّ سلمہ کی جو بیٹی تھی یقین

وہ ربیبہ تھی رسول اللہ کی
خدمتِ عالی مین اُسکے آئی تھی

غسل تب کرتا تھا وہ عالیجناب
منہہ پہ زینب کے وہین چھیکا ہے آب

یمن سے اسکے تبھی ای باصفا
چہرۂ پاک اُسکا نورانی ہوا

پھر نہ متغیر ہوا وہ زینہار
تاکہ وہ بوڑھی ہوئی ای باوقار

تھا جوانی کا وہی رونق بحال
کچھہ نہین پایا کمی حسن و جمال

اور صحابی صغیر ابن ربیع
نام ہے محمود جسکا ای رفیع

پنج سالہ تھی مبارک اُسکی سن
شاہ اسکے گھر کو آیا ایک دن

تھا کنوا ایک اُسکے گھر ای باصواب
تھا وہان یک ڈول کچھہ تھا اُسمین آب

شاہِ عالم اُس سے کچھہ پانی پیا
اور پانی منہہ مین جو باقی رہا

وجہ خوش طبعی سے وہ پانی کو شتاب
چہرۂ محمود پر مارا ہے سبب

بس یقین اُسکی برکت سے ترت
حافظہ اسکو ہوا حاصل بہت

حافظے کا اُسکے شہرہ تھا بڑا
قصہ اس طفلی کا اسکو یاد تھا

اُس سبب سے ہی گنے اُسکتین
طبقۂ اصحاب مین اہل یقین

اور حدیث اسکی بہت مشہور ہی — جو بخاری مین یقین مذکور ہی
اور تواضع تھا وہ شہ کا لاکلام — وہ جو کرتا تھا تقدم در سلام
یہہ صفت رکھتا تھا وہ جو در حیات — ہی اُسی سے متصف بعد وفات
کہ کرے اول سلام اُسپر شتاب — پھر کرے اُسکو مشرف از جواب
فضل سے اپنے تو ای ربِّ مجیب — کر زیارت اُسکی احقر کے نصیب
تحفۂ گلہائے صلوات و سلام — اُس سے پہنچا شاہِ دین پر صبح و شام
یہہ روایات اور حالات جمیل — ہین وہ سرور کے تواضع پر دلیل
ہین بہت ایسے دلایل ای میان — خامۂ تبیان قاصر ہی یہان
سیر اِس گلشن کا کیجو مومنو — گل یہہ گلزار تواضع سے چنو
یہہ تواضع سے اگر ہون بہرہ مند — دو جہانمین ہووینگے تم سربلند
سربلندی چاہین گر دارین کی — پیروی لو سیدِ کونین کی
سیدِ کونین کی یہہ پیروی — تم کو بخشیگی نگین خسروی
خسروی ملک تواضع مین کرو — اور خلاف اُسکا بھی کرنے سے ڈرو
جو تواضع مین یہہ اوصافِ رسول — ہوگئے منقول ای اہلِ عقول
مت کرو تم کوئی صفت کا بھی خلاف — لیؤ مت کوئی صفت سے انحراف
یک صفت کا بھی کریگا جو خلاف — قلب اسکا نارِ زلالت سے ہو صاف
ہی تواضع سیرتِ پیغمبران — ہی تواضع شیوۂ دین پروران
کبر ہی ضدِ تواضع لاکلام — تم کرو پرہیز اُس سے صبح و شام
کبر ہی ملعون شیطان کی صفت — کبر ہی فرعون و ہامان کی صفت

جانو متواضع وہی ہی محترم ۔ اپنے رتبے سے بہی رکھے اپنے کو کم
اپنے رتبے پر رکھے اپنے کو جو ۔ تو منافی بھی تواضع کا نہو
آپ کو جو اپنے رتبے سے بڑہائے ۔ کبر ہی حق اُس سے مومن کو بچائے
ای خداوند قدیر بے نیاز ۔ کبر سے ہمکو دایم احتراز

کبر کی مذمت جو قرآن وحدیث سے ثابت ہی

جانئے بد ہی بہت کبر و غرور ۔ اُس سے بچنا مومنون کو ہی ضرور
فی الحقیقت یہہ تکبر نابکار ۔ ہی مساوات ڈھونڈھنا کردگار
کیونکہ کبر و عظمت ستر و جبار ۔ حق کو ہی ہر طرح سے ہی سازوار
دیکھئے متکبر و جبار کی ۔ کیا مذمت ایسے بد اطوار کی
حق ہی فرمایا بقرآن مجید ۔ یعنی خاب کل جبار عنید
اور بہت آیات مین پروردگار ۔ یونہی کی اسکی مذمت آشکار
اور کیا ارشاد شاہ دوسرا ۔ کہ تکبر جسکے دل مین ہو ذرا
رائی کے دانے برابر گرچہ ہو ۔ داخل جنت نہو وہ زشت خو
اور اہل کبر کو روز جزا ۔ چیونٹیون کی شکل پر حق لائیگا
خلق کے پاؤن مین گھندلے جائینگے ۔ پائینگے غم روئینگے پچتائینگے
اور بولا ہی سقر مین ایک غار ۔ نام ہی ہب اسکا ہیگا آشکار
سرکشون متکبرون کین خدا ۔ اُس گرتے مین ڈالیگا روز جزا

حدیث

ہی خبر حضرت سلیمان ایکدن ۔ حکم فرمایا بطیر و انس وجن

کہ سواری مبارک کے وے سات
نکلیں باہر جمع ہوا ای تنکذات

جمع آ سئے آدمی دو لاک تب
اور تھے جنات بھی دو لاک سب

لے گئے تخت اسکا ایسا تا فلک
کہ سنے آواز تسبیح ملک

پھر کے اترے ہین وہانسے برزمین
قعر دریا تک بھی جا پہنچے یقین

غیب سے آواز یک آیا ہی تب
کہ سلیمان کے مقرر دلمین اب

گر یک ذرہ بھی گر ہوتا بجا
تو اسے لانے نہ دیتے بر ہوا

بلکہ وہ چڑھنے کے آگے ہی یقین
غرق کر دیتے اسے ہم در زمین

آہ ایسا ہووے جب نبیونکا حال
کر تامل ہووے کیا دوسرونکا حال

اور فرمایا ہی یون خیر البشر
کہ خدا اسپر نہیں کرتا نظر

کبر سے کھینچے زمین پر جو لباس
ناز و نخرے سے چلے ناحق شناس

اور وہ سرور دیا ہی یون خبر
کہ لباس فاخرہ کوئی پہین کر

دیکھتا چلتا تھا اپنے کو بناز
پس وہین اسکو خدائے بے نیاز

ہی زمین اندر دھسا ڈالا بجا
حشر تک یونہی اترتا جائیگا

اسباب تکبر کے سات ہین پہلا سبب علم کا ہی

کبر جو کوئی شخص کرتا ہی بہ غیر
غیر سے سمجھا ہی وہ اپنکو خیر

جانے جو اپنے کو بہتر غیر سے
دور ہی وہ دو جہان کی خیر سے

سات آئے ہین تکبر کے سبب
جسکو غزالی لکھا ای باادب

شرح اور تفصیل اسکی ہی دراز
کیمیا احیا مین دیکھہ ای سرفراز

مختصر کچھہ اس سے لکھتا ہون یہان
یہہ بھی کافی ہی عمل کو بیگمان

علم ہی پہلے تکبر کا سبب — دیو سے مومن کو پناہ ہے اُس سے رب
علم پڑھکر جو کرے کبر و غرور — فی الحقیقت ہی وہ جاہل بے شعور
چاہئے ہو علم زاید جس قدر — حلم بھی ہووے زیادہ اسقدر
اور ہول آخرت خوف خدا — دمبدم ہووے زیاد اُسکو سدا
آپ کو جاہل سے بھی جانے بتر — کہ گناہ کرتا ہی وہ نا جانکر
جان کر جب مجھ سے گناہ ہو خراب — علم ہی حجت ہو میرا بر عذاب
سوچکر ایسا رکھے بس خوف حق — نا پڑھے ہرگز تکبر کا سبق
اور ایسے نا پڑھے ہرگز علوم — دل پہ جس سے ہو تکبر کا ہجوم
خوف حق جس علم سے نا ہو حصول — ہی پناہ اس علم سے مانگا رسول
پس تو ایسے علم مین ہو مشتغل — جس سے حاصل ہو تجھے پاکی دل
علم ایسا تو پڑھ کہ جس سے خبر ہو — یعنے کن لوگون مین میرا حشر ہو
دیکھ کیا کہتا ہی مولانائے روم — مثنوی مین قیصر رومِ علوم
جان جملہ علمہا اینست این — کہ بدانی من کیم در یوم دین
مولوی گشتی واگہ نیستی — خود کجا و از کجا و کیستی
علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث — ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث

دوسرا سبب زہد و عبادت کا ہی

جانئے دوسرا تکبر کا سبب — زہد و طاعت ہی یقین ای با ادب
کیونکہ اکثر زاہدان اور عابدان — کبر سے چہتے کہ حق کے بندگان
زہد اپنا دیکھکر عزت کرین — روز و شب اپنی بہت خدمت کرین

حق کی طاعت سے وہ گویا بیخبر — سر بسر رکھتے ہین احسان خلق پر

گر کرین عزت تو وے ہوتے ہین خوش — ورنہ ہوتے ہین بہت اُنسے ترش

اور سمجھتے ہین بہت اپنے کو پاک — دوسرے ناپاک ہین ہوگے ہلاک

اور اپنے کو یقین ہوگی نجات — ناہو دوسرونکو عذابونسے برات

آہ جب ایسا سمجھ کوئی شاد ہو — زہد و طاعت اُسکی سب برباد ہو

اور کبھو ہوتا ہی ایسا اتفاق — کہ ستاوے انکو گر کوئی بے وفاق

گر قضارا اُسپو کچھ آوے بلا — بولتے ہین زاہدان یہہ بر ملا

یہہ بلا ہی وہ ستانے کی سزا — رنج دے ہمکو دکھانے کی سزا

یہہ کرامت ہی ہماری دیکھئے — اور بلا آفت تمھاری دیکھئے

کہتے ہین ایسے ہی باتین پر غرور — گر نہ بولین دلمین سمجھین بالضرور

آہ یہہ جہلا نہین کرتے نظر — سر بسر پیغمبرون کے حال پر

کافران انکو ستائے کسقدر — مشرکان انکو دکھائے کسقدر

باوجود اُسکے خداوند انام — کچھ نہین اُنسے لیا ہی انتقام

بلکہ بعضون تو لطف عام سے — ہی مشرف کر دیا اسلام سے

کیا سمجھتے ہین یہہ جاہل عابدان — نیک تر اپنے کو از پیغمبران

آہ جو عابد یہہ سمجھے بالیقین — کہ فلان سے مین ہون بہتر ای امین

طاعتین ناچیز ہون اُسکے تمام — نار حسرت مین جلے یوم القیام

عابد مخلص کو لازم ہی سدا — ایسے خطرونکو نہ دلمین دیوے جا

بلکہ یہہ جانے بلا کچھ آوے جب — اپنی شومی عمل کا ہی سبب

تھے مقدس جو سلف کے صالحین ۔۔۔ تھا یہی انکا طریقہ بالیقین

تیسرا سبب شرف نسب کا ہی

تیسرا ہیگا تکبر کا سبب ۔۔۔ افتخار خاندان شرف نسب

حجۃ الاسلام غزالی یہان ۔۔۔ کیمیا مین اسطرح لکھتا ہی جان

کہ خصوص اکثر مشایخ زادگان ۔۔۔ فخر کرتے ہین بہت بر خاندان

دوسرون کو جانتے اپنے غلام ۔۔۔ متقی عالم بھی ہون گروہ کرام

کبر انکا گرچہ ناظاہر کرین ۔۔۔ خواہ نخواہ وے اپنے باطن مین دھرین

انکو جب آتا ہی غصہ سربسر ۔۔۔ کبر یہہ ہوتا ہی اُنسے جلوہ گر

جلوہ گر ہوتا ہی اُنکے حال سے ۔۔۔ حال سے اقوال سے افعال سے

جونکہ کہتے ہین کہ کیا عرضہ تجھے ۔۔۔ گفتگو ہم سے مقابل ہو کرے

ای فلان کیا تو گیا اپنے کو بھول ۔۔۔ فخر وے کرتے ہین یونہی بھول بھول

آہ کیا ہو وے یہہ انجام غرور ۔۔۔ انکی خاطر مین نہین کرتا خطور

روایت

بولتا ہی یون ابوذر باوقار ۔۔۔ مین جھگڑتا تھا کسی سے ایکبار

بولا ای کالے کے لڑکے اسکو مین ۔۔۔ سنکے یہہ سرور کہا تب میرے تئین

ای ابوذر اب تو بے بہرہ نہو ۔۔۔ کبر کی ایسی نہ کیجے گفتگو

جان گوری گوری کے لڑکے کو یقین ۔۔۔ فضل کچھہ کالے کے لڑکے پر نہین

آہ راوی نے کہا جب یہہ سنا ۔۔۔ مین نے دلکو آتش غم مین بھنا

اور ڈرا الیس لیٹ جا اُس سے کہا ۔۔۔ بھائیجان اُٹھ جلد میرے پاس آ

رکھہ مرے رخسار پر اپنا قدم
بخش دے میری خطا کو از کرم

ای برادر کچھ تو تامل کر تو اب
کہ ابوذر کو ہوا معلوم جب

کہ یقین ہی کبر کا اسمین اثر
تو گیا وہ خاکساری کسقدر رہ

تا بنا وپسے تکبر کا تھتے
اور ابالِ آخرت سے وہ چھٹے

حکایت

نقل ہی دو شخص حضرت کے حضور
کرتے تھے باہم گر کبر و غرور

ایک نے کہنے لگا تب ای میان
باپ ہی میرا فلان ابنِ فلان

انکو فرمایا امام المرسلین
کہ زمانے بیچ موسیٰ کے یقین

شخص دو کرتے تھے یونہی فخر جان
کہ مرا والد فلان دادا فلان

آپنے نون پشت تک وہ مردِ خام
ایک ایک اجداد کے بولا ہی نام

وحی تب پائی ہی موسیٰ پر نزول
کہ تو اسکو بول ای میرے رسول

کہ ہین دوزخ بیچ وے نون شخص بھی
تو بھی دوزخ پاوے و انکے ساتھ ہی

پس کیا ارشاد سالارِ اجل
ہو گئے جو کوئلے دوزخ مین جل

فخر انکے نام سے تم مت کرو
دایما حق سے ڈرو حق سے ڈرو

ورنہ گوبر کے بھی کیڑے سے ذلیل
ہوینگے تم نزدِ خلاقِ جلیل

کہ نجاست کو وہ سونگھے اور چکھے
ننگِ انسان فخر آبا سے رکھے

چوتھا سبب حسن و جمال کا ہی

اور چوتھا ہی سبب حسن و جمال
حسن سے آتا ہی تکبر کا خیال

خاص اکثر عورتین ہین بات مین
فخر باہم کرتے ہین عورات مین

عیب چینی طعن و غیبت اور حسد	مسخری اور ایسے ہیں افعال بد
اس سبب سے ہی سمجھ ای باشعور	اُنمین یہ افعال پاتے ہین ظہور

پانچوان سبب مال کا ہی

پانچوان بیشک تکبر کا سبب	مالداری ہی سمجھ ای با ادب
بولتا ہی دوسرے سے اسقدر	پاس میرے ہی متاع مال و زر
تو ہی مفلس مین ہون چاہون لا کلام	اب ترے مانند خریدون کے غلام
ایسے ہی کہتا ہی باتین پر غرور	جس سے ہووے درگہہ مولا سے دور
قصہ دو بھائی کا ای بھائیجان	کہف کے سورے مین جو آیا ہی جان
ایک نے بولا جو مین تجھ سے بہت	مال اور انفار رکھتا ہون حجت
اور اُس کہنے سے جو پایا سزا	کبر وہ ایسا ہی تھا ای باصفا

چھٹا سبب زور و قوت کا ہی

کبر کا چھٹا سبب ای اہل دین	زور و قوت ہی ضعیفون پر یقین

ساتوان سبب کثرت اتباع کا ہی

اور تکبر کا سبب ہی ساتوان	کثرت اتباع سے جو ہو عیان
کثرت اولاد و شاگرد و مرید	کثرت باندی غلامان ای سعید

تکبر کے علاج کا بیان

سات اسباب تکبر کا بیان	جو کچھ ہم نے یہان تک ای میان
اُنمین ہر ہر کا علاج بے نظیر	عارف ہمدان علی فرد شہیر
جو ذخیرے مین لکھا با اختصار	مین وہ لکھتا ہون یہان تفصیل وار

شیخ فرماتا ہی یون ای پاک خو | کہ تکبر علم سے آتا ہی جو
دو سبب ہین اُسکے سن بیقیل و قال | علم رسمی کا ہی پہلے اشتغال
ابتدا مین جب ہو شغل این علوم | جونکہ نحو و شعر و انشا اور نجوم
منطق و فصل خصومات و حساب | ہندسہ طب و لغت ای کامیاب
ایسے علمون سے رذایل بد سے بد | مثل حرص و کبر اور عجب و حسد
اور بہت ایسے ہی اوصاف ذمیم | دل مین اُگتے ہین جب ہو خوف و بیم
جس قدر تحصیل انکی ہو زیاد | ہو یہہ بد اخلاق محکم در نہاد
ہی وہی علم حقیقی مان لے | جس سے تو اپنی حقیقت جان لے
اور جانے اُسکے آفات و عیوب | معرفت جب یہہ تجھے حاصل ہو خوب
اس پچھانت کو کرے تب ای رشید | حق تعالی کی پچھانت کی کلید
اور سلوک راہ حق کی کیفیت | اور اسباب رضا و قربت
اور دکھاوے تجھ کو وہ علم جلیل | زینت دنیا بہت خوار و ذلیل
خاتمے کے خوف سے شام و سحر | عیش دنیا تجھ کو کردے تلخ تر
اس لئے ہی عالمون کنتین خدا | خوف و خشیت سے بھرا ہی بجا

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

اور وہ علم شریف ای باخبر | آئنے کو دل کے تیرے سر بسر
حرص و کبر و عجب کے بد زنگ سے | پاک کردے طمع کے بد زنگ سے
اور دیوے خوف و خشیت کا جلا | مِس دلکو تیرے کر دیوے طلا
اور سبب ہی دوسرا یہہ بیگمان | علم سے جو کبر کا آوے نشان

اصل پیدائش مین اپنے شخص جو ۔۔۔ جب کہ بد اخلاق پر مجبول ہو
قبل تحصیل علوم رسمیہ ۔۔۔ نفس و دل کا تزکیہ اور تصفیہ
وہ نہ انواع ریاضت سے کیا ۔۔۔ خوف و خشیت اور نہ طاعت سے کیا
خبث جوہر نفس کا ملکہ کر بحال ۔۔۔ جب کیا علم و ہنر کا اشتغال
ایسی حالت مین جو کچھ علم و ہنر ۔۔۔ حافظے مین اسکے ہووے مستقر
وہ خباثت نفس کی جو تھی قدیم ۔۔۔ علم مین ہو اسکی تاثیر عظیم
جونکہ پانی منبہ کا ای اہل دین ۔۔۔ اصل مین ہی اپنے شیرین بالیقین
پن وہ جہاڑون بیچ جب منتشر ۔۔۔ اسکے سب اجزا رگ و ریشے بہتر
تلخ ہو کر جو ہر طبع شجر ۔۔۔ تب ہو یہہ پانی بھی بیشک تلخ تر
گر طبیعت جہاڑ کی شیرین رہے ۔۔۔ تب یہہ پانی بھی بہت شیرین بنے
علم کتین آب باران سے خدا ۔۔۔ ہے یہی معنے سے جو تشبیہ دیا

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا

یعنی اتارا آسمان سے پانی پھر بہنے نالے اپنے اپنے اندازہ پر

خاصیت پس علم کی بھی ای قوی ۔۔۔ کہ جو ہے آب حیات معنوی
مستقر جب فہم انسانی مین ہو ۔۔۔ متصف ہو وصف سے اسکے ہی او
یعنے وہ انسان اگر ہووے بخیل ۔۔۔ یا حریص ہو یا کہ متکبر ذلیل
علم ویسے شخص کو ای باوداد ۔۔۔ بخل و حرص و کبر کر دیگا زیادہ
اور جو انسان قبل تحصیل علوم ۔۔۔ نیک خلقی کے لیا زادہ و رسوم
صحبت علمائے ربانین سے ۔۔۔ مرشد و استاد کی تلقین سے
واعظون سے سنکے قرآن و حدیث ۔۔۔ محو کر ڈالا ہی اخلاق خبیث

اُسکے فہم و حافظے مین ای خبیر | جب نکات علم ہووے جاگیر
تو ترقی اُسکو تب دیویگا علم | ورع و تقوے اور قناعت اور حلم
اور خضوع و شرم اور جود و کرم | خُلق ایسے ہی بڑہینگے دمبدم
ہے حدیث مصطفیٰ ای باشکوہ | عنقریب ہونگی ایسی یک گروہ
کہ پڑھین قرآن ولے اُسکا اثر | نا کریگا حلق سے اُنکے گذر
یعنے اُسپر نا کرینگے وے عمل | ہان پڑھینگے وے تفاخر کے بدل
کہ کہین اسطرح ہم قرآن پڑہے | کون ہے بہتر جو ہم سے پڑھ سکے
اور ہم کہینگے علم ہم حاصل کئے | کون ہے ہم سے زیادہ جو پڑہے
جو کرین اسطرح سے کبر و غرور | آتش دوزخ کے ہیزم ہون ضرور

علاج اُس تکبر کا جو علم کے سبب سے ہو

اب مین لکھتا ہون یہہ آفت کا علاج | اس خباثت اس رزالت کا علاج
کہ سمجھ لین علم کا بیشک خطر | آہ خطر جہل سے ہے سخت تر
حشر مین بھی حجت پروردگار | سخت اہل علم پر ہو آشکار
دیکھئے دنیا مین امرا اور ملوک | عامیون سے جبکہ دیکھین بھول چوک
عفو کرتے ہین بہت انکی خطا | بہرہ ور کرتے ہین از لطف و عطا
گر ہو کچھ تقصیر از میر و وزیر | وے نہ بخشین اس سے یک عشر عشیر
کیونکہ بے فرمائی حکم صریح | باوجود علم ازبس ہے قبیح
کر دیا اُس ہی لئے پروردگار | بلعم باعور کتین خوار و زار
تھا زمانے کا بڑا وہ پیشوا | علم مین اُسکا کوئی ہمسر نتھا

حرص و شہوت کا وہ جب تابع ہوا / اسکو کتے سے خدا تشبیہ دیا
اور علمائے یہود نابکار / طمع دنیا کے سبب ای کامگار
نعت مصطفوی کو جب تورات سے / کر دیئے پوشیدہ اپنے ہات سے
اور نہین تابع ہوئے قرآن کے / اور مصدق سید اکوان کے
اس لئے قرآن مین وہ ذوالجلال / وے لعینون کو دیا خر سے مثال
پس جو عالم تابع شہوات ہو / طامع زر طالب لذات ہو
اور نہووے پاک از عجب و غرور / علم کا ہرگز نہ چمکے اسپہ نور
ہان جو عالم متقی ہو باخضوع / طالب صادق تحقیق باخشوع
اور نہ ہذیانات فن فلسفی / اسکے جز طبع مین ہو یعنی
اور مزخرفات علم رسمیہ / اور مباہات و جدال نظریہ
اور ایسے ہی تکلف کے فنون / یک جہان کو جسکا گھیرا ہے جنون
مجتنب انسے رہے دل سے سدا / ہو علوم دینیہ پہ جان فدا
صرف اسمین ہی کرے ہمت تمام / بس کرے دایم اسکا اہتمام
علم کے عہدے کا جو ہیگا خطر / روز و شب اسکو رکھے پیش نظر
اس سے غافل نا رہے ہرگز کبھی / دیکھتا ہے حشر کو گویا ابھی
تو ہے امید قوی ای باشعور / زنگ کبر و عجب ہووے اس سے دور
اور اخلاق رذایل کے سبب / ہو فضایل سے بدل از فضل رب

علاج اس تکبر کا جو عبادت کے سبب سے ہو

کبر جو آوے عبادت کے سبب / یہہ علاج اسکا ہی سن ای باادب

کہ سلف کے صالحین عالی ہمم ۔ تھے جو طاعت مین بڑے ثابت قدم
عمر اپنی جو عبادت مین گھٹائے ۔ جان کو نار ریاضت مین جلائے
حال پاک انکا سُنے دیکھے سدا ۔ کہ نہ تھے یک آن طاعت سے جدا
باوجود اسکے وہ ترساں تھے مدام ۔ خوف سے حقکے وے لرزاں تھے مدام
پس نجھا اپنی عبادت کو قلیل ۔ جان لین اپنے کو عاجز اور ذلیل
کیا تو لمن طاعت کا تیرے ہو شمار ۔ ہی جہاں رسل و ملک کو انکسار
وہ غنی ہی آپ اپنی ذات سے ۔ وہ غنی ہی خلق کی طاعات سے
طاعت کر تو بیانِ محترم ۔ جو نہین بے ذکر حق ہین ایکدم
غیر حق جن کو نہین اپنا شعور ۔ جن کو گھیرا ہی شہود حق کا نور
روبرو درگاہ حقکے یک قلم ۔ طاعتین انکے ہین یک ذرّہ سے کم
اُس ہی خاطر وہ رسولونکا امیر ۔ باوجود آن عبادات کثیر
بے نیازی دیکھ اُس درگاہ کی ۔ عظمت درگاہ شاہنشاہ کی
مَا عَبَدْنَا مَا عَرَفْنَا سے ضرور ۔ وا کیا ہی لب کو باعجز و قصور
یون کہا ہو جب حبیب ذو الجلال ۔ دوسرونکو کب ہو طاعت کا مجال

علاج اس کبر کا جو حسن و جمال کے سبب سے ہو

حُسن سے جب کبر آوے در مزاج ۔ تو مجرّب ہی یہی اُسکا علاج
چھوڑ یہہ صورت پرستی کا خیال ۔ دیکھ تھوڑا اپنے کچھ باطن کا حال
کہ شیاطین اور درندون کے صفات ۔ لامذگون کے اور کتون کے صفات
دلکے آئینے کیتن کردے سیاہ ۔ تیرے باطن کو کئے ہین بس تباہ

اور ہر دو راہ مین بول و براز ۔ اور رگون مین خون ہے سرا ئی با نیاز
ناک مین بلغم ترے منہہ مین لعاب ۔ کانون ہی مین میل کیتا کر حساب
گر ہمیشہ نا کرے حاجت قضا ۔ بوئے بد سے سخت رسوا ہووےگا
بلکہ تجھہ کو اپنے جینے سے بتر ۔ سر بسر ہوئیگی نفرت ہر گہری
اور تو کر اپنی حقیقت پر نظر ۔ تھا تو اول ایک نطفہ خوار تر
حال مین تو حامل اقذار ہی ۔ اور آخر جیفۂ مردار ہی
اور ترا یہہ عارضی حسن و جمال ۔ فی الحقیقت ہی وہ سبزی کے مثال
مزبلے او پر جو رہتی ہے اگی ۔ ایک ہی بارے سے وہ کملائیگی
تو بہی جب آجائیگا برص و جذام ۔ حسن جاکر شکل بد ہووے تمام

علاج اس تکبر کا جو مال و زر کے سبب سے ہو

جو تکبر مال سے ہوا ای انیس ۔ ہی وہ اقسام تکبر مین خسیس
یہہ نتیجہ جہل و نادانی کا ہی ۔ زعم باطل مایۂ فانی کا ہی
مال کے آفات پہچانا نہین ۔ اور فضایل فقر کے جانا نہین
ہی علاج اسکا ضرور ہر حال مین ۔ سوجھین کیا کیا آفتین ہین مال مین
مال دنیا کا ہی درخطر زوال ۔ ہی برا اسکا مآل اسکا مآل
کیا کسی سے وہ وفائی بھی کیا ۔ وہ کسی سے ہی بھلائی بھی کیا
وہ کسی کا بھی نہین ہی آشنا ۔ جائے دوسرے پاس کر ایک کو فنا
دیکھہ تو ہر دم وہ ماتے مات ہی ۔ دوست پر ہیہات اسکے گھات ہی
کیسے کیسے صاحب مال و منال ۔ مفلسی مین ہوگئے ہین پائمال

کیسے کیسے بادشاہان نامور — منفعت پائے ہین از مال و زر
وے مسافر جب یہہ دنیا سے ہوئے — کچھ نہ غیر کفن ہمرہ لے گئے
شان اور شوکت کہان انکی رہی — عزت و دولت کہان انکی رہی
انکا باقی اب کہان نام و نشان — نام کے خاطر ہی جو دیتے تھے جان
اب کہان باقی ہین انکے تخت و تاج — تخت گاہ انکے تو ویرانے ہین آج
مسند قاقم کہان اور فرش پاک — اب تو انکا فرش ہیگا فرش خاک
خاک ہی کسطرح انکی پائمال — کام کیا آیا انھین مال و منال
خاک اوپر انکے ہی بول و براز — کیا ہوا جو مال پر تھا انکا ناز
ناز و نعمت تو نہ آئے کام ہی — بس یہی تیرا بھی جان انجام ہی
بھی تامل کر نصارا اور یہود — اور ارزالان کفار ہنود
کس قدر رکھتے ہین مال بے شمار — پس اگر کچھ مال سے ہو افتخار
تجھ سے زائد جو رکھیگا مال و زر — فخر اُس کافر کو ہو تیرے اوپر
اور جب جاوے ترا مال و منال — کیا ترا رتبہ ہو تب کیجے خیال
اور حساب آخرت تو ہی کم ترا — سخت تر ہی سب سے یہہ خوشہ ترا
ایسے باتون کا تصور کر سدا — مال داری سے تنفر کر سدا
فقر کے ہر دم فضایل کو بجھا — اور فقرا کے شمایل کو بجھا
جب کرے ایسا تصور ہی امید — دور کر دے کبر یہہ رب وحید

علاج اس تکبر کا جو کثرت اتباع کے سبب سے ہو

کثرت اتباع پیرای یا شعور رہا — جسکتین اوسے تکبر اور غرور

جان تو ایسے شخص کا ہی یہہ مثال / کہ وہ پایا خواب مین مال و منال
اور ہوا کوی ملک کا وہ بادشاہ / ہین بہت اسکے توابع اور سپاہ
آپ کو اسطرح جب پایا بخواب / تھا عجب شادان و نازان بیحساب
ناگہان دیکھا تو ہین بیدار ہو / خواب سے اپنے یقین ہشیار ہو
ہی پرانی وہ اسکی جھوپڑی / ہی وہی اسکی اندھیری کوٹھری
بادشاہی تھی وہ سب خواب و خیال / کچھ نہ پایا اس سے جز حزن و ملال
یا کوئی سویا تھا یک صحرا مجہار / خواب دیکھہ ایسا ہوا جب ہوشیار
آپ کو یک دشت وحشتناک مین / یک بیک پایا ہی سنگ و خاک مین
ہی تن تنہا نہین کوئی رفیق / نا طعام و آب نا کوئی شفیق
اور درندے اسکو گھیرے ہر طرف / چین خاطر سے ہوا ہی برطرف
مار و کژدم لانڈگا اور ریچھہ و شیر / اسپو حملے کر رہے ہین ہو دلیر
دیکھہ انکو ہوگیا ہی بیقرار / نا جگہہ چھپنے کی نا جاے فرار
اس لئے متحیر و مدہوش ہی / بحر حیرانی کو اسکے جوش ہی
آہ ایسا جیسکہ اسکا حال ہی / کر تامل اسپو کیا احوال ہی
پس یہہ دنیا کا بھی ہی ایسا ہی حال / عشرت دنیا ہی سب خواب و خیال
اور اس دنیا کا ہر یک حادثہ / سانپ بچھو شیر سا ہی بے شبہ
جب کسی یک حادثے سے جان و مال / نیش کژدم سے زیادہ ہو ملال
جب ہوا اسکا حال ایسا لاکلام / کثرت اتباع تب کیا آوے کام
وقت بد ہین کون کسکا یار ہی / کون کسکا دوست اور غمخوار ہی

جب زوال آوے تو کسکا کون ہی — کون ہی جس سے امید عون ہی
جب زوال آوے تو سائے سا رفیق — دیکھہ کم ہوتا ہی ای نیکو طریق
اور کوئی حادثے مین بیگمان — گر ہلاک ہوجاوین اکثر تابعان
غور کیجے کون تب یاری کرے — کون ویسے وقت دلداری کرے
تھے بہت سے بادشاہان اور امیر — جن کو تھے اولاد و اتباع کثیر
آہ جب آیا انھین وقت زوال — ہوگئے کس طرح سے وے پائمال
کثرت اولاد و خویش و تابعان — نفع کچھہ انکو نہین بخشے ہین جان
کر تصور یونہی تو ہر صبح و شام — کر علاج اس کبر کا بس والسلام
ای خداوند حلیم ذو العطا — ہم کو انواع تکبر سے بچا
سب رذایل یونہی یارب دور کر — اور فضایل سے دلان پر نور کر
ہم کو حب مال سے دے احتراز — کیجے توفیق سخا سے سرفراز

حضرت جناب رسالت علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتحیت کے جود و سخاوت کا بیان

کیا لکھون جود و سخائے احمدی — بخشش بے انتہائے احمدی
جود و بخشش کا مقدس حق کے نور — ذات مین جنکے کیا تھا بس ظہور
جود کہتے ہین اسی کو ای فتا — بے غرض اور بے عوض ہووے عطا
یہہ صفت تو حق تعالیٰ کی ہی خاص — ذات سے اسکے ہی رکھے اختصاص
نعمتین ظاہر و باطن کے تمام — حسی و عقلی کمالات ہمام
بے غرض اور بے عوض عالم کو تین — خاص وہ بخشا بنی آدم کو تین

بعد حق کے حق تعالیٰ کا رسول ۔ اجود از انبیاے آدم ہے نہ بھول

اور بعد آن امام المرسلین ۔ اُسکی امت کے ہین سب علماے دین

کہ وے نشر علم کرتے ہین سدا ۔ بے عوض اور بے غرض بہر خدا

یک حدیث آئی ہے ایسی ہی صحیح ۔ بس ہی اُسکا ہے مضمون صریح

اَللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ

ہان غرض دنیا کا جو راکھے یقین ۔ دین کے علما مین وہ داخل نہین

بحر فیض جود سالار جہان ۔ موج زن ایسی تھی بر آن و زمان

کہ دُرّ و مرجان اُسکے آئی جیب ۔ کوئی نہین ہرگز ہوا ہی بے نصیب

اور جواب اندر کسی سائل کے جان ۔ لا نہین لایا وہ ہرگز بر زبان

جو کہ مانگا سو دیا ہی بے ملال ۔ بلکہ بخشا ہی زیادہ از سوال

نعت مین اُس شاہ کے آئی باصفا ۔ بیت یہہ فرزدق کیا بہتر کہا

مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَهُّدِهٖ ۔ لَوْلَا التَّشَهُّدُ كَانَتْ لَاءَهٗ نَعَمُ

لا نگذاشتہ کے ہرگز لب اُپر ۔ یک شہادت کے ہی کلمے مین مگر

گر نہوتی یہہ شہادت ای امین ۔ لا وہ سرور کا نعم ہوتا یقین

گر نہ حاضر ہووے فرضا کوئی چیز ۔ شاہ تب خاموش رہتا ای عزیز

اور دل جوئی وہ سائل کی تمام ۔ عذر سے کرتا تھا از شیرین کلام

ہین صریح اسکو نہ کہتا شاہ دین ۔ کہ نہین مجھ پاس یا دیتا نہین

لا نہین کہتا تھا کہنے سے مگر ۔ یہہ نہین آتا ہی لازم ای بسیر

کہ کچھ سترو رقصد اعتذار ۔ لا نہ لایا ہو زبان پر زینہار

جونکہ یک عزوے کو جانے ایمیان — شخص بعضے اس سے مانگے مرکبان
وہ کہا اب مرکبان حاضر نہین — تا سوار انپر کرون تم کو یقین
تب یہہ کہنا ہی تھا سرور کو ضرور — حقمین انکے حکم یہہ پایا صدور
اور نادر جامین ایسا ہی کلام — جو ہوا ظاہر ز سالارِ انام
اختصاص اس جائے کا بے ارتیاب — بالیقین جہان تھا ایسا ہی جواب
نفی لا کی خبر کی تعمیم سے — بعض جا ایسی ہی مستثنے رہے
کہ امام قسطلانی باصفا — دیکھہ ایسا ہی مواہب مین لکھا
لا نفرمانے سے مطلب ہی یہی — جود و بخشش سے نہ قاصر تھا کبھی
جون بخیلان بخل سے کہتے ہین لا — وہ کبھو ہرگز نہین ایسا کہا
بخل اس دربار سے بس دور تھا — گنج اسکا جود سے معمور تھا
ہان اگر سایل نہ رکھتا اہلیت — اور نہ دینے مین بھی رہتی مصلحت
جونکہ بعض اشخاص بے قال و مقال — جب کئے اس سے حکومت کا سوال
انمین استعداد اسکا بالیقین — جب نپایا شہ انھین بخشا نہین
تا مسلمانون کے کا مومنین سبھی — اور صلاح حال مین سایل کے بھی
اس حکومت سے نہ آوے کچھہ خلل — اسلئے بخشا نہین انکو عمل

روایت

ہی روایت آ ابوذر ایکبار — اس سے مانگا ہی حکومت آشکار
شاہ فرمایا اسے تو ہی ضعیف — آرزو مت کر عمل کی اے عفیف
اور کوئی چیز کا بھی بے ملال — تو کسی سے بھی نکر ہرگز سوال

تازیانہ بھی گرے گر بر زمین — مانگ مت وہ بھی کسی سی ای امین
ای برادر یہہ ابو ذر باصفا — زاہدون سے تھا صحابہ کے بڑا
دے زکوۃ مال بھی مال ای ہمام — اسکے مذہب بیچ رکھنا ہی حرام

روایت

ہی روایت یک جماعت کیتین — کچھ عطا کرتا تھا شاہ مرسلین
مستحق یک شخص کیتین جانکر — یون کیا اسکی سفارش آ عمر
یا نبی یہہ شخص مومن ہی بجا — جانتا ہون اسکتین مین نیہ مرا
جب کہا دو بار یون وہ پاک خو — شہ بھی فرمایا کہ ہان مومن ہی او
بار سیوم بھی جب ایسا ہی کہا — تب عمر کو شاہ یہہ فرمادیا
کہ بہت اشخاص ایسے نیک ہین — دوست رکھتا ہون مقرر انکو مین
اور دیسے لوگ کو دیتا نہین — کہ اسی مین ہی صلاح انکی یقین
گر نہ یون بعضون کو فرماوے عطا — یہہ تخلق ہی باخلاق خدا
کہ رکھے کے بندگونکو دوست رب — اور نہ دنیا دیوے انکو بے طلب
اور کسیکو دوست نا رکھے مگر — دیوے اسکو مال دنیا بیشتر
کوی سایل کو غرض ای باخبر — سرور عالم نہین کرتا تھا رد
گر نہ ہتی پاس اسکے کوئی چیز — حکم یون کرتا تھا اسکو ای عزیز
قرض کر جب مجھکو دیویگا خدا — قرض وہ تیرا کرونگا مین ادا

روایت

ترمذی لایا روایت ایکبار — آ گئے تھے درہم یقین نو ہزار

شاہ وے پیغمبرون کو رہبر جبیر ۔ کردیا تقسیم آغاز ای جبیر
ایک درہم بھی نہین باقی رہا ۔ آکے ایسے مین کوئی سایل ہوا
اسکو فرمانے لگا خیر البشر ۔ ہوگیا اب صرف سارا مال و زر
گر ضرورت ہووے کچھ لاحق تجھے ۔ جاکے تو بازار مین اب قرض لے
جب مجھے کچھ بھیج دیویگا خدا ۔ قرض تیرا مین ادا کر دیونگا
عرض فاروق یون کیا ای شاہ دین ۔ دے چکا کئی بار تو اس کو یقین
اب نہین جو چیز قدرت مین ترے ۔ حق نہین تکلیف دی اسکی تجھے
عرض سرور کو نہ یہہ آئی پسند ۔ تب کہا انصار سے یک ارجمند
یا رسول اللہ ہر دم خرچ کر ۔ اور کمی کا کر نہ کچھ خوف و خطر
عرش کا مالک جو ہی پروردگار ۔ مال و زر دیویگا تجھ کو بے شمار
جب سنا اس بات کو شاہ جہان ۔ مسکرانے کو لگا ہو شادمان
اسکے چہرے سے علامات سرور ۔ ہوگئے ظاہر کرامات سرور
پس یہی فرمایا وہ انصاری کتین ۔ کہ اسیکا ہون یقین مامور مین

روایت

اور جو بھی بیٹی معوذ کی یقین ۔ یون روایت لائی ہی ای پیش بین
کہ رسول رب عالم کے حضور ۔ لیگئی مین یک طبق تازے کھجور
اپنی مٹھی بھر کے شاہ انبیا ۔ زیور و گہنا تبھی مجھکو دیا
بولتا ہی یون انس ای باصفا ۔ جز یہ جبکہ آیا تھا بحرین کا
حکم فرمایا رسول اللہ تب ۔ گوشۂ مسجد مین ڈالو اسکو اب

کہتے ہین اتنا کبھو مال وفور
لایا جب تشریف از بہر نماز
جب نماز وقت سے فارغ ہوا
حضرت عباس اُس سرور کا عم
بدر کے غزوے مین ای شاہ جلیل
ہو گئے ہین ہم نے دونو جب اسیر
پس بہت بیشا مجھے کیجے عطا
جتنی طاقت ہے اٹھانیکی تجھے
پس بچھا چادر وہ اپنی جلد تر
جب اسے چاہا اٹھانے نین سکا
یا نبی اُسکو اُٹھانے کے لئے
شاہ فرمایا نہین تو ہی لیجا
تب وہ بستہ کھولکر کچھ کرکے کم
عرض کر لیا ہی دوسرے بار بھی
اور دوسرون کو بھی سالار بشر
مجلس اشرف سے جب اپنے اٹھا
ہے روایت لاکھ درہم تھے وے سب
الغرض سرور کی وہ جود و سخا
منع فرمایا بہت دینے سے حق

شاہ عالم کے نہ آیا تھا حضور
اسکو دیکھا ہی نہین وہ سرفراز
مال و زر ہر شخص کو دینے لگا
یون کیا ہی عرض از شاہ امم
مین بھی اور میرا بھتیجا ایک عقیل
فدیہ دینے مین لگا مبلغ کثیر
اسکو فرمایا ہے تب خیرالورا
اس قدر اس مال سے اب لیجیے
اسمین باندھا ہے بہت سامان و زر
عرض پھر یون شاہ عالم سے کیا
اور کسیکو حکم اب فرمائیے
اُسکی قطع طمع خاطر یون کہا
لے گیا کہانسے لو پھر آیا ہم
لے گیا ہے بلکہ تیسرے بار بھی
مال و زر بخشا ہے اسدن اسقدر
ایک درہم بھی نہین باقی رہا
صرف اسدن ہی کیا شاہ عرب
جان اُس دریکو پہنچی تھی بجا
وے اُسے اوسط کے درجکا سبق

روایت

ہی روایت ایکدن سرور کے پاس
ایک لڑکا نے کیا آ التماس

ماں مری کی عرض ای شاہِ زمن
پیرہن نے مجھہ کو نہین ہی پیرہن

کیجئے یک پیرہن مجھکو عطا
شاہ بولا بعد ایک ساعت کے آ

پس گیا اور جلد آیا ہی تبھی
پھر کہا ماں عرض کرتی ہی ابھی

پیرہن جو ہی تنِ اطہر اپر
دیجئے مجھہ کو وہی ای نامور

حجرۂ اشرف مین جا کر بے ملال
پیرہن اپنا دیا اسکو نکال

تن برہنہ گھر مین ہی بیٹھا رسول
تھے صحابہ منتظر باہر ملول

تنگ دل ہو کر گئیے آخر وہ سب
آیۂ اشرف ہوئی نازِل تب

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

یعنے فرمایا ہی حق ای مصطفیٰ
اسقدر مت کر فراخی باصفا

جس سبے بیٹھے گھر مین تو ہو بے لباس
او صحابہ جان تیرے ہو اداس

استفادہ دین کا انسے کہین
ہو تری خدمت سے موقوف ای امین

روایت

ہی بخاری مین روایت ای اخی
کہ کوئی بی بی بدرگاہِ نبی

ایک چادر سی کے بہتر ای ہمام
کی روانہ اور یہہ بھیجی پیام

یا رسول اللہ یہہ چادر مین سئی
ہی خوشی میری کہ اوڑھین آپ ہی

عرض کو اسکے قبولا شاہِ دین
حاجت چادر بھی تھی اسکی تئین

اوڑھ کر بیٹھا تھا سرور وہ ردا
کوئی آکر عرض اسُسے مین کیا

چادر اشرف یہہ کیا بہتر نہی … جا نشینہ اسپر یہہ کیا خوشتر نہی
یا نبی چادر یہہ مجھکو دیجئے … شہ بہت خوش ہوکے دیڈالا اسے
جب اٹھا مجلس سے سالار انام … تب تو مین سایل کو اصحاب کرام
یون لگے کرنے ملامت پر بلال … کہ بہت بیجا کیا تو یہہ سوال
کہ نشینہ والا بشوق و احتیاج … چادر اقدس کو یہہ اوڑہتا تہا آج
مانگنا تیرا ہوا بس ناصواب … اسطرح سایل دیا انکو جواب
اور جسنے اپنے نہ مانگا اشکتین … بلکہ میرے کفن کو مانگا ہو یقین
کہ یہہ چادر اسکی جب مرغوب تہی … کفن کے خاطر مرے بس خوب تہی
تاکہ اسکے تن سے بے ارتیاب … حق تعالی مجہہ کو نا دیوے عذاب
یا الہی ہمکو توفیق سخا … کر عنایت اور نجات سے بچا

بخل کی مذمت جو کتاب و سنت سے ثابت ہے

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

حق تعالی نے کہا قرآن مین … بخل والے مرد و زن کے شان مین
یعنے لوگو مت کرو ایسا خیال … بخل جو کرتے ہین لوگان بدخصال
فضل سے اپنے دیا جو انکو رب … بخل جو کرتے ہین اسمین بیروز و شب
بخل یہہ کچہہ حق مین انکے ہے بہلا … وہ نہین اچہا ہے بلکہ ہے برا
طوق ہم انکو پنہاوین عنقریب … بخل جس شی کی کیے وے بے نصیب
یعنے طوق انکے بناکر مال سے … حشر مین پہرائنگے بدحال سے

اور کیا ارشاد یون خیر البشر	کہ کرو تم بخل سے بیحد حذر
کیونکہ جو اگلے تمھارے لوگ تھے	بخل سے ہی وے ہلاک یکسر ہوئے
بخل اس نوبت کو پہنچا یا انہین	کہ کرین وے قتل لوگون کیتئین
اور حرامون کو یقین سمجھین حلال	آہ آخر بخل کا ایسا ہی حال
اور فرمایا ہین مہلک تین چیز	یعنے کرتے ہین ہلاک وے ای عزیز
بخل اول جسکا تو محکوم ہو	اور خلاف اسکا نہین کرتا کبھو
دوسری ہی خواہش باطل تری	جسکی تو کرتا ہی دایم پیروی
خود پسندی تیسری ای کامیاب	آدمی اُس تین سے ہو گا خراب

روایت

کعب کہتا ہی کہ ہر یک شخص پر	ہین موکّل دو ملک شام و سحر
کہتے ہین ہر روز وے ای ذوالجلال	جو ہی ممسک کر تلف تو اُسکا مال
اور سخی جو ہی ترقی دے اُسے	نین برکت ممسکون کو اِس لیئے

روایت

نقل ہی یحیی پیمبر با وقار	پوچھا ابلیس لعین سے ایکبار
کون تیرا دوست اور دشمن ترا	تب وہ ملعون اِسطرح کہنے لگا
دوست میرا ہی ترا زاہد بخیل	کیونکہ در طاعات خلاق جلیل
وہ بہت کرتا ہی محنت روز و شب	بخل آخر وہ کرے نا چیز سب
ہی سخی فاسق مرا دشمن ترا	کیونکہ مجھکو خوف ہی اِسبات کا
کہ سخاوت کے سبب ربّ مجیب	لطف سے اسکو کرے توبہ نصیب

بخل اور بخیل کا معنا

جانئے اب کسکو کہتے ہین بخیل   شیخ غزالی لکھا ہی ای خلیل
مال جو پیدا کیا ربِّ وحید   ایک حکمت کے لئے ہی ای سعید
حکمتِ حق جبکہ دنیا چاہیے او   اسکا نا دینا نشانِ بخل ہو
اور شریعت یا مروت ای ہین   جب کرے حکم اسکو دینے کتین
اور دینے کے بھی لایق ہی وہ چیز   بخل ہی اسکا ندینا ای عزیز
شرع مین جیسا کہ فطرہ اور نصاب   اور قربانی بھی عشر ای کامیاب
اور مروت مین سمجھ لے یہہ مثال   جون جتن کرتا ہی کوئی اپنا مال
اس جتن کرنے سے زاید ای بسیر   یک ضرورت جب ہو وا ای بسر
گر نہ اس صرف مین خرچے اپنا مال   ہی نشان بخل یہہ بیقیل و قال
اور جتن کرتا ہی جب ہووے اہم   خرچ ہی اسراف ای اہلِ کرم
بد ہین یہ ہر دو علامت جانیئے   نیک ہی حدِ وسط پہچانیئے
آوے جب مہمان جتن کرنے سے مال   اسکی مہمانی ہی اولی بے ملال
عذر یہہ اسوقت گر تو لائیگا منہ   کہ زکوٰۃ مال مین تو دے چکا
اسکی مہمانی نہین از واجبات   بخل ہی یہہ اور بری ہی سخت بات
اور ایک بھوکے پروسی کو ندے   رکھہ کے کھانا بخل ہی یہہ جانیے
تھی کسیکے پاس روٹی ای خبیر   دور سے دیکھا وہ آتا ہی فقیر
خوف سے گر اسکو پوشیدہ کرے   بخل ہی لازم ہی اس سے تو تجھے
شرع سے اتنا بھی سنا ای خلیل   ہو چکا ثابت کہ جسکو دے بخیل

اور جو کوئی نفقہ زن و اولاد کا | جس قدر قاضی مقرر کر چکا
اس موافق ہی یہ وہ کرتا ہو ادا | تھوڑا زیادہ بھی نہ رکھتا ہو روا
جان ایسا شخص ہی بیشک بخیل | پہر بخیلی ہے رزالت کی دلیل

بخل کا علاج علمی

اب علاج بخل سن ای اہل دل | وہ بھی ہے علم و عمل سے مشتمل
دیکھ لکھتا ہوں علاج علم اب | جانئے پہلے بخل کا کیا ہے سبب
کیونکہ جب تک مرض نامعلوم ہو | کیون علاج اسکا تجھے مفہوم ہو
نفس کی خواہش کے الفت کے سبب | بخل پیدا دل مین ہووے روز و شب
نفس کی خواہش ادا ہو مال مین | مال ڈالے بخل کے جنجال مین
اور بہت جینے کی امید طویل | بھی رہے کرتی ہے ہمراہ بخیل
کیونکہ گر جانے بخیل بد نہاد | کہ نہین یکسال سے جیگا زیاد
خرچنا تب مال کا آسان ہو | ہان مگر رکھتا ہو جب اولاد او
تب حیات اولاد کی ای نیکذات | وہ یقین جانیگا اپنی ہی حیات
بخل اسکا ہوویگا تب استوار | اسلئے فرمایا سالارِ خیار
کہ پسر ہوتا ہے ای اہل ادب | بخل اور خوف و جہالت کا سبب
بخل کے اسباب جب ظاہر ہوئے | اب علاج ہر ایک کا بھی جانئے
نفس کی خواہش کی الفت کا علاج | ترک شہوت اور قناعت کا ہے راج
جب تلک تو ترک شہوت نا کرے | تا قدم ملک قناعت مین دھرے
مال کی الفت نجاویگی بجاہ | پاوے نا مرض بخالت سے شفا

جب بہت دن ہووے جینے کی امید ‏ ‏ بس علاج اسکا یہی ہوگا مفید
یاد اکثر موت اپنی کیجیے ‏ ‏ دیکھہ لوین دوسرونکو عبرت لیجیے
کہ مرے سب وے بھی غافل ہی رہے ‏ ‏ مرگئے جب وے بھی حسرت لیگئے
آہ انکے دشمنان سب انکا مال ‏ ‏ کرلئے تقسیم بے رنج و ملال
پس مرا بھی حال یونہی ہوئیگا ‏ ‏ غیر میرے مال سے حظ لیویگا
ڈر جو ہوا اولاد کی افلاس کا ‏ ‏ ہے علاج نیک اس وسواس کا
جانے جو خالق انھین پیدا کیا ‏ ‏ رزق انکا جو لکھا ہے دیویگا
گر مقدر انکی درویشی رہے ‏ ‏ نا توانگر ہوون بخالت سے مرے
کہ توانگر بعض ایسے ہین یقین ‏ ‏ باپ کے میراث پائے ہی نہین
اور جو پائے باپ سے تھے مال و زر ‏ ‏ دیکھہ وے پھرتے ہین مفلس دربدر
گر پسر صالح ہو میرا نیک کار ‏ ‏ رزق بہتر اسکو دیگا کردگار
اور اگر فرزند فاسق ہوئیگا ‏ ‏ مال و زر سارا گنہ مین کھوئیگا
یا ہو درویشی مین اسکی مصلحت ‏ ‏ تا نہ خرچے مال وہ در معصیت
اور بخیلی کی بدی اور قدح مین ‏ ‏ اور یقین جود و سخا کی مدح مین
دیکھے جو آئے احادیث رسول ‏ ‏ اور کرے اسکو دل و جان سے قبول
اس سے کیا بہتر ہو نفع مال و زر ‏ ‏ کہ بچاوے تجھکو از نار سقر
اور دیکھے غور سے حال بخیل ‏ ‏ خلق مین دیتے ہین کیون خوار و ذلیل
بوجھے یونہی ہوویگا میرا بھی حال ‏ ‏ خوار کردیگا مجھے مرا ہی مال
جب علاج علم یہہ پورا ہوا ‏ ‏ تب کرے عملی علاج ای باوفا

پینے تب ہووے عمل مین مشتغل | خرچنے لاگے بشوق جان و دل
خرچ کا آتے ہی بس دل مین خیال | نا کرے ہرگز توقف دیوے مال

حکایت

بو الحسن یک روز پاخانے مین تھا | اپنے خادم کو پکارا اور کہا
کہ مرا یہہ پیرہن لے جلد تر | دے فلان درویش کو ای باخبر
لے مرید اُس طرح سے کہنے لگا | صبر باہر آئیے تک کیون نہین کیا
یون جواب اسکو دیا وہ باکمال | ڈر ہے دوسرا تا کہین آوے خیال
یہہ خیال خیر جاویگا کہین | دیر ایسے وقت مین لایق نہین
حکمت عملی دگر اخیار دین | یہہ عجب لکھتے ہین دیکھو ای پیش بین
ابتدا مین گر خلوص دل تجھے | مال دینے مین نہو حاصل تجھے
دلکو نام نیک کا عاشق کرے | فخر کا ہی آپ کو شایق کرے
کہ کرینگے جابجا تیری ثنا | ہوویگا دشمن بھی تیرا آشنا
یون ریا کے شوق کو سر شوق مال | دمبدم غالب کرے ای باکمال
تا بہر صورت بخالت سے چھٹے | حب مال و زر کی آفت سے چھٹے
جب شفا پاوے بخالت سے مزاج | تب ریا کے مرض کا کیجے علاج
گرچہ ہر دو بد ہین پر انکا مثال | یون لکھے علما و حکما پر کمال
جب چھڑانا چاہئے کوی بچے سے دود | دین لستی اولا کہانے سے زود
بد صفت سے بد صفت کا ہی علاج | ہے مجرب ای فراست امتزاج
جو نکہ گر گیرے پو خون تیرے پڑے | گر نہ جاوے دھو تب پیشاب سے

شوربت پیشاب کی تا جلد تر / اسکیتین کردیوے زایل سربسر

دھوے اسی پیشاب کو بس آب سے / دور کردین دائکو پیشاب کے

اور نہین ہرگز حرام و نا روا / نام کے خاطر کبھو جود و سخا

ہان عبادت مین ہی حقکے لا کلام / ہی شریعت مین ریا آئی حرام

گر بخیلان اعتراض ایسا کرے / کہ فلان دیتا ریا کے ہی لیئے

اعتراض ایسا انھین زیبا نہین / کیونکہ یہہ توجیہ اسکی ہی یقین

خرچ کرنا مال کا بہر ریا ہو / ہی ریا سے بخل کے اولی بجا

بعض پیران دیکھتے تھے جب مرید / پہین کر آیا ہی نعلین جدید

پہیر انکا شوق بہی رکھتا ہی او / بولتے تھے یہہ کسیکو دیجیو

نقل ہی یکدن رسول ذو الجلال / ڈالا تھا نعلین مین تازی دوال

ناگہان نظر مبارک در نماز / اس دوال اوپر پڑی ای بانیاز

حکم فرمایا تبہی خیر الانام / اپنے یارون کتین بعد سلام

یہہ دوال نو نکالو تم ابہی / وہ دوال کہنہ ڈالو تم ابہی

پس ہوا معلوم ای اہل شعور / قطع الفت مال کی اول ضرور

ہی یہی تدبیر اسکی سربسر / کہ جدا اپنے سے کیجے مال و زر

کیونکہ نا ہوئے تجھ خالی جیب تنگ / دل ترا فارغ بہی نا ہونب تنگ

روایت

نقل ہی اکبار آیا کاروان / عبد رحمان کا یمن سے آیمان

غل ہوا اسکا مدینے مین بڑا / پوچھی بی بی عایشہ یہہ غل ہی کیا

لوگ بولے عبد رحمان عوف کا	کاروان اونٹوں کا آیا ہے ترا
یون کہی صدیقہ قدسی صفات	کہ رسول اللہ کی سچی ہے بات
عبد رحمان سن بہت حیران ہوا	جلد اگر عرض بی بی سے کیا
کہ رسول اللہ کے ارشاد سے	جلد تر آگاہ مجھ کو کیجیے
تب لگی کہنے کو ام المومنین	مخبر صادق کہا تھا آپ امین
کہ مجھے جنت لجا بتلائے جب	حکم حق سے مین نے یہہ دیکھا ہوں تب
ہین مرے اصحاب مین درویش جو	دوڑتے ہین سب طرف جنت کے او
کوئی تونگر کو نہین دیکھا مگر وہ	عبد رحمن ابن عوف یک باخبر
آہ وہ گرتا وپڑتا چل دیا وہ	اسکے دروازے تلک پہنچا ہے جا
عبد رحمان سن ہوا ہے زار زار	اور یون بولا وہ اونٹونکی قطار
سب مع اسباب در راہ خدا	مین دل وجان سے تصدق کر دیا
اور غلامون کو کیا آزاد سب	تا نبی کے موجب ارشاد اب
مین بھی امت کے درویشونکے ساتھ	جا سکون جنت مین تا پاکر نجات
عبد رحمان سے کہا شاہ خیار	کہ مری امت کے جو ہین مالدار
اُنسے سب اول تجھے جنت ملے	پر بجد و جہد اندر جا سکے

روایت

اور عمران بن حصین اثنا کہا	مین ملازم تھا رسول اللہ کا
شاہ ایکدن مجھکو فرمایا کہ چل	فاطمہ کے گھر عیادت کے بدل
مین ہوا ہمراہ شہ کے ہمرکاب	گھر کے دروازے پوچھا پہنچے شتاب

مارکر در پر کہا ہی السلام
دے جواب اندر سے بی بی نے کہی
شاہ بولا اور ہی یک شخص ساتھ
کہ نہین کپڑا ہی میرے تن اوپر
شاہ فرمایا کہ تو مانپ اس سے بدن
یا بنی ننگا ہی لیکن سر مرا
بولا اسکو اوڑھ اپنے سر اوپر
شاہ پوچھا ای مری لخت جگر
فاطمہ بولی بہت بیمار ہون
باوجود اس رنج و بیماری کے اب
آہ کچھہ ملتا نہین ای شاہ دین
مصطفے یہہ سنکے ہوے بے اختیار
اور کہا ای فاطمہ نور البصر
ہی قسم پروردگار پاک کی
تین دن سے مین بھی بھوکا ہون یقین
تجھہ سے بیشک ہے مرا درجہ ترا
پس فراغت حق سے مین چاہا اگر
پر کیا مین آخرت کو اختیار
لیو مبارک ہاتھ سالار بشر

پوچھا اندر آؤن کیا شاہ انام
لائیے تشریف ای حق کے نبی
فاطمہ تب یون کہی ای نیک ذات
ہان پرانی ایک کنبل ہی مگر
عرض بی بی نے کہی تو ماپنی ہون تن
شاہ دین چادر پرانی ایک دیا
گھر مین پس داخل ہوے ای باخبر
دے تیرے احوال سے مجھکو خبر
اور بہت رنجور ہون لاچار ہون
ہی مجھے فاقہ کشی پس روز و شب
تا اب طاقت مجھ کو کچھ باقی نہین
آہ رویا ہی بہت ہو زار زار
صبر کر تو صبر کر تو صبر کر
ہی قسم اس خالق افلاک کی
مین بھی کچھ کھایا نہین کھانا نہین
پاس میرے رب کے ای خیر النسا
تجھکو دیا زینت سامان وزر
کیونکہ یہہ دنیا ہی پس ناپائدار
فاطمہ کے رکھہ کے کھاندیکے اوپر

بولا جنت کی بشارت ہی تجھے ۔ پہر عجب حق کی عنایت ہی تجھے
ہوئینگے جنت مین جتنے بی بیان ۔ ہوئینگی تو سیدہ انکی وہان
تب کہی بی بی نے عرض ای مصطفےٰ ۔ آسیہ مریم کو فرمائے ہو کیا
بولا دنیا مین ہین جتنے عورتان ۔ ہین تری انکے یہہ ہردو بی بیان
تو ہی ان سب کی تری از فضل حق ۔ آسیہ مریم تو ہی تجھہ کو سبق
خلد مین آراستہ ہونگے مکان ۔ خوش رہین انمین یہہ سارے بی بیان
اور وہان ہووے نہ کچھہ شور و بکا ۔ رنج و فکر و درد نا ہو زینہار
ای مری بیتی قناعت کر تو اب ۔ میرے فرزند تجہا پر باادب
وہ جو تیرا مرد عالیشان ہی ۔ سارے ولیون کا وہی سلطان ہی
ہین نکاح ایسے سے ہان تیرا کیا ۔ جس کو حق دو جگ مین سرداری دیا
یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ ۔ اور بجاہِ فاطمہ و مرتضیٰ
رنج پر دنیا کے دیجے ہمکو صبر ۔ کہ ہمارا دوست تو ہمین انکے حشر
جون سے ہمکو بچا ای کارساز ۔ اور شجاعت سے ہمین کر سرفراز

حضرت سید الشہدا جان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال شجاعت کا بیان

جون سخاوت مین تہا شہرہ زمان ۔ تہا شجاعت مین اسے پورا کمال
کوئی شجاعت مین نہ اسکا مثل تہا ۔ تہا یقین وہ اشجع خلق خدا
سخت جنگون مین دلیران کبار ۔ جسکہ پاتے تہے نہایت اضطرار
شاہ دین رہتا تہا ثابت قدم ۔ بلکہ پیش آتا تہا وہ دمبدم
چو طرف سے مشہر کان پر شور و شین ۔ تیر باران جب ہوئے روز حسین

ہو گئے ہین منتشر سب غازیان / فوج مین آیا تزلزل بیکران
سرورِ عالم نہ جاگہ سے ہلا / ایک قدم ہرگز نہین پیچھے ہٹا
تھے ملازم تھوڑے ہی صحبِ رکاب / شاہ تھا تب ایک خچر پر سوار
حضرت عباس پکڑا تھا رکاب / اور ابو سفیان لگام ای باصواب
یہ ابو سفیان تھا اسکا ابن عم / یعنے حارث کا پسر عالی ہمم
شاہ خچر کو اٹھاتا تھا وہین / تا کرے حملہ بکفار لعین
پر ابو سفیان حارث نیکنام / چھوڑتا ہرگز نتھا اسکی لگام
شاہ کہتا تھا نبی ہون لا کذب / اور مین ہون ابن عبد مطلب
اور وہ تب لیکے یک مشت کنکر / پھینک ڈالا لشکر کفار پر
کوئی نتھا کفار مین ایسا بشر / آنکھ مین جسکے پڑے ہون نا کنکر
فتح و نصرت چاہا از پروردگار / ہو گئے کفار تب یکسر فرار
ذکر با تفصیل اس غزوہ کا سب / کر تو اخبار نبوت سے طلب

حضرت کی لطف و شفقت بے غایت و رافت و رحمت بے نہایت کا بیان

کیا لکھون اسکی شفقت کا بیان / رافت و الطاف و رحمت کا بیان
حق کیا ہی جس کو قرآن مین خطاب / رحمۃ للعالمین بے ارتیاب
سورۂ توبہ کے آخر ای فہیم / جسکو فرمایا رؤف و ہم رحیم
ہے یقین دریائے رحمت اسکی عام / خلق او رعالم کو گھیری ہی تمام
اسکی مقدم کی برکت سے خدا / دور دنیا سے کیا قہر و بلا
مومنون کو خاص تھی سر و عیان / اسکے ہین ممنون سب خرد و کلان

شرع کے احکام کی تخفیف جو — اپنی سب امت پو کروایا ہے او

تھا یہہ امت پر شفقت کا سبب — غایتِ الطاف و رحمت کا سبب

چھوڑتا تھا اور کئے افعال او — تاکہیں امت اُپر نا فرض ہو وو

حکم جون مسواک کا ای بانیاز — وہ نفرمایا برائے ہر نماز

ترکِ تاخیرِ عشا بقیل و قال — اور یونہی نہی از صوم وصال

اور بہت افعال ایسے ہی یقین — طول ہے تفصیل جسکی ای امین

رونا کوئی بچے کا وہ سنتا تھا جب — اور پڑتا تھا نماز او شاہ تب

اور اس بچکی ماں ای بانیاز — تب جماعت ساتھ رہتی در نماز

تو سبک کرتا نماز او شاہِ دین — کر شفقت اُسکے بچے پر یقین

روایت

کافران تکذیب جب اُسکی کیئے — اور اسکو رنج اور ایذا دیئے

عرض خدمت یون کیا آ جبرئیل — کہ کیا ہے حکم یون ربّ الجلیل

یک فرشتے کیتئن ای شاہدین — جو موکل ہے پہاڑون پر یقین

تو جو فرماوے سو وہ لاوے بجا — وہ فرشتہ عرض آکر یون کیا

یارسول اللہ جو کچھ حکم ہو — جان و دل سے مین بجالاؤنگا او

دو طرف مکے کے جو ہین اخشبین — دو پہاڑ ان و تہرے بے ریب

مین وو لا دونو کو ٹکراونگا اب — کافران مکے کے مرجائینگے سب

تب کہا یون رحمۃ للعالمین — کہ ہلاکت انکی مین چہتا نہین

بلکہ یہہ امید ہے حق سے مجھے — کہ خدا اولاد انکو ایسے دے

وے بجالاوین عبادت حقکی ٹھیک ۔ اور کسیکو ناکرے اُسکا شریک

روایت

اور کہا یکبار آ روح الامین ۔ کہ کیا ہی حکم ربّ العالمین
بر جبال و بر زمین و آسمان ۔ تا کرین تیری اطاعت بیگمان
تو جو فرماوے بجالاوے ابھی ۔ مار ڈالین تیرے اعدا کو سبھی
شاہ فرمایا یہہ سنکر ابکیتین ۔ دوست رکھتا ہون کرون تا صبر مین
اور کرون تاخیر امت سے عذاب ۔ ہووین وے توبہ سے شاید کامیاب
ابن مسعود معظم یون کہا ۔ گاہ گاہ ہم پر امام الانبیا
وعظ اور ارشاد کرتا لا کلام ۔ پر لفرماتا تھا ہر دن صبح و شام
تا نہ آوے ہم لو تنگی اور ملال ۔ اُس کو تھا ایسا شفقت مین کمال

حضرت کی صدق وعدالت اور عفت وامانت کا بیان

شاہ کی صدق وعدالت کا بیان ۔ اور عفت اور امانت کا بیان
ہی فزون تر قدرت تحریر سے ۔ اور ماہر طاقت تقریر سے
اعدل و اصدق تھا شاہ انبیا ۔ اور سب مین وہ عفیف الناس تھا
اسکے صدق و عدل و عفت کے مدام ۔ معترف تھے اسکے اعدا بھی تمام
شاہ کے قبل نبوت بالیقین ۔ سب کے سب کہتے تھے اُسکوتین امین
اور قضایا مین سر لشِ ای محترم ۔ سب اُسی سرور کو کرتے تھے حَکَم
حکم فرماتا تھا جو انکو رسول ۔ جان و دل سے اسکو کرتے تھے قبول
کہا قسم حقکی کہا ہی وہ عیان ۔ مین امین ہون در زمین و آسمان

بولتا ہے یون علیؓ مرتضیٰ — کہ ابوجہل لعین تجھ سے کہا
ہم نہین تکذیب کرتے ہین تری — جانتے کاذب نہین تجھکو کبھی
پر جو لایا ہے نیا تو ایک دین — ہان قبول اُسکو ہم کرتے نہین
وے کیا بیہودہ لایا یہہ کلام — لعنت اللہ علیہ بالدوام
اُسکے کہنے مین تناقض ہے صریح — کیا ہے نامعقول یہہ قولِ قبیح
جبکہ جانین اُسکو صادق بےقصور — جو کہے تصدیق اُسکی ہے ضرور
اُس لعین کی پھر یہہ کیسی احمقی — تھا ازل کا اور ابد کا وہ شقی
پس یہہ آیت پائی ہے شرف نزول — اُس سے تا ہووے تسلی رسولؐ

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

یون لکھے تفسیر اُسکی عالمان — کہ یہہ فرمایا ہے خلاقِ جہان
اے محمدؐ یہہ گروہ ظالمین — فی الحقیقت تجھکو جھٹلاتے نہین
بلکہ وے انکارِ آیاتِ خدا — گمرہی سے اپنے کرتے ہین سدا
رہ تو فارغ اور انکا کھا نہ غم — بالیقین انکی سزا دیوینگے ہم
بدر کے دن از ابوجہل لعین — پوچھا اخنس بن شریق اُس بالیقین
کہ یہان اب تیرے اور میرے سوا — شخص کوئی حاضر نہین ہے تیسرا
اب تو سچائی سے اس عقدہ کو کھول — مصطفیٰ صادق ہے یا کاذب تو بول
بولا وہ واللہ سچا ہے نبیؐ — جھوٹھ ہرگز وہ نہین بولا کبھی
پوچھا ہرقل جب ابوسفیان سے — بعض اوصاف اُس شہ کے اُنکے
یہہ بھی پوچھا آگے بعثت کے کہین — کیا کہا تھا جھوٹھ تجھ وہ سالارِ دین

تب ابوسفیان کہا حق کی قسم　　بات جھوٹی وہ نہ بولا کوئی دم
بولا ہرقل خلق سے جب یون کہے　　بات جھوٹی وہ خدا پر کیون کہے
اور ولید ابن مغیرہ زشت کیش　　جو تھا مکے مین زر رسا قریش
بارہا قرآن کو سنتا تھا وہ　　اور روتا تھا بھی یون کہتا تھا وہ
کہ بلاشک جانتا ہون مین یقین　　یہہ کلام ہرگز بشر کا تو نہین
یہہ کلام پاک ہی جیسا لذیذ　　کوی کلام ہرگز نہین ایسا لذیذ
اور حارث ابن عامر ای میان　　روبرو لوگون کے جھٹلاتا تھا وان
کرتا خلوت اپنے جب لوگون کے سات　　کہا قسم وہ حق کی یہہ کہتا تھا بات
کہ محمدؐ کذب گو یون سے نہین　　وہ بہت سچا ہے بیشک اور امین
اور ابوجہل لعین یک روز آ　　شاہِ عالم سے مصافحہ ہی کیا
مشرکان پوچھے ہین اوس گروہ سے　　کیا تو کرتا ہے مصافحہ شاہ سے
یون دیا بوجہل نے انکا جواب　　کہ یقین مین جانتا ہون باصواب
ہے محمدؐ حق کا پیغمبر یقین　　لیکہ تابع اسکا مین ہوتا نہین
تھا یہہ حال مشرکان بے ارتیاب　　اور مقر تھے یونہی سب اہلِ کتاب
بلکہ اونسے جانتے تھے وہ زیاد　　پر نہ ایمان لائے از وجہ عناد
اور دیا توفیق جن کیتین خدا　　پائے وہ عز و شرف ایمان کا
انکی عفت کا بیان محترم　　کیون لکھون لرزان و ترسان ہے قلم
اپنے ازواج و کنیزان کے سوا　　کوئی عورت کو نہین ہرگز چھیا
بیعت عورات سے وہ لیتا تھا جب　　ہاتھ مین ہاتھ انکے نہین دیتا تھا نبی

عہد لیا تھا حفظِ عورات سے | اور حیا رکھتا تھا مکروہ بات سے
عایشہ کہتی ہی مولا کی قسم | اجنبی زن کو چھپاین کوئی دم
اور حیا رکھتا تھا اتنی شاہ دین | منہہ کسیکا گھور کر دیکھا نہین
غیر عورت کو نہ چھوتا ای میان | عرف مین ہی ایک عفت کا نشان
عُرف و عادت کے مطابق یہہ مثال | اُسکی عفت مین لکھے بقیل و قال
ورنہ عفت شاہ کی ہی بے مثل جان | مثل اُسکا ہو نہ سکتا ہی بیان
کیا لکھون اسکی عدالت کا بیان | عقل سب عقلا کی حیران ہی یہان
مال وہ کرتا تھا قسمت ایکبار | ایک تمیمی شخص یون بولا پکار
یا رسول اللہ اسمین عدل کر | اسکو فرمایا ہی شاہِ بحر و بر
وائے تجھہ پر نا کرون گر عدل مین | پھر کریگا عدل کون اب کہہ یقین
شاہ کی صدق و امانت کے بدل | اور اُسکے عدل و عفت کے بدل
ہم کو ان اوصاف مین سب ای خدا | اپنے پیغمبر کا دیجے اقتدا
کذب و غیبت سے ہمین محفوظ رکھہ | اپنے مرضیات سے محفوظ رکھہ

دروغ کی مذمت جو احادیث سے ثابت ہی

مصطفیٰ فرما دیا ای با وفاق | جھوٹھہ ہی بے شبہ یک بابِ نفاق
اور کہا ہی جھوٹھہ کہنے سے یقین | رزق بھی ہوتا ہی کم ای اہل دین
اور کیا ارشاد وہ خیر البشر | کہ بہت افسوس ہی اُس شخص پر
کہ وہ لوگون کے ہسانے کے لئے | آہ کوئی بات یک جھوٹی کہے

روایت

ابن عامر نے کہا ای باصفا / ایک لڑکا کھیلنے جاتا اتھا
مین بلایا کچھ تجھے دونگا آ / تھا میرے گھر مین سو پوچھا مصطفیٰ
کیا تو دیگا اسکو مین بولا کھجور / تب کہا وہ شافع روز نشور
گر ندیتا کچھ اسے تو جب بلا / جھوٹھ کی تجھ پر لکھتے بلا

حدیث

اور فرمایا ہے شاہِ کائنات / کوئی بندہ جھوٹھ جب کہتا ہے بات
اُسکی بدبو سے فرشتہ ای امین / کوس تک یک بھاگتا ہے بالیقین
اور کہا کوئی کسیکے جھوٹھ کا / ہووے راوی تو بھی یک جھوٹا ہے ہا
ہان روایت ہے کہ شاہِ انبیاؐ / جھوٹھ کی رخصت دیا ہے تین جا
اوّلاً اپنا ارادہ جنگ مین / آپنے دشمن سے ناظاہر کرین
صلح دو شخصون مین جب سر کرے / بات ہریک کے طرف سے جو کہے
تو کہے بے شبہ وہ اچھی ہے بات / گرچہ نابولا ہو وہ ای نیکذات
اور کسیکو عورتین گر ہووے دو / تو بہت پیاری کہے ہریک کو او
اور لکھا غزالیؒ والاجناب / کیمیا احیا مین یون ای باصواب
گر کسی ظالم سے مومن ہو فرار / اسکا پتا بولنا نین سازوار
بلکہ ایسے ہی مقام اندر یقین / جھوٹھ کا کہنا ہے جائز ای امین
اور کسیکا بھید کوئی پوچھے اگر / ہے روا اسکا چھپانا ای پسر
یا الٰہی جھوٹھ سے رکھ ہمکو دور / اور غیبت سے بھی یارب الغفور

غیبت کی برائی

سرورِ عالم دیا ہی یون خبر — کہ شبِ معراج مین میرا گذر
آہ ایسی ایک جماعت پر ہوا — مین تامّل سے نظر اوپر کیا وہ
ناخنون سے اپنے ہی واٰہ تب — گوشت منہہ کا نوچتے تھے اپنے سب
پوچھا مین جبرئیل سے کون ہین — بولا ہے غیبت گران بے عون ہین
ہی خبر غیبت سے کیجو اجتناب — کیونکہ غیبت ہی زنا سے بھی خراب
ابنِ جابر عرض کی یون شاہ سے — چیز ایسی یا نبیؐ سکھلائیے
کہ وہ میری ہووے بیشک دستگیر — تب کیا ارشاد سالارِ بشیر
کہ تو کارِ غیر گو مت ترک کر — گرچہ وہ تھوڑا بھی ہووے اسقدر
کہ تو کوزے مین کسیکے باصواب — ڈالے اپنے ڈول سے تھوڑا بھی آب
اور مسلمان بھائیون سے بالدّوام — رہ تو پیشانی کشادہ والسّلام
اور ترے نزدیک سے وے جاوین جب — انکی غیبت مین نہ ہرگز کھول لب

روایت

وحی یون موسیٰ اوپر بھیجا خدا — کہ جو توبہ کرکے غیبت سے موا
سب سے اول اسکو جنت ہو مقر — سب کے اول غیر تایب کو سقر

روایت

بولتا تھا یون قتادہ باصواب — قبر کے سب تین حصے ہین عذاب
ایک غیبت کے سبب ہی ای پسر — اور غمازی کے باعث ہی دگر
تیسرا یاکی نہو پیشاب کی — یعنے چغلی نالینے سے ڈھیلا ای ذکی

غیبت کا معنا

اِسکو غیبت بولتے ہیں جانئے — کہ کسیکا ذکر تو ایسا کرے
وہ سُنا تو ہووےگا تجھ سے خفا — گرچہ سچ ہو بات وہ ای باصفا
جھوٹھ گر بولا تو وہ بُہتان ہی جان — الامان غیبت سے یارب الاماں
پس کسیکے جسم یا اقوال مین — خُلق یا اعمال یا افعال مین
در لباس و جا نو یا در نسب — تو کبھو غیبت نکر اَے باادب
عایشہ کہتی ہی یک عورت کتین — پست قد ہی کرکے بولی آہ مین
شاہ فرمایا کہ تو غیبت کیئی — تھوک دے جلدی تو مین تھوکی تبھی
آہ جب تھوکی بحکم مصطفےٰ — تو گرا اکالا لہو کا یک گرا
مومنو توبہ کرو توبہ کرو — تم بچو غیبت سے اور حق سے ڈرو

غیبت کا عِلاج علمی

دو ہین غیبت کے علاج ای باخبر — ایک علمی اور عملی ہی دگر
ہی یہہ علمی جو حدیثین ای امین — آئیے غیبت کے بُرائی مین یقین
اُن مین بس غور و تامل کیجئے — خوف حق کا دلمین ہردم لیجئے
جسکی تو غیبت کریگا ای میان — اُسکین جاوینگے تیرے نیکیان
تجھکو غیبت اِسطرح کردے ہلاک — جس طرح آتش کرے لکڑی کو خاک
بوج اپنے نیکیان سب جاینگے — درعوض اُسکے گنہ سب آوینگے
تو یہہ غیبت سے سقر مین جاونگا — جاونگا بیحد عذابان پاونگا
یہہ تصور کرکے غیبت چھوڑ دے — ایسی بدکاری کا شیشہ چھوڑ دے

غیبت کا علاج عملی

دوسرا ہوگا یہی عملی علاج | دیکھ اپنا عیب تو ای خوش مزاج
اور سمجھ میں عیب سے جوں میں بچا | وہ بھی ہے معیوب الشیا ہی بجا
پاک ہو سکتا نہیں میں جسطرح | وہ بھی ہے معذور بیشک اسطرح
فی الحقیقت تو اگر معیوب نہیں | عیب پھر غیبت کا ایسا خوب نہیں

فایده

تین شخصوں کی شکایت بالیقین | شاہ فرمایا کہ ہان غیبت نہیں
بدعتی ہے اور ظالم بادشاہ | اور علانیہ جو کرتا ہو گناہ
یوں لکھا غزالی والا گہر | شر سے جب اشرار کے چاہیے حذر
عیب انکا خلق سے کہنا ضرور | خلق تا انسے بچیں ای باشعور
بدعتی یا چور یا پر زور ہو | بول دیں تا لوگ اس سے دور ہو
یا کسی عورت کا خواہاں کوئی ہو | یا خریدار غلام زشت خو
اس غلام و زن میں جو جو عیب ہیں | بول دیں انکے طلبگارونکو تین
گر طلب گاروں سے نا بولے یہہ بات | ہو دغا بازی مسلمانوں کے ساتھ

غیبت کا کفارہ

اور غیبت کا ہے کفارہ یہی | اولا کھینچے پشیمانی بڑی
رو پچھتاوے بہت حق سے ڈرے | جان و دل سے جلد تر توبہ کرے
اور کیا ہو جسکی غیبت سر بسر | چاہیے جا اس سے معافی جلد تر
اور بولے میں کیا تیری خطا | بخشو تجھکو اور بخشش سے مجھکو اتا
گر نہ بخشے عاجزی درکار ہے | منتیں کرنی یا بخشے تو وہ مختار ہے

پر ہمارا عاجزی یہہ ہے حشر مین
در عوض گر چاہے مولا اسکو دین

عفو کرنا عفو کا چہنا مگر ہو
اسن جانمین ہی بہت ہی نیکتر

یون کیا ارشاد سالار امم
کہ کسی پر کوئی کیا ہووے ستم

آبرو یا مال مین اُسکے اگر
تو معافی اُس سے چاہے جلدتر

آگے ایسے روز کے ای محترم
جسمین نا دینار ہووے نا درم

پر وہان ظالم کے جو ہین نیکیان
دیوینگے مظلوم کو ای بہائیجان

نیکیان ظالم کو گر نا ہو دین آہ
اپنے سر مظلوم کے لیوے گناہ

ہی روایت عائشہ ای سرفراز
بولی یک عورت کو ہی منہہ کی دراز

شاہ نے فرمایا کہ تو غیبت کئی
تو معافی کر طلب اُس سے ابہی

اور فرمایا ہی یون خیر الورا
کہ کسیکی کوئی گر غیبت کیا

تو یہہ غیبت کے عوض ای نیک ذہب
مغفرت اُسکی کرے حق سے طلب

مغفرت چاہین اگر جیتا نہو
ورنہ چہنا عفو لازم جانیو

ای خدا غیبت سے ہمکو پاک کر
زہد اور ایثار مین چالاک کر

حضرت سید الابرار کے زہد و ایثار کا بیان

زہد سرور کا کرون مین کیون رقم
عجز کا سر اب جہکاتا ہی قلم

با وجود آنکہ خلاق قدیر
وسعت کلی اُسے بخشا اخیر

پے بہ پے ہونے لگے فتح بلاد
اور غنایم نا تحد آتے تہے زیاد

تہا وہ با این جہ صباح و مسا
زہد اور ایثار کا کشور کشا

زہد اور ایثار کی بحر عظیم
اُسکی ایسی موج زن تہی ای فہیم

لاک ہا د رہم ہم کیا خیرات وہ　　اور فاقے نکلیں تھا دن رات وہ
اُسکا بکتر یک یہودی کے یہان　　تا وفات اسکے تھا گروی ایمیان

روایت

یون روایت عائشہ سے آئی ہے　　کہ وہ بی بی اِسطرح فرمائی ہے
جب تلگ جیتا تھا شاہِ انس و جن　　بالتواتر نانِ گندم تین دن
آہ سیری سے کبھو کھایا نہین　　اِسقدر راحت کبھو پایا نہین
اور وہی بی بی یہہ دیتی ہے خبر　　کہ جئے تک اپنے شاہِ بحر و بر
ایک دن مین کوئی غذا دو طرح کی　　بس فراغت سے نہین کھایا کبھی
کھاوے گر خرما تو نانِ جو نہین　　نانِ جو ہے تو نتھا خرما یقین

روایت

اور وہ فرماتی ہے پیغمبر کے گھر　　ایک یک مہینے تلک شام و سحر
بالیقین چولا سلگتا ہی نتھا　　آب و خرما وہ بھی تھوڑا تھا غذا

روایت

بولتا ہی یون انس اَی با خبر　　کہ کیا اِرشاد رسول اللہ بشر
دین حق کرنے مین ظاہر بیگمان　　جس قدر مجھ کو ڈرائے کافران
نا ڈرائے جائیگا کوئی اِسقدر　　اِسقدر نا پائیگا خوف و خطر
دین مین پایا ہو نہین جسطرح رنج　　کوئی نبی پایا نہین اِسطرح رنج
تھا مرے ہمرہ بلال نیک و خوب　　ایسی سختی رو دی ہے مجھ پو تب
ہم لوگ گذرے تیس دن او تیس رات　　آہ اُس تنگی کے اُس سختی کے ساتھ

اسقدر کھانا نہ ملتا تھا کبھو — کہ وہ بس آوے کسی جاندار کو
ہان کبھی اتنا ملا ہم کو اتفاق — کر بلال اسکو چھپاوے در بغل

روایت

ایک بوٹے دار کپڑا شاہ پاس — ہدیہ لے آیا تھا کوئی حق شناس
پہیر کر اسکو نکالا ہے تبھی — اور فرمایا کہ لیجا کر ابھی
دیجیو اسکو بدست بوجہیم — مجھہ کو لادیو فلان اسکی گلیم
کیونکہ اس کپڑے کے بوٹے جابجے — اپنے جانب میرے تئین مائل کئے

روایت

نقل ہے تازی دوالی ایکبار — ڈالے در نعلین سلطان ذی خیار
شاہ فرمایا کہ جلد اسکو نکال — لاؤ ہی ڈالو پرانی ہے دوال
کہ نظر میری بہ اثنائے نماز — آہ اسپر پڑگئی ای بانیاز
اس لئے میں اس سے دل افگار ہون — اس سے اب بیزار ہون بیزار ہون

روایت

بر سر منبر حبیب ذو الجلال — مہر اپنی ایک دن ڈالا نکال
کیونکہ ناگہہ پڑگئی اسپر نظر — بس لگا ارشاد کرنے جلد تر
ایک نظر اسپر نظر دوسری یقین — تم پہ اے یارو کبھو لائق نہین
اور اس سرور کے خاطر ای رشید — لائے تھے یکبار نعلین جدید
درگہہ حق مین بجالایا سجود — آیا باہر پہین کر وہ بحر جود
پہلے جو آیا فقیر اسکو نظر — اسکو دے ڈالا وہ نعلین ای پسر

بولا وہ مجھکو پسند آئی تھی اب — مین ترا ناخوش کہین ہووے رب

اس لئے مین عجز کا سجدہ کیا — شکر حق اب مستحق اسکا لیا

اور جناب عائشہ کو شاہ دین — یون کیا ارشاد یک دن ای امین

کہ اگر چاہتی ہے تو فردائے حشر — پہلے آ مجھہ سے ملے اٹھہ کر ز قبر

تو یہہ دنیا سے تو زاد راہ پر — کر قناعت کر قناعت سر بسر

اور اپنے پیرہن کو کر نہ دور — جب تلک پیوند نا لاگے ضرور

اور کہتے ہین کہ اُس بی بی کے گھر — پردہ یک باندھے تھے یکدن خوشتر

شاہ فرمانے لگا دیکھہ اسکو آہ — کہ مری جب اسپو پڑتی ہے نگاہ

مجھہ کو دنیا یاد آتی ہے تبھی — یہہ فلان درویش کو بھیجو ابھی

جب سُنی یہہ بات ام المومنین — بھیجی اسکے پاس وہ پردہ وہین

روایت

سعد جو ابن ابی وقاص تھا — لجہ تسلیم کا غواص تھا

بولا مین کفار پر بہر خدا — سب سے اول تیر اندازی کیا

حضرت رب الورا کی ہے قسم — خالق ارض و سما کی ہے قسم

کافرون سے مین نے کرتا تھا جہاد — ساتھہ لے یک زمرۂ نیکو نہاد

وہ جماعت تھی صحابہ کی تمام — تب ہمارا حال یہہ تھا ای ہمام

آہ کچھہ ملتا نتھا ہم کو غذا — جھاڑ کے پتون کے یک لقمے سوا

اور کانٹے دار جھاڑون کے ثمر — تھا یہی ہمکو غذا شام و سحر

جسکے کھانے سے گلے زخمی ہوئے — جاتے جب ہم پائخانے نکلے لئے

مینگنیون سے اونٹ اوربکرون کے سب ‌‌ ‌ ‌ ہم سے ہوتا تھا برانہ ای باادب

روایت

یون خبر دیتا ہی نوفل اہل دل ‌ ‌ ‌ ‌ عبدرحمان اور ہم یک روز مل

آئے انکے گھر کتین ای باصفا ‌ ‌ ‌ ‌ عبد رحمن اپنے تب گھر مین گیا

غسل کر وہ گھر مین اپنے جلدتر ‌ ‌ ‌ ‌ یک رکابی گوشت روتی اسمین بھر

آیا ہی باہر وہ اپنے ہاتھہ لے ‌ ‌ ‌ ‌ اور ہمارے پاس رکھا ہی اسے

یک بیک ہی درد سے رونے لگا ‌ ‌ ‌ ‌ منہہ کو اپنے اشک سے دھونے لگا

مین کہا ای بو محمد کس لئے ‌ ‌ ‌ ‌ اس قدر روتا ہی اب فرمائیے

وہ کہا جب تک امام المرسلین ‌ ‌ ‌ ‌ آہ اس دنیا مین زندہ تھا یقین

وہ نہین آرام پایا کوئی دم ‌ ‌ ‌ ‌ پیٹ بھر کھانا نہ کھایا کوئی ہم

جب ہمین ایسی یہان وسعت ملی ‌ ‌ ‌ ‌ یہہ فراغت اور یہہ راحت ملی

پس مقرر جانتے ہین ہم یقین ‌ ‌ ‌ ‌ اسمین کچھہ خوبی نہین خوبی نہین

کیونکہ خوبی اسمین گر ہوتی بحق ‌ ‌ ‌ ‌ تو رسول اللہ تھا بس مستحق

جبکہ وہ محبوب تھا حق کا بترا ‌ ‌ ‌ ‌ یہہ فراغت اسکتین دیتا خدا

روایت

ایکدن حاضر ہو جبرئیل امین ‌ ‌ ‌ ‌ یون کیا ہی عرض ای سالار دین

حق تعالیٰ نے تجھے بولا سلام ‌ ‌ ‌ ‌ اور فرمایا یقین ایسا پیام

کیا تو اسکو دوست رکھتا ہی بھلا ‌ ‌ ‌ ‌ یہہ پہاڑون کو بنا دیون طلا

اور رہیگا تو جہان ای نیکذات ‌ ‌ ‌ ‌ وے پہاڑان بھی رہین تیرے ہی ساتھ

ایک ساعت سر جھکایا شاہ دین / یون کہا بعد اسکے ای روح الامین

کہ یہہ دنیا گھر اسیکا ہے یقین / فی الحقیقت جسکے تئین گھر ہی نہین

اور یہہ دنیا ہے بیشک اسکا مال / کہ نہین ہے جسکے تئین مال و منال

جمع کرتا ہے وہی اسکے تئین / کہ نہین ہے عقل کچھہ اسکو یقین

پس کہا جبرئیل ای سرور تجھے / قول ثابت پر خدا ثابت رکھے

روایت

ابن عباس یون کہا ای با ادب / شاہ دین اور اسکے اہلبیت سب

بھوکے ہی رہتے تھے کی شب ای ہمام / آہ پاتے ہی نتھے شب کا طعام

عائشہ کہتی ہے وہ سالار دین / پیٹ بھر ہرگز کبھو کھایا نہین

اور شکایت بھی کسی سے نین کیا / اسکو فاقہ ہی غنا سے دوست تھا

بھوک کی شدت سے وہ شاہ امام / پیٹ اپنا باندھتا تھا شب تمام

باوجود اس شدت کے فاقے کے نبی / ترک روزہ بھی نکرتا تھا کبھی

اور وہ چہیتا گر ز درگاہ خدا / حق تعالی اُس کتین کرتا عطا

جو خزانے ہین یقین زیر زمین / اور میوے یہہ زمین کے بھی یقین

اور فراخ زندگانی سے سدا / شاد و خرم اسکتین رکھتا خدا

دیکھہ مین احوال اسکا بار بار / رحم سے روتی تھی اُسپر زار زار

اور مبارک پیٹ پر رکھہ اسکے ہات / کہتی تھی اسطرح رقت سے کے سات

یا رسول اللہ تیرے پر خدا / آہ میرا روح کر دیوے فدا

کاشکے دنیا سے تو لیتا اگر / قوت کے مقدار ہی تھا خوب تر

کہتا تھا کہ ہی مجھے دنیا سے کام کیا کرون دنیا کو مین اَی نیک نام
تھے مرے بھایی جو والا اقتدار از الوالعزم و رُسل عالی وقار
جو تھے اس سے بھی مصائب سخت تر صبر اُسپر کر گئے شام و سحر
سب کے سب گذرے ہین اِس دنیا سے وے اور ملے ہین اپنے جا مولا سے وے
حق معظم انکی رحمت کو کیا اور ثواب انکو زیادہ بھی دیا
شرم ہی اسبات سے بس مجھے یہین کہ تن آسانی کرون دنیا مین مین
اور وے بھایون سے ہو جاؤن جدا در دہی اسبات کا مجھکو سدا
دوست تر مجھ پاس کچھ اُس سے نہین کہ ملون جا اپنے بھایون سے یقین
عائشہ کہتی ہی بعد این کلام ایک مہینا ہی جیا شاہِ انام
ایک مہینے بعد پایا ہی وفات اُسپو حق سے ہو تحیات و صلوات

دنیا کی مذمت کے حدیثین

ایک دن مردار بکری پر کہین ناگہان گذرا امام المرسلین
یون صحابہ سے کہا بیقال و قیل دیکھتے ہو کیون ہی یہ خوار و ذلیل
دیکھتا ہی کوئی نہین اسکو ذرا ہی قسم اسکی کہ خالق ہی مرا
کہ یہہ دنیا پاس حق کے سر بسر ہیگی اُس مردار سے بھی خوار تر
اور یہہ دنیا گر عنزد کردگار ایک پر پشہ کا رکھتی اعتبار
تو کسی کافر کو رب العالمین گھونٹ ایک پانی نہ دیتا بالیقین

روایت

اور فرمایا وہ شاہ بحر و بر حب دنیا سب گناہون کا ہی سر

لوگ پوچھے ای رسولِ راہ بر　　　لوگ امت مین تیری ہین بتر بد
سرورِ عالم دیا انکو جواب　　　ہین تونگر میری امت مین خراب

روایت

اور فرمایا ہی وہ بعد از مرے　　　آہ ایسے لوگ پیدا ہوینگے
کھاینگے کہانے لذیذ اقسام کے　　　پہنینگے کپڑے بہت اقسام سے
اور رکھینگے خوب صورت عورتین　　　قیمتی گھوڑے سواری کو رکھین
اور شکم انکا نہ ہووے کسی سے بھرے　　　اور بہت پر بھی قناعت نا کرے
آہ دنیا کے ہی جینے مین مدام　　　ہمتین مصروف ہوون انکے تمام
اور دنیا کی غلامی جو کرے　　　ہو عمل انکا ہو دنیا کے لیئے
حکم مین کرتا ہون تم کو مومنو　　　مین محمد ہون نبی حق کا سنو
کہ تمھارے جب کوئی اولاد سے　　　ویسے لوگونکو کہین گر پاینگے
نا کرے زنہار ویسونکو سلام　　　نا رکھے انکی عیادت سے بھی کام
جو کریگا اُنسے یہ کام ان ادا　　　جانیو وہ شخص بیشبہ و مرا
کرنے ویران یہہ مسلمانی یقین　　　ہوگیا انکا مددگار و معین

روایت

بوہریرہ بولتا ہی ایک دن　　　یون مجھے فرمایا شاہِ المرسلین
کیا تو چاہتا ہی کہ یہہ دنیا کا بھید　　　سب تجھے بتلاؤن مین ای با امید
پس پکڑ کر ہاتھ میرا مصطفیٰ　　　یک پرانے گھور اوپر لے گیا یہ
ہڈیان انسان اور حیوان کے　　　اور نجاست چیتھڑیان بھی تھے پڑے

تب کہا ای بوہریرہ دیکھ اب | ہڈیان جو یہہ تجھے دکھتے ہین اب
یہہ سران حرص و ہوا سے تھے بھرے | یہہ تمہارے ہین سران جیسے بھرے
چرم و لحم و مغز سارا گل گیا | اتر ہیتاب رہگئے کچھہ تار ما
وے بھی باقی نا رہینگے جان لے | عنقریب اب خاک مین مل جاینگے
اور جو دیکھتی ہی نجاست یہہ تجھے | تھے یقین کھانے وے سب اقسام کے
جسکو کوشش سے بہت حاصل کئے | اسکی ہی تحصیل مین شاغل رہے
یہہ ہوا انجام اسکا دیکھہ اب | اس سے کرتے ہین تنفر خلق سب
چندیان جو یہہ پڑے ہین منتشر | انکے تھے زینت کے کپڑے بیشتر
اب انھین بادا اڑا لیجائیگا | چشم نفرت انپر کوئی لائیگا
اور جو دیکھتے ہین تجھے یہہ استخوان | چارپایون کے ہین انکے خوب جان
یعنے جن کے پشت پر ہوکر سوار | سیر کرتے تھے جہان کا آشکار
دیکھہ دنیا کی حقیقت ہے یہی | اسکی الفت کی فضیحت ہے یہی
چاہیے جو روئے یہہ دنیا پر تمام | خوب رووے ہے یہہ رونیکا مقام
جب سنے غمگین ہوئے باتون کتین | روئے اس دنیا پہ بیحد حاضرین

روایت

اور فرمایا ہے شاہِ انبیاء | چند مردم آئینگے روزِ جزا
نیک اعمال انکے بمقال و مقال | ہون تہامہ کے پہاڑونکے مثال
انکو سب دوزخ مین بھیجیگا خدا | پوچھے تب یارو ای شاہِ ہدا
کیا وے دنیا بیچ پڑھتے تھے نماز | بولا ہان پڑھتے نمازِ با نیاز

رات کو بیدار دن کو روزہ دار	عالِ دنیا پر ولے تھے جان نثار

روایت

لوگ یوں عیسیٰ پیمبر سے کہے	ہمکو ایسی چیز کچھ سکھلائیے
جس سے ہم پر مہربان ہووے خدا	انکو روح اللہ نے ایسا کہا
تم رکھو دنیا کو دشمن جاودان	دوست راکھیگا تمھیں حق بیگمان
نقل ہی عیسیٰ پیمبر کا گذر	با حواریان ہوا ایک شہر پر
مر پڑے تھے لوگ اُس بستی کے سب	بولا ای لوگو یئے ہیں مغضوبِ رب
ورنہ یئے مدفون ہوتے تھے تمام	تب کہے حواریان عالی مقام
ہم نے چاہتے ہیں کہ جانیں کس سبب	مر گئے ہیں یک بیک یئے خلق سب
رات کو عیسیٰ بلندی پر چڑھ	اور ندا ای شہر والو کر کیا
ایک مردے نے جواب اسکو دیا	کہ کہا لبیک ای روح خدا
حضرتِ عیسیٰ نے پوچھا اسکو تب	بولئے قصہ تمہارا کیا ہے اب
بولا سوئے عافیت سے رات ہم	پائیے دوزخ صبح کو ہیہات ہم
اور اطاعت فاسقوں کی بھی سبھی	آہ ہم کرتے تھے اکثر ای نبی
پوچھا روح اللہ نے کس طرح سے	دوست تم دنیا کتین رکھتے اتھے
وہ کہا جس طرح سے بچون کو ماں	دوست راکھے ہم بھی رکھتے تھے عیان
جب ملے دنیا تو ہم ہوتے تھے خوش	اور چلے جاوے تو ہوتے تھے ترش
پھر کے روح اللہ کیا اسکو خطاب	کیون نہیں دیتے ہیں مردے جواب
تب کہا وہ آہ ای عالی مقام	ہے ہر یک کے منہہ لو آتش کی لگام

پوچھا عیسیٰ تو دیا کیونکر جواب — وہ کیا اسطرح سے عرض جواب
گرچہ میں انمین ہی تھا ای باصفا — پر گنہ مین لگے مین شامل تھا
اب تو دوزخ کے کنارے پر ہون مین — چھوٹتا ہون یا نہین معلوم نین
آہ یہہ ہی حُبِ دنیا کا ثمر — دور تم اُس سے رہو شام و سحر
ہسم کو یارب حبِ دنیا سے بچا — اور اپنی خوف و خشیت کر عطا

انحضرت کی خوف و خشیت اور سختی طاعت اور شدت عباد کا بیان

خوف و خشیت سختین طاعات مین — تھے نہایت مصطفیٰ کی ذات مین
فی الحقیقت خوف و خشیت کا مدار — ہیگا علم و معرفت پر ہی بچار
علم اور عرفان ہو زائد جسقدر — خوف و خشیت بھی ہو زائد اسقدر
بات یہہ ثابت ہی بس قرآن سے — دیکھئے یہہ آیت فرقان سے

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ

بحر علم سرورِ عالی وقار — گر تامل ہووے کیسے کنار
خوف و خشیت پس وہ سرور کی یقین — ہووے ویسی ہی زیادہ ای امین
یون دیا ہی بو ہریرہ نے خبر — کہ یہہ فرماتا تھا سالارِ بشر
مین جو جانتا ہون اگر جانوگے تم — کم ہسوگے اور بہت روؤگے تم
ہی روایت دوسری ای محترم — کہ کہا سرور خدا کی ہی قسم
تم اگر وہ چیز جانوگے یقین — جانتا ہون جسکو مین ای مومنین
کم ہسوگے اور بہت تم روؤگے — اور نہ لذت عورتون سے لیوگے
اور گرینگے دشت و راہون مین گذر — اور چیخوگے تم بیہا زور کے اُپر

نالہ وفریاد کرتے جاؤگے ۔ اور رجوع تم حق کے جانب لاؤگے
اور بلند آواز سے نزدِ خدا ۔ تم کروگے عجز وزاری سے دعا

روایت

بولتا ہے بوہریرہ باصفا ۔ جو ہے راوی اس حدیث پاک کا
دوبست مین کھاتا ہون تاہوتا سحر ۔ کاٹے جاتا اور نہ رہتا کچھ خطر

روایت

ایک روایت آئی ہے ای باصواب ۔ کہ صحابہ نے کئے عرض جناب
یا رسول اللہ ہمین آگاہ کر ۔ کیا نظر کرتا ہے تو شام وسحر
سرورِ عالم نے فرمایا کہ مین ۔ دیکھتا ہون جنت و دوزخ کتین
پس ہوا معلوم تھا وہ شاہ دین ۔ جامع علم الیقین عین الیقین

روایت

عایشہ سے ہے روایت ای ہمام ۔ جو عمل اس شاہ کا تھا بالدوام
ویسی طاقت کون رکھے تم سے اب ۔ جیسی طاقت اسکین بخشا تھا رب
اس ہی یک آیت پو سالار انام ۔ گاہے کرتا تھا تمامی شب قیام
غرض حال امت کا ہی مقصود تھا ۔ مغفرت خواہی بھی انکی از خدا

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْم

اور یون شب خیر کہتا ہے یقین ۔ آیا مین یک روز نزدِ شاہ دین
وہ اتھا اسوقت مشغول نماز ۔ اسقدر گریان تھا باسوز وگداز
دیگ کو جسطرح سے آتا ہے جوش ۔ سینۂ اشرف سے تھا ویسا خروش

روایت

ابن مسعود معظم یون کہا ۔۔۔ ایک دن مجھہ کو کہا خیر الورا
پڑھیئے کچھہ آیات قرآنی ضرور ۔۔۔ کہ مجھے شوقِ سماعت ہے وفور
مین کیا تب عرض ای شاہِ رسول ۔۔۔ حق کیا قرآن تیرے پر ہی نزول
آیا مین تجھہ پڑھون قرآن اب ۔۔۔ روبرو تیرے ہو کیون امکان
شاہ تب ارشاد فرمایا مجھے ۔۔۔ کہ مین چہتا ہون سنون اب غیر سے
پس کیا آغاز مین سورہ نسا ۔۔۔ پہنچا اس آیت پو جب ای باصفا

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا

آہ یہہ سنتے ہی شاہِ باوقار ۔۔۔ ہو گیا ہے خوفِ حق سے زار زار
اسقدر رویا ہے از خوفِ خدا ۔۔۔ کہ نہ کچھہ تاب و توان باقی رہا
اور کہا ابن عمر عالی وقار ۔۔۔ کہ گہن سورج کو لاگا ایکبار
شاہ دیکھہ اسکو لگا پڑھنے نماز ۔۔۔ اور قیام اتنا کیا اسمین دراز
لوگ سمجھے نا کریگا اب رکوع ۔۔۔ اور رکوع اتنا کیا ہے باخشوع
کہ تھا لوگون کو قومے کا گمان ۔۔۔ اور تھا قومے مین سجدےکا گمان
اور کیا سجدہ بھی ایسا ہی دراز ۔۔۔ بھی لگا رونے کو با سوز و گداز
اسکو ہی پڑھنے کو لاگا بار بار ۔۔۔ کرتا تھا تکرار اسکی زار زار

رب الم تعدنی ان لا تعذبهم وانا فیهم وهم یستغفرون ونحن نستغفرك

ای پروردگار میرے کہا تو نہین وعدہ کیا تھا میرے سے کہ نہ عذاب کریگا انکو جسوقت کہ مین انمین ہون اور وہ مغفرت مانگین اور مین بھی مغفرت مانگون تیرے سے

یا الٰہی از طفیلِ آن رسول ۔۔۔ التجا احقر کی یہہ کیجے قبول

دے اُسے اپنے عذابوں سے پناہ | اُسکے کر مغفور سب جرم وگناہ
خوف وخشیت اپنی دے اسکو سدا | اسکو دے خُلقِ نبیؐ کا اقتدا

خاتمہ

صد ہزاران شکر خلاقِ انام | یہہ رسالہ پایا حُسنِ اختتام
شب تھی ستائیسوین رمضان کی | قدر کی حرمت کی عزّ و شان کی
خُلقِ مصطفوی کا یہہ گلزار ہے | بانغِ اطوار رشدِ ابرار ہے
اِسکے سب ابیات ای عالی مقام | ہین ہزار و شش صد و گیارہ تمام
یا الٰہی یمنِ اخلاقِ رسولؐ | دیجیے اس گلزار کو رنگِ قبول
تا قیامت اسکتین شاداب رکھہ | اسکو مقبول اولو الالباب رکھہ
اِس گلستان کے نسایم سے مدام | کر معطر اہلِ ایمان کے مشام
انکو اِس گلزار کے سیّار کر | اِس سے بس اُنکے خنک انظار کر
اور توفیقِ عمل کیجیے عطا | اِس رِسالے پر اُنھین صبح و مسا
عفو کر احقر کے سب جرم وگناہ | دے اُسے تعذیبِ دوزخ سے پناہ
اور اسکو ای کریم کارساز | کیجیے اِن چار وصفت سے سرفراز

صِدق و عدل و حلم و عِلمِ منجلی
بہرِ صدّیقؓ و عمرؓ عثمان علیؓ

تمت

للمصنفہ

ای مطلع جریدۂ دیوان انبیا — ای مقطع قصیدۂ برہان انبیا

تیری ہی ذات سے ہی نبوتکا فتح باب — تجھ ذات پر ہی ختم ہی دوران انبیا

اس واسطے تو آیا پس فوج انبیا — ہی کانشان ہین تیرے تو سلطان انبیا

مقدم کی تیرے نور بشارت سے روز و شب — تجھے نوربار صحفۂ تبیان انبیا

یک قطرہ تیرے علم کے دریا سے ہی یقین — انہار بحر علم و بستان انبیا

گوہر ہی ایک مخزن عرفان سے تیرے — گنجینہ جواہر عرفان انبیا

اک چشمہ فیوض سے ہین تیرے رشحہ ایک — ہین رو عیان روان نم فیضان انبیا

اور بحر واسطے کے جواہر سے ہی تیرے — لبریز ہو گئے سبھی دامان انبیا

فردا سے حشر تیری گواہی ای شاہدین — ہی جھکے پاس حجت و برہان انبیا

باران فیض فیض توسل سے ہی تیرے — سرسبز تھا مدام گلستان انبیا

اور آرزو مین تیرے لقائے شریف کے — مشتاق و مضطرب تھے دل و جان انبیا

تیری کتاب پاک ہوئی ناسخ کتب — ہے دین تیرا ناسخ ادیان انبیا

کرنے قبول دل سے یہ دین متین کے — صادر ہوا امم کو بھی فرمان انبیا

ایمان و اتباع و اعانت اپر تیرے — روز الست حق لیا پیمان انبیا

ادراک فضل مین تیرے عاجز ہین بالیقین — آدم سے تا مسیح سب اذہان انبیا

بس رتبۂ معیت حق دیکھ کر تیرا — حیران ہین آئینہ سے سب اذہان انبیا

احقر کو نعت پاک کا تیرے ہو کیون مجال — قاصر جہان ہی خامۂ امکان انبیا

تمام شد

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات وانزلنا معهم الکتاب

گلزار چهارم از ریاض الازهار
در بیان معجزات بینات حضرت سید کائنات علیه وآله افضل الصلوات والتسلیمات

آثار نبوت

در مطبع فردوسی واقع لشکر بنگلور
باهتمام بندهٔ درگاه صمد حافظ سید محمد زینت طبع پذیرفت

اللهم صلی علی سیدنا محمد خاتم النبیین وامام الاولین والآخرین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسیکو حمد بیحد ہے سزاوار — دیا جو معجزے نبیون کو بسیار
کر اسکو انکے آثار نبوت — نبوت کو دیا ہے انکی قوت
کیا انکو ہدایت کے مظاہر — کیا انکو صداقت کے مصادر
بواقع معجزہ فعل خدا ہے — یہ مظہر انکی ذات انبیا ہے
جہان تک انبیا دنیا مین آئے — کرشمہ خرق عادت کا دکھائے
دکھائے حجت توحید حق کو — پڑہائے رمز وحدت کے سبق کو
کئے عاجز وے یکسر کافرون کو — کئے قایل تمامی منکرون کو
لئے شمشیر جب اعجاز کی ہات — کئے تشریک کی تقطیع ظلمات
دئے ہین چہار طرف ترویج تشریع — ہتائے سربسر آثار تلمیع
کئے ہین حق کی ابلاغ رسالت — بہ برہان قوی خرق عادت
دیا تھا ہر نبی کو معجزے حق — معزز اس سے تھے بس انبیا سب
کوئی پائے زیادہ اور کوئی کم — ز آدم تا بہ عیسیٰ ابن مریم
وہ سب پیغمبروں کی خرق عادت — زیادہ انسے بلکہ بے نہایت
عنایت کی امام المرسلین کو — شہ عالم شفیع المذنبین کو
خوارق اسکے ورا ارض و سموات — ہوئے ظاہر یقین کرامات و مرات

موالید ثلاثہ مین بکثرت ۔۔۔ ہوئے ظاہر یہان تک خرق عادات

نہین تعداد کو ہی جسکے امکان ۔۔۔ ادا نا ہو قلم سے اسکا تبیان

بوقت حمل و میلاد معظم ۔۔۔ ہوئے ایسے عجب اور خاص اعظم

نہ کفر و شرک کی ہی جسمین تحقیر ۔۔۔ ظہور ملت حقہ کی تبشیر

چنانچہ ابرہا کی فوج کا حال ۔۔۔ خدا جن کو کیا یک پل مین پامال

بھی بوجھی آگ جو فارس کی بالکل ۔۔۔ پڑا ایوان کسرا مین تزلزل

سکھی ساون کی ندی مشرکو نکی ۔۔۔ نہین جو ایک مدت سے سکھی تھی

مدح و نعت آن سالار ابرار ۔۔۔ سنے ہین ہاتف غیبی کے اشعار

بھی ایسے ہی عجایب بے نہایت ۔۔۔ نہ ایام ولادت اور حضانت

بپا پے تا زمان بعثت ای یار ۔۔۔ ہوئے علوی و سفلی مین نمودار

ظہور فتح و نصرت بعد بعثت ۔۔۔ ہوئی کفار پر با عز و شوکت

تھا حالانکہ اس سرور کو کچھ مال ۔۔۔ نہ دولت نا ریاست ملک و اقبال

کیا ہو اس سے تا تالیف عالم ۔۔۔ ہوئے ہون اس سے لوگ اکر فراہم

سلاطین سے نہ کوئی اسکا مددگار ۔۔۔ نہ فوجین اور نہ لشکر اور نہ ہتیار

بتون کی ہی پرستش کے اوپر تب ۔۔۔ تھے لوگان متفق پیر و جوان سب

بھی یک جاہلیت کے ہی عادات ۔۔۔ بھرے تھے زشت افعال بے نہایات

تعصب اور تفاخر اور حمیت ۔۔۔ فساد و فسق اور بغض و عداوت

بھی امر خیر پر نا اتفاقی ۔۔۔ بھی خون ریزی و غارت کا باقی

ملامت کا کسی سے بھی نہ تھا ڈر ۔۔۔ نہ خوف عاقبت تھا اونکے دل پر

بھی یکسر خیر و شر سے بیخبر تھے ۔ نہایت اہل شر اور بد گہر تھے
سو ایسے لوگ کو خیر البرایا ۔ ہی راہِ راست پر کس طرح لایا
کیا کیون دین حق کی انکو دعوت ۔ کیا کیون تابع احکام ملت
کیا کیون انکا سب اصلاح احوال ۔ کیا کس طرح سے تہذیب افعال
کیا تالیف سب کی شاہِ عالم ۔ ہوئے سب متفق آپسمین باہم
ہوئے اُسکے مسخر اور منقاد ۔ ہوئے اُسکے مطیع حکم دل شاد
تھے یکدل ایک وہ نصرت پو اسکے ۔ تھے عاشق روز و شب طلعت پو اسکے
محبت مین دلان یون اسکے جوڑے ۔ کہ اولاد و وطن گھر بار چھوڑے
اُسیکی نصرت و یاری مین ہر آن ۔ فدا اپنا کئے ہین مال اور جان
طرف سے حقکے جو لایا تھا وہ دین ۔ اُسیکے نشر مین با عزّ و تمکین
کئے کفار اور اشرار سے جنگ ۔ نہین اُس سے ہوئے زنہار دل تنگ
سنان و سیف اور تبر و تبر کے ۔ مقابل اپنے وے ذاتون کو کرکے
خدا کے واسطے رنجین اُٹھائے ۔ خدا کی رہ مین خون اپنا بہائے
نہ یہہ تحصیل دنیا کا سبب تھا ۔ کہ بخشا ہو اُنھون کو شاہِ والا
نہ ہی امید طمع مال اور زر ۔ کہ بخشے انکو آیندہ وہ سرور
و یا کچھہ اس جہان مین جاہ و عزت ۔ ملے انکتئین ملک و ریاست
ہمیشہ بلکہ وہ سالار کونین ۔ تصرف انمین خود کرنا تھا بے مین
تونگر حکم پر اسکے زر و مال ۔ تصرف کرکے لیا فقر کا حال
بھی ادنا اور اعلا کو وہ سرور ۔ تھا رکھتا اپنی مجلس مین برابر

اگر عاقل کرے غور و تامل ۔ تو سمجھیگا کہ ایسے کام بالکل

نہ حاصل ہووے از اسباب عقلی ۔ نہ بن آوینگے از تدبیر فکری

نہ مکر و فکر سے نا زور زر سے ۔ نہ ملک و سلطنت کے کرّ و فر سے

تھی اسکو تو یتیمی اور یسیری ۔ بھی تنہائی ضعیفی اور فقیری

دیا حق غیب سے ہی اسکو قوت ۔ بھی عزت اور شوکت اور مکنت

کیا تائید الہی اسکی داور ۔ کہ کام اسکا ہوا ہی سب سے برتر

قسم ہی خالق ہر دو جہان کی ۔ قسم پروردگار انس و جان کی

مسخر تھے و دستور کے یہہ سب کام ۔ یہہ تھا تائید غیبی کا سرانجام

یہہ ہی واللہ فیض آسمانی ۔ یہہ ہی امر الہی کی نشانی

نہ عادت بلکہ ہی یہہ خرق عادت ۔ برا یہہ معجزہ ہی فی الحقیقت

نہین یہہ قوت بشری کا ڈھب ہی ۔ نہین کوئی اسپو قادر غیر رب ہی

قولہ تعالی الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین

بہت ہین اسکے آثار نبوت ۔ کہ ہین پیغمبری پر اسکے حجت

بھی برہان اول بس عیان ہی ۔ نہین ہرگز کسی سے وہ نہان ہی

کہ تھا امی یقین وہ شاہ والا ۔ نہین خط و کتابت جانتا تھا

کتاب ہرگز نہ پڑھتا تھا وہ سالار ۔ پڑھے جاتے نتھے کوئی اس سے اشعار

ہوا وہ قوم مین بھی ایسے پیدا ۔ کہ امّی تھے تمام ادنی و اعلا

بھی ایسے شہر مین پایا ولادت ۔ کہ کوئی شخص با علم و لیاقت

نہین اس شہر مین ایسا تھا ای یار ۔ کہ جانے ماضیہ احوال و اخبار

نہ دوسرے شہر کو ایسے گیا وہ کہ ایسا کوئی عالم بھی وہاں ہو
کہ ہووے عالم انجیل و تورات سیکھا ہو اُس سے وہ شاہِ برکات
جو وانکا علم بھی جاتا رہا تھا جگہہ سے مندرس اپنے ہوا تھا
نہ باقی کوئی رہا تھا انکا ماہر ہزاروں مین مگر کوئی ایک نادر
سو ایسے وقت مین وہ شاہِ والا نکات اُسکے کچھہ ایسے بولتا تھا
کہ سُنکر انکو رہبان و احبار بہت ہوتے تھے حیران نقش دیوار
اُنھین سے انکو یون کرتا تھا ملزم کہ سب مبہوت ہوجاتے تھے دردم
بھی یون کرتا تھا قایم اپنی حجت کہ نقادِ علومِ کلِّ ملت
جہان ہوتے تھے عاجز اور ساکت نہ دعوا اپنا کر سکتے تھے ثابت
یہی ہے بالیقین اعجازِ اکمل یہی ہے سربسر برہانِ اول
کہ وہ لایا ہے یہہ از جانبِ حق ہے باہر طاقتِ بشری سے مطلق
بلا کسب و تعلم علم اُسکا یقین کس درجۂ غایت کو پہنچا
علومِ اولین و آخرین سب نہ اُس درجے کو پہنچے ای محب
کمندِ شرک و فسق و جہل اندر سراپا جو پھنسے تھے لوگ یکسر
اُسیکی فیض صحبت کے بدولت اُسیکی یُمنِ خدمت کے بدولت
عمل اور علم مین جنکے کرم سے تعالی اللہ کس درجے کو پہنچے
تھے کس پستی مین پائے کیا بلندی لیئے کیا پایہ جنکے ارجمندی
ولایت قطبیت ابدالیت کے مناصب عالیہ صدیقیت کے
ملے انکو بلا کسب و ریاضت فقط از پیر تو فیضانِ صحبت

نجابت کا درجہ سب سے اعلا | نصیب اُسکے کیا خلاق والا
اگر اخلاق و اوصاف اور اطوار | بھی دیکھیں اُسکے آداب اور کردار
تو ہووے مہر تاباں سا ہویدا | کہ کوئی دنیا ہوا نیں جگ میں پیدا
فقط اخلاق جب اسکے سجھائے | بہت سے کافران ایمان لائے
جو کوئی معجزہ اُس شہ کا چاہا | اُسے وہ معجزہ پل میں دکھایا
لکھا ہوں اسکے میں اخلاق و اطوار | بہ اطوارِ نبوت دیکھ اَی یار
کئے ہیں دوسرے علما بھی تحریر | ولیکن میں لکھا ہر طور تذکیر
اب ایسے معجزے تھوڑے لکھوں میں | کہ وے ہندی کتب میں نیں لکھے ہیں
الٰہی مجھ کو سب کاموں میں اخلاص | تو دے تنظیم میں اُس نظم کے خاص
جلا جب تگ مرے جینے میں ہے خیر | بھی مجھکو مار جب مرنے میں ہے خیر
دے خشیت اپنی در غیب و شہادت | توسط بخش در فقر و فراغت
خوشی میں اور غضب میں کلمۂ حق | دے نعمت ایسی نا آخر ہو مطلق
مرے آنکھوں کو خنکی ایسی دیجو | کہ وہ ہرگز کبھو نا منقطع ہو
ترے دیدار میں دے مجھ کو لذت | ترا شوق لقا کیجے غایت
ہیں تیرے پر عیاں حاجات میرے | روا کر سب کے سب رحمت سے تیرے
مجھے اپنی ثنا میں تر زباں رکھ | بھی نعتِ مصطفیٰ میں دُرفشاں رکھ
مرے سے بھیجئے تسلیم و صلوات | بلا حد ہر زماں ہر روز و دن رات
بھی اسکے آل و یاراں پر تمامی | خصوصًا اسکے خلفائے گرامی
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر | بھی حسنین و جناب فاطمہ پر

بڑے ہیں اولیا امت میں جتنے | اکابر مجتہد ملت میں جتنے
شریعت اور طریقت کے ارکین | علوم دین وملت کے اساطین
ائمہ خاص چارو مذہبوں کے | اکابر سب طریقوں مشربوں کے
خدا اُن سب پہ ہو رحمت خدا کی | عدو پر انکے ہو لعنت خدا کی
حقیقت میں کرامات مطہر | ہیں بیشک ظل اعجاز پیمبر
خصوصاً غوث اعظم کے کرامات | عظیم الشان گرامی خرق عادات
ہیں بیشک ایسے اکثر اور معظم | ہے جنمیں معجزون کی شان اعظم
وہ سرحد تواتر کو ہیں پہنچے | نہ یون ظاہر ہوئے کوئی ولی سے
ہیں جبکے نائبان اقطاب دوران | شیوخ وقت اور غیاث ذیشان
خصوصاً شیخ میرا شیخ کامل | امام العارفین ہے صاحب دل
نہیں اس عصر میں کوی اسکا ہمسر | وہ اپنے وقت کا ہے شیخ اکبر
وہ ہوتا شیخ کاگر ہم زمانی | تو کرتا شیخ اُسکی قدردانی
لقب اُسکا مبارک محی دین ہے | قوی اُس سے ہوا دین متین ہے
رکھے حق دیر گاہ اُسکو سلامت | سدا بر صدر ارشاد و ہدایت

اعجاز قرآن کا بیان

رسول اللہ کا اعجاز اعظم | ہے باقی حشر تک قرآن اکرم
یقین اعجاز قرآن کے وجوہات | ہیں بیحد کیوں لکھوں تفصیل کے سات
وجوہات اسکے جب جانے تو بتفصیل | تو اعجاز اسکے پہچانے بتفصیل
ہے اسکے علم پر یہہ بات موقوف | ہوا اسکے علم سے یہہ رمز مکشوف

نہیں کچھ لکھتا ہوں اعجاز اسکے مجمل ۔ یہی ہے معجزہ قرآن کا اول
لیے جب کافران انکار قرآن ۔ کہ نہیں ہے یہہ کلام رب یزدان
علانیہ رسول رب علام ۔ دیا اسطرح سے تب انکو الزام
کلام حق نہیں گر جانتے ہو ۔ تو مانند اسکے یک سورے کے لاؤ

وَاِن کُنتُم فِی رَیبٍ مِّمَّا نَزَّلنَا عَلٰی عَبدِنَا فَاتُوا بِسُورَۃٍ مِّن مِّثلِہٖ

عرب کے سب فصیحان اور بلیغان ۔ ہوئے مبہوت اور ناچار و حیران
نہیں زنہار قدرت اسکی پائے ۔ ہلاکت مال اور جان کی اٹھائے
ہوا وے شاعروں کا قافیہ تنگ ۔ بھی آخر رو دیا ہے درمیان جنگ
تلف انکا ہوا ہے مال اور جان ۔ گئے مارے انھوں کے یار و خویشان
اگر ہوتا کبھو یہہ انکو یارا ۔ کہ لاویں مثل قرآن آشکارا
تو کیوں اسطرح جان و مال کھوتے ۔ بھی کیوں اسطرح وے پامال ہوتے
جہانمیں ہے ابھی قرآن باقی ۔ بھی منکر اسکے بے ایمان باقی
علانیہ ابھی کہتا ہے قرآن ۔ کہ گر ہو تم کو طاقت اور امکان
مرے یک سورۂ اقصر کے مانند ۔ لے آؤ سورۂ کوثر کے مانند
کبھو ویسا نہ ہرگز لا سکوگے ۔ کبھو طاقت نہ اسکی پا سکوگے
اگرچہ جمع ہوں سب جن و انسان ۔ نہ یک سورے کے مانند پاویں امکان
ابھی اہل کتاب اسبابمیں سب ۔ زمشرق تا بہ مغرب روز اور شب
اسکی فکر میں حیران ہیں دیکھہ ۔ و لے بیطاقت و امکان ہیں دیکھہ
کلام اسکو بشر کا بولتے ہیں ۔ تعصب سے زبان یوں کھولتے ہیں

اُنھون بھی ہین بہتر جب ای خردمند ۔۔۔ نہ لاسکتے ہین کیون پھر ویسے مانند
گیا راسو پر اب ہفتاد و پنج سال ۔۔۔ ہین گذرے ہجرت نبوی سے اِلحال
نہ کوئی زینہار پایا اُسکی طاقت ۔۔۔ نہ یونہی پائیگا کوئی تا قیامت
بڑا یہہ معجزہ قرآن کا ہی ۔۔۔ کلام پاک یہہ رحمان کا ہی
کلام حق جو یہہ لایا وہ سرور ۔۔۔ کیا سب خلق کو عاجز وہ اَشہر
دلالت مین یہہ اعجاز معلّیٰ ہو ۔۔۔ بہت واضح ہی از اعجاز عیسیٰ
جلاتا تھا وہ گرچہ مُردگون کو ۔۔۔ بھی کرتا تھا وہ چنگے کوڑیون کو
تھی قایل قوم اسکی آشکارا ۔۔۔ نہین ہی اُسکا بالکل ہمکو یارا
ولے قوم اُس شہ عالم کی یکسر ۔۔۔ بڑا دعوا یہی کرتی تھی اَشہر
فصاحت اوڑ بلاغت مین مقرر ۔۔۔ نہین ہرگز ہمارا کوئی ہمسر
عرب تھے وے زبان تھی انکی عربی ۔۔۔ پس آیا دیکھئے قرآن بھی عربی
یہی بولی تھی انکی غیر تکرار ۔۔۔ تھے اسکے لفظ و معنی سے خبردار
یہی تھے لفظ انکے لب پہ جاری ۔۔۔ وے با این آگئے اس سب مین عاری
یہہ ربط و نظم و بندش کی عبارت ۔۔۔ باین شانِ فصاحت اوڑ بلاغت
نہین کوئی لا سکے زنہار زنہار ۔۔۔ ہوئے سب عاجز و ناچار یکبار
یہہ انکی عجز کی ہی بس عجب بات ۔۔۔ یقین از عجز آن احیاے اموات
کہ اپنے عجز کے وے معترف تھے ۔۔۔ نہ خود ایسے صفت سے متصف تھے
کلام عربون کا ہان جنس جنس کا تھا ۔۔۔ ہی اُسہی جنس کا قرآن والا
کلام اُس جنس کا بھی وے نہ لائے ۔۔۔ نہ لا سکا کبھو امکان پائے

یہہ دیکھہ اعجاز قرآن کی دلالت
ہے کس درجے مین تا روز قیامت

رسالت پر شہ عالم کے اصدق
بڑی یہہ حجت قاطع ہے الحق

بہت اہل فصاحت اور بلاغت
عرب مین تھی نہایت جنکی شہرت

مہارت مین فنون شعر کے سب
بہت پہر مارتے تھے روز او شب

بھی کفر و سرکشی مین سب اَڑے تھے
رسول اللہ کے دشمن بڑے تھے

وے بااین سرکشی و کفر و انکار
علانیہ یہی کرتے تھے اقرار

کہ بالتحقیق قرآن معلّا
کلام ہرگز نہین ہی کوئی بشر کا

تعصب سے نہ ایمان بعض لائے
شرف ایمان کا بھی بعض پائے

ابو ذر یک صحابی تھا بڑا جو
سبب ایمان کا اپنے یون کہا او

بڑا شاعر تھا یک میرا برادر
تھا شعرائے عرب کے بیچ اشہر

بڑا شاعر کوئی اُس سے نہین تھا
بڑا چرچا اُسیکا ہر کہین تھا

زمان جاہلیت بیچ ویسا
نہ دیکھا۔ نا سُنا مین فرد دُسرا

انیس اُسکا اتھا مشہور بڑ نام
وہ بارا شاعرونکو دیکے الزام

شکست انکو دیا تھا خوب بیشک
وہ بارا شاعرون سے بھی ملین یون یک

غرض جب شاہ دین کی خبر بعثت
عرب مین چوطرف پائی تھی شہرت

مین بہیجا بالضرورت اسکو فی الحال
کرے دریافت تا اُس شہ کا احوال

وہ مکے کو گیا اور لوٹ آیا
مین پوچھا خبر شہ کی وہ سنایا

کہ مین دیکھا محمد مصطفیٰ کو
سُنا اُنکے کلام باصفا کو

اگرچہ کتیان اُس شاہ کتین
تو سُن شاعر و کاہن بولتے ہین

قسم ہے خالق ہر دو جہان کی ۔ قسم ہے مالک کون و مکان کی
کہ خود شاعر ہون بالتحقیق منجیب ۔ سمجھا ہون تمامی شعر کا عیب
نہین شاعر ہے وہ زنہار زنہار ۔ کلام اسکا نہین بر طرز اشعار
مین باتین کاہنون کے بھی سنا ہون ۔ کہانت سے نہین بات اسکی مشحون
وہ سچا ہے وہ سچا ہے بلا مین ۔ مخالف اسکے سب جھوٹے ہین پر شین
سنا ہون شاہ کی جب یہہ خبر مین ۔ ہوا ایمان سے جا کر بہرہ ور مین
ولید ابن مغیرہ ای برادر ۔ قریش اندر جو تھا مشہور و مہتر
فصاحت اور بلاغت مین تھا ممتاز ۔ سمجھتا تھا بہت وہ شعر کا راز
یقین وہ بار ہا سنتا تھا قرآن ۔ بھی کہتا تھا علانیہ یہہ ہر آن
کہ واللہ یک حلاوت اور رونق ۔ ہے قرآن مین نہین دستر مین مطلق
ہے اوپر اسکا میوہ دار دریاب ۔ ہے پایان اسکا مغدق یعنے سیراب
یہہ قرآن جو نہایت پر گہر ہے ۔ نہین زنہار وہ قول بشر ہے
بلند ہووےگا وہ سب پر مقرر ۔ نہ برتر ہووےگی کوئی چیز اس پر
وہ یون کہتا تھا اپنی قوم سے بھی ۔ کہ ہے سوگند خلاق جہان کی
نہ کوئی تم مین داناتر باشعار ۔ نہین میرے سے دوسرا ہے خبردار
نہ کوئی واقف اشعار جنات ۔ نہ بڑھ کر مجھ سے ہے ظاہر ہے یہہ بات
قسم ہے حق کی وہ مقرو کی گفتار ۔ نہین مثل کلام جن نہ اشعار

روایت

عرب مین ایک موسم تھا مقرر ۔ کہ ہوتے تھے قبایل جمع یکسر

ہوئے تھے جمع یونہی آکے ایکبار — ولید ابن مغیرہ آیا اُس ٹھار
لگا کفار سے کہنے کو یہہ بات — کہ حاضر ہین عرب کے سب جماعات
کرو اجماع یک قول ہوکے تم سب — خلاف یک دوسرے کا مت کرو اب
شہ عالم کی بابت مین کوی بات — ٹھہرا دو تم کہین تا سب وہی بات
لگے کہنے کو یکسر متفق ہو — کہ ہم کہتے ہین کاہن ہے یقین او
کہا انکو ولید ابن مغیرہ — کہ وہ کاہن نہین واللہ واللہ
کہ قول اُسکا بظاہر اور بباطن — نہین ہے زمزمہ اور سجع کاہن
لگے کہنے کو وے کفار ملعون — کہ ہم کہتے ہین وہ شوریدہ ہے مجنون
ولید انکو کہا حق کی قسم ہے — نہین مجنون وہ شاہِ امم ہے
بڑا عاقل ہے سب مین اور خردمند — نہین دستا ہے کوئی اُسکے مانند
وے بولے ہم اُسے کہتے ہین شاعر — ولید اُنسے کہا ہے اس طرح ظاہر
نہین شاعر ہے وہ کیجو تامل — کہ ہے وہ شاعری سے دور بالکل
بخوبی شعر تو ہم جانتے ہین — بھی قسمین اسکے سب پہچانتے ہین
چنانچہ رجز و ہزج و قریض و مبسوط — بھی مقبوض اور فقرات اسکے مربوط
غرض ہرگز نجانو اُسکو شاعر — وے بولے ہم کہینگے اُسکو ساحر
کہا واللہ وہ ساحر نہین ہے — نہ نفث و عقد اُسمین بالیقین ہے
(دم کرنا — گرہ دینا)
جو کچھ کہتے ہین تم یہہ سب ہے باطل — یہہ سب سے ہے طہارت اسکو حاصل
روایت اس خبر کی حبر آفاق — کہتے ہین بیہقی اور ابن اسحاق

بھی عتبہ بن ربیعہ جو تھا ای یار
قریش اندر بڑا عاقل و ہشیار
قریشون سات کرکے عہد و پیمان
ہوا حاضر بنزدِ شاہِ اکوان
بہت کچھ مال و زر کی دیکے رغبت
وہ چاہا منع ابلاغِ رسالت
وہ سنکر اسکو پوچھا شاہِ فاخر
ہوئے کیا اب تیرے باتین یہہ آخر
کہا ہان اسکو فرمایا ہے وہ تب
کہ میرے سے بھی کوئی چیز سُن اب
کیا وہ عرض ہان ای شاہ فرما
کیا آغاز سورہ فصلت کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا

وہ ہاتان باندھ اپنی پیٹھ پر تب
لگا سننے کو عتبہ ہو مؤدب
عجب گرداب حیرت مین پڑا تھا
خموشی سے بہت ستا کھڑا تھا
تلاوت جب کیا سجدہ کی آیت
کیا سجدہ وہ سالارِ رسالت
رسول اللہ پوچھا بعد اسکو
کہ ای عتبہ بخوبی کیا سنا تو
کیا عرض ہان ای شاہِ والا
سنا مین یہہ کلام پاک تیرا
تو ہو مشغول اسکے سات دایم
کسیکا خوف ہرگز کر نہ کوی ام
پلٹ آیا جب عتبہ قوم کے پاس
ہوا دیکھہ اسکو یکسر قوم کو یاس
لگا یون قوم سے کہنے کو واللہ
کہ یکا ایسا کلام پاک و دلخواہ
سنا ہون آجکے دن مین نبی سے
نہین ویسا سنا تھا مین کسی سے
قسم حقکی نہین کچھہ شعر ہے وہ
کہانت بھی نہین نا سحر ہے وہ
تم اسکے کام پر بس اسکو چھوڑو
نہ اُس سے رشتہ خویشی کو توڑو

پہر اُسکے قول کو خلاقِ عالم ‏ ‏ قسم ہے دیویگا ایک شانِ اعظم
ای لوگو تم بھی یہہ خود جانتے ہو ‏ ‏ دلون مین خوبتر پہچانتے ہو
خبر اسکی نہ جہوتہہ ہوتی ہے مطلق ‏ ‏ دعا اسکی نہ رد ہوتی ہے الحق
مجھے اسبات کا ہی ہے بہت ڈر ‏ ‏ کہین آوے عذاب حق زمین پر
روایت اس خبر کی بیہقی کی ‏ ‏ سوا اُسکے ائمہ دوسرے بھی

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا بیان

یہہ قرآن کی فصاحت اور بلاغت ‏ ‏ بھی حسن نظم کی اُسکے کرامت
عرب کے ہے زبان دانی پہ موقوف ‏ ‏ ضروری علم حقانی پہ موقوف
وے علمون کا تبہر اے مکرّم ‏ ‏ جو متعلق ہین با قرآنِ اعظم
ہو جتنی ویسے علمون کی مہارت ‏ ‏ وہ سمجھے اتنی قرآن کی فصاحت
بھی سمجھے وہ بہت اعجاز قرآن ‏ ‏ بھی اسرار و علوم راز قرآن
اگرچہ اعجمی علمائے اعلام ‏ ‏ ہی عربیت مین جن کو تیز تر کام
مذاق اس سے بہت کرتے ہین حاصل ‏ ‏ ہین در غور و تامّل گرچہ کامل
عوام الناس لیکن سب عرب کے ‏ ‏ جو مردان عورتان ہین اور لڑکے
سلیقے سے زبان کے اپنے آخر ‏ ‏ اُٹھاوینگے لذایذ ایسے وافر
کہ ویسے نا اٹھاوین اعجمی زاد ‏ ‏ اگرچہ علم مین ہوون انکے اُستاد
ہے لایا ابو عبید ایسی حکایت ‏ ‏ تہا ایک شخص یہہ قرآن کی آیت

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

اُسے جب ایک اعرابی سنا ہے ‏ ‏ بجا لا جلد سجدہ یون کہا ہے

فصاحت قول کی یہہ کیا ہی واقعہ   کیا اسکی فصاحت کو میں سچ و
لکھے ہین ایک اعرابی بھی تھا وسیرا   سنا یہہ آیۂ قرآن والا

فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا

کیا دیتا ہو مین اسکی گواہی   نہین اسکی فصاحت کو تناہی
بمثل این کلام فائق النور   کسی مخلوق کو نا ہے مقدور
روایت آئی ہی فاروق ذیشان   تھا لیتا ایکدن مسجد کے درمیان
امیر روم یک آیا ہی ناگاہ   سرہانے اکثر اسکے ای آگاہ
تھا قیدی ایک مومن باصداقت   سنا وہ اس سے یہہ قرآن کی آیت

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

تامل سے بہت اسمین سمجھا یا   تو بیشک اس سے مین یہہ پایا
کہ جو باتین طرف سے حق کے بیقیل   تھے پائے حضرت عیسی پہ تنزیل
یہہ آیت ہو کے ایسی مختصر تر   وے سب باتون کو شامل ہی مقرر
کیئے نادان ہوس ایسا بکائے   کہ کچھہ قرآن کے مانند لاوے
وے آخر سب پشیمانی اٹھائے   پس اپنے قصد سے ہین باز آئے
تھا یحیی بن حکم اندلس مین یکمرد   فصاحت اور بلاغت مین تھا فرد
نظیر اسکا نہین تھا کوئی دوسرا   زمانے بیچ وہ اپنے تھا یکتا
وہ نادان سورۂ اخلاص کو دیکھ   کہا ویسا بناوے آپ بھی ایک
نہین زنہار پایا اسکی قدرت   ہوئی تھی طاق اسکی جلد طاقت
وہین یک خوف وہیبت مین پڑا ہی   وہ اپنے قصد سے توبہ کیا ہی

بھی تھا ابن مقنع افصح عصر　　فصاحت میں بہت کرتا تھا وہ فخر
کیا تصنیف یک نسخہ وہ ناداں　　کیا سو رہے مقرر مثل قرآن
وہ ایک دن ایک لڑکے پر ہی گذرا　　پڑھا یہہ آیہ قرآن وہ لڑکا

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ

یہہ سن نادم ہوا اور گھر کو آیا　　کتاب اپنی جو لکھا تھا مٹایا
لگا کہنے میں دیتا ہوں گواہی　　بھی اب کھاتا ہوں سوگند الٰہی
کہ ہے قرآن کلام حق تعالےٰ　　نہ ویسا کوئی بنا سکتا ہے اصلا

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت اور ثواب کا بیان

حدیث

کیا ہے بوہریرہ یوں روایت　　کہ فرمایا شہ اہل رسالت
ہے بسیار خلق پر جوں فضل رحمان　　کلاموں پر ہے سب یوں فضل قرآن
روایت یوں کیا ہے ابن مسعود　　کہ فرمایا رسول رب معبود
کتاب اللہ سے یک حرف بھی جو　　پڑھا تو ایک نیکی پائیگا او
وہ یک نیکی بھی ایسی ہے مقرر　　کہ دس حسنات کے ہیگی برابر
نہیں کہتا ہوں میں اے اہل ایمان　　الم ہے یک حرف قرآن
الف یک حرف ہے با عز و تکریم　　بھی ہے یک حرف لام اور یک میم

حدیث

معاذ ابن انس سے ہے روایت　　کہ بولا فاتح باب شفاعت
کہ جو قرآن امجد کو پڑھیگا　　عمل جو اسمیں ہے اسپر کریگا

تو مان اور باب کتین اُسکے مولا
پہناوے حشر مین یک تاج ایسا

ہی نورِ مہر سے نور اُسکا بہتر
گھر ان دنیا کے جس سے ہون منور

گمان کیا ہی تمہارا اسا اُسکے
عمل اُسپر کرے جو صدق دل سے

حدیث

روایت ہی تمیم با صفا سے
سنا ہو نمین جنابِ مصطفیٰ سے

کہ سو آیت جو کوئی شب مین پڑھیگا
قنوت شب کا اجر اُسکو ملیگا

بھی ثابت ہی روایت دوسرے سے
کہ اسکو غافلون مین نین لکھینگے

عمر ابنِ شعیب اسطرح لایا
کہ فرمایا ہی یون خیر البرایا

کہ بندہ جب کریگا ختم قرآن
ملک ستر ہزار اُسوقت ایجان

مُقرر بھیجتے ہین اسپو رحمت
مدے پس لم تمھ سے اپنے یہہ دولت

حدیث

انس لایا روایت ای برادر
کہ فرمایا شفیع روزِ محشر

کہ جو مومن پڑھے قرآن والا
مثال اُسکا مثال ہیگا ترنج کا

کہ خوشبوئی ہی اُس میوے کی بہتر
بھی لذت اُسکا بہتر ہی مقرر

نہ قرآن سے جو مومن بہرہ ور ہی
وہ مومن ہی مگر مثل تمر ہی

کہ اُسمین ذائقہ بہتر ہی ای یار
ولے خوشبو نہین ہی اُسمین زنہار

بھی جو فاجر کہ پڑھتا ہووے قرآن
ہی بیشک جانئے وہ مثل ریحان

کہ خوشبو گرچہ ہی ریحان کی بہتر
پر اُسکا ذائقہ کڑوا ہی یکسر

بھی جو فاجر نہین پڑھتا ہی قرآن
یقین مانند وہ میلوے کے ہی جان

کہ اسکا ذایقہ ہی زشت و کڑوا — بھی اچھی بو نہین ہے اسمین اصلا

روایت

بھی مروی ہی اُسی راوی سے ایجان — کہ فرزندون کو اپنے جو مسلمان

پڑھاویگا اگر دکھلا کے قرآن — ہو مغفور اگلے پچھلے اسکے عصیان

کراوے حفظ انکو جو خردمند — یک آیت جب پڑھیگا اسکا فرزند

تو اُسکے باپ کا یک درجہ مولا — بلند اپنی عنایت سے کریگا

بھی یو نہین جتنے قرآن کے ہین آیات — بلند ہووینگے اتنے اسکے درجات

حدیث

روایت بو امامہ یون کیا ہی — کہ فرمایا امام الانبیا ہی

ہی حامل حضرت قرآن کا جو — ہی حامل رایت اسلام کا او

کرے جو حامل قرآن کا اکرام — کرے اکرام اسکا رب علام

بھی جو اسکی کریگا کچھ اہانت — تو اُسپر حق تعالی کی ہی لعنت

کئی آیات و سورون کے فضایل — مین لکھتا ہون تو ہو اب اسکا عامل

بعضے آیات اور سورون کی فضیلت کا بیان

حدیث

خبر دیتا ہی ایسی ابن عباس — کہ فرمایا ہی یون وہ سید الناس

یقین دو ثلث قرآن کے برابر — ہی سورہ فاتحہ کا آی برادر

بھی آئی بو ہریرہ سے روایت — کہ فرمایا ہی سالار رسالت

قسم ہی حق تعالی کی مقرر — ہی میری جان جسکے ہاتھ اندر

کہ مثل فاتحہ کوئی اور سورہ نا
نہیں چارو کتابوں میں بھی اصلا

یہہ سورہ ہی بلا شک اُمِّ قرآن
بھی ہی سبع المثانی وہ یقین جان

بھی فرمایا کہ یہہ سورہ مُعظّم
ہی سب قرآن کے سوروں میں اعظم

کیا ارشاد یوں سالارِ والا
کہ بسم اللہ جب پڑھتا ہی لڑکا

تو ماں اور باپ اُسکے اور اُستاد
رہائی پاینگے دوزخ سے دل شاد

محقق شیخ ہارون ای برادر
لکھا ہی آپنی تفسیر اندر

کہ جب قرآن سے بسم اللہ دلشاد
پڑھاویگا کسی لڑکے کو اُستاد

تو اُس لڑکے سے بیشک چار شتین
بھی اُستاد معلّم بخشے جاوین

حدیث

ہی مروی حضرت بی بی خدیجہ
گئی دنیا سے جب رحلت ای آگہہ

نبی رویا میں یک شب اُسکو دیکھا
کمال لطف سے یوں اُسکو پوچھا

کہ تحفہ تیرے خاطر لاؤں کیا میں
خوشی ہو جس سے تیری روح کتین

کہی وہ عرض خدمت ای پیمبر
پڑھا کیجئے بسم اللہ اکثر

گیا یک روز گورستان کو سرور
تھا ایک مُردہ معذّب قبر اندر

ہوا اُس شاہ کو معلوم یہہ جب
دعا کر نیکلا یا قصد وہ تب

وہیں آکر کیا ہی عرض جبریل
کہ پڑھ دس بار بسم اللہ بتعجیل

نبی دس بار بسم اللہ پڑھا ہی
عذاب اُسکا اُسی دم اُٹھ گیا ہی

بھی حوریں اُسکی تب خدمت میں آئے
اُنھیں پوچھا نبی کب تک رہوگے

وے بولے تا دخول دارِ جنت
رہینگے ہم یہیں حاضر بخدمت

حدیث

روایت بو امامہ یوں کیا ہے	کہ فرمایا امام انبیا نے
پڑھو قرآن کہ وہ روز قیامت	کریگا اپنے لوگوں کی شفاعت
پڑھو دو سورۂ روشن ز قرآن	اول بقرہ ہی دوسرا آل عمران
وے اپنے پڑھنے والوں کے سرونپر	رہینگے حشر کے دن سایہ گستر

حدیث

بھی فرمایا جو کوئی یاسین کا سورا	رضائے حق کے بھی خاطر پڑھیگا
تو بخشے جرم ماضی اسکے داور	وہ مفلس ہے تو ہوویگا تونگر
بھی ہر آفت سے اور ہر ایک بلا سے	نجات اسکو ملے فضل خدا سے
جو کوئی اسکو ہر دن کو پڑھیگا	امان حق میں وہ تا شب رہیگا
پڑھے گر نزع جان کے وقت شدت	تو آسان ہوویگی موتی پو سکرات
تلاوت سورۂ یاسین کی یکبار	یقین دس ختم قرآن کے ہے مقدار
مقدس ہے یہہ سورہ قلب قرآن	کہ یعنے دل ہے وہ قرآن کا جان

حدیث

بھی فرمایا ہے یوں وہ سرور دین	کہ بیشک سورۂ طٰہٰ و یاسین
ہزار یک سال پیش ارض و افلاک	پڑھا ہے بالیقین وہ خالق پاک
خوشی کیا ہووے اس امت کو حاصل	یہہ سورے جن کے حق مین ہووے نازل
بھی کیا خوبی دلوں کی انکے ہووے	اٹھاوین انکو یعنے یاد راکھے
زبان کو کیا خوشی ہو انکے یکسر	ہو جاری یہہ کلام پاک جسپر

بھی بولا سورۂ رحمٰن ذیشان — عروسِ حضرتِ قرآن ہے جان
بوقتِ خواب ہر شب شاہِ والا — تبارک کا پڑھا کرتا تھا سورا
بھی فرمایا پڑھے ہر شب اُسے جو — تو چھوٹیگا عذابِ گور سے او
پڑھے جمعے کے دن جو کہف معمور — اُسے تا جمعۂ دیگر ملے نور
بھی بولا سورۂ سجدہ بمحشر — کریگا سایہ اپنے قاری اوپر
کہیگا اُسکوتیں دیکر تسلی — تجھے کچھ آج پہنچیگی نہ سختی
بھی بولا سورۂ زلزال اطہر — ہے بیشک نصفِ قرآں کے برابر
بھی بولا عادیات خاص والا — ہے مثلِ نصفِ قرآنِ معلّا
تکاثر کے کہا سورے کو سرور — ہزار آیات کے ہیگا برابر
بھی فرمایا ہے وہ سالارِ اکوان — کہ ہے قلیا کا سورہ ربعِ قرآن
بھی بولا سورۂ اخلاص فیروز — پڑھیگا جو کہ دو سو بار ہر روز
برس پنجاہ کے اُسکے گناہان — کرم سے بخش دیگا اپنے رحمان
بھی فرمایا یہہ سورہ بابرکت — پڑھیگا باوضو جو لاکھ نوبت
کریگا وہ نہ اس دنیا سے رحلت — نہ دیکھے اپنی حاجت تک بجنت
بھی فرمایا پڑھیگا جو دس آیت — اول کے کہف سے ای باسعادت
امان دیویگا اسکو ربِ متعال — کرم سے اپنے از شرِ دجّال
اخیر آل عمران کے بھی آیات — یقین از انّ فی خلق السمٰوات
جو مومن صدق سے دلکے پڑھیگا — عبادت وہ کیا سب رات گویا
بھی بولا آیت الکرسی کو سالار — تمام آیات قرآن کی ہے سردار

کہا ہے اسمین ہین پنجاہ کلمات — بھی ہر کلمے مین ہین پنجاہ برکات
پڑھے بعد نماز اسکو جو خوشنود جب — تو اسکے نامۂ اعمال مین رب
یقین پنجاہ نیکی ہے لکھاوے — بھی اسکو جنتِ ماوا مین بھیجے
بھی فرمایا کہ ہو جب صبح ای یار — پڑھے تب کوئی یہہ اَعُوذُ سہ بار

اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ

اخیر حشر کے بھی تین آیت — بہ بسم اللہ کریگا جو تلاوت
یقین ستّر ہزار املاک کو تب — مقرّر فضل سے اپنے کرے رب
دعا تا شام حق مین اُسکے مانگین — گناہونکی معافی اُسکی چاہین
اگر اُس روز وہ پاویگا رحلت — تو وہ پاویگا تب فضلِ شہادت
بہت ایسے ہی آئے ہین فضیلت — نہ لکھہ سکتا ہون از خوفِ طوالت
تلاوت اور عمل کا اُسکے یا رب — دے شوق و ذوق ہمکو روز اور شب
سن اب لکھتا ہون آداب تلاوت — بھی قرآن بھول جانے کی قباحت

قرآن مجید کے آداب تلاوت اور اسکو بھول جانیکی مذمت

حدیث

انس بولا کہا شاہِ برّ آیات — کہ دکھلائے مجھے اُمّت کے حسنات
یہان تک اسقدر کچرا بھی کمتر — پڑے جو آدمی کے آنکھہ اندر
اگر مسجد سے کوی اتنا بھی کچرا — نکالا تو جو اُسکا اجر ہیگا
کیا ظاہر مرے پر ربّ وحالت — دکھایا تو نہین اُمّت کے گناہان
گناہ اُس سے بڑا اور کوئی نہ ہار — نہین دیکھا ہوں جسمین ہے ریب و تکرار

کہ کوئی قرآن کا سورہ یا کہ آیت   کرے یاد اور بھولے بے سعادت

حدیث

کہا ہی سعد بن عبادہ ای یار   کہ فرمایا رسولِ ربِّ دادار
کہ جو قرآن کو پڑھ بھول جاوے   جذامی ہو کے محشر مین جاوے
گنہ یہہ زشت کیسا سخت ہوگا   بہت بد ہی معاذ اللہ منہا
کہا ہی یافعی وہ شیخ اکمل   امام دین احمد ابن حنبل
خبر اسطرح سے دیتا ہی ای یار   کہ دیکھا خواب مین مین حق کا دیدار
بھی پوچھا جو مقرب ہیگے تیرے   تقرب پائے تیرا کس سبب سے
کہا میرے کلام پاک سے جان   یقین وے پائے میری قرب کی شان
مین پوچھا اسکا کیا معنا سمجھ کر   وہ یا معنے کو اسکے نا سمجھ کر
وہ فرمایا کہ سمجھے یا نہ سمجھے   کلام پاک سے یہہ رتبہ پاوے
کہا ہی اسطرح سے ابن عباس   کہ با ترتیل یک سورہ پڑھنا پاس
ہی اعلا اور افضل خوب تو جان   بلا ترتیل سب پڑھنے سے قرآن
ہی سنت وقف ہر آیت پو خوشتر   کہ ہوگا جو عمر قاری اسی پر
بھی قاری کو ہی لازم سب مواضع   دل و جان سے رہے خاشع و خاضع
بھی ہر آیت مین لازم ہی تدبر   تدبر خوف و رقت اور تفکر
ہی پڑھنے سے وہی مقصود و مطلوب   دلان ہوتے ہین روشن اس سے ہی خوب
کئے کرنے ہین قرآن کی تلاوت   ولے کرتا ہی قرآن انپو لعنت
فقط قرآن ام کی تلاوت   اگرچہ ہی تری بیشک عبادت

ولے معنے کیتن اُسکے سمجھ خوب — تھی اُسپر بجالانا ہی مطلوب
خدا توریت مین ایسا کہا ہی — کہ ای بندے تجھے نین شرم کیا ہی
کہ تو چلتا رہے کوئی راہ مین جب — ترے بھائی کا خط پہنچے تجھے تب
کبھی پھرتا ہی تو اور بیٹھتا ہی — بھی تو پڑھتا ہی کہ اُسمین کیا لکھا ہی
بھی حرفاً حرف از راہِ تفکّر — بہت کرتا ہی تو اُسمین تدبّر
نہین تو چھوڑتا ہی اُس سے کوئی شئے — یہہ حالت بھائی کے خط سے ترے ہی
کتاب خاص اپنی با شرف مین — یقین بھیجا ہون یہہ تیرے طرف مین
سو کتنے باتین تفصیل کے سات — نظر کر اِس مین لایا ہون خوشند بات
بھی کتنے قول لایا ہون مکرّر — تامّل تا کرے تو اُسکے اندر
عجب ہے پھیرنا منہہ اُس سے تیرا — نہین کرتا ہی تو جو اُسکا پروا
کہ آیا پاس تیرے مین محقر — ترے یک بھائی سے بھی کیا ہون کمتر
ای بندے جب طرف تیرے مقرر — اگر مائل ہو تیرا ایک برادر
تو متوجہ طرف ہوتا ہی اُسکے — سخن سنتا ہی اُسکا گوشِ دل سے
بھی سب اشغال کیتن چھوڑ کر تب — طرف اُسکے ہی رہتا ہی مخاطب
مین متوجہ ہون ای بندے تیرے پر — بھی کرتا ہون تیرے سے بات خوشتر
تعجب ہی کہ تو ہو مجھ سے غافل — نہین میرے طرف ہی دل سے مائل
مجھے کم آشنا سے جانتا ہی — نہ میری قدر کچھ پہنچانتا ہی
حسن بصری سے ہی منقول سن لے — کہ گذرے ہین جو لوگان تم سے پہلے
یقین قرآن کو نامہ جانتے تھے — تمامی رات اُسمین غور کرتے

بھی دن کتین عمل کرتے تھے اُسپر — بہت رکھتے تھے سو اللہ کا ڈر
تم اُسکو اب پڑھا کرتے ہو دن رات — صلاح حرف اور اعراب کے سات
مخارج کی تو کرتے ہو درستی — عمل مین اُسکے پن کرتے ہو سستی
خلاصہ یہہ کہ از قرآنِ اقدس — تلاوت ہی نہین مقصود ہے بس
یقین مقصودِ اصلی بلکہ دین ہین — عمل احکام قرآن پر ہے بے مین
جو اچھی طرح سے پڑھتا ہے قرآن — عمل اُسپر نہین کرتا ہے نادان
وہ اُس نوکر کے ہی مانند ہیگا — کہ نامہ اُسکے آصاحب کا پہنچا
کیا ہے اُسمین وہ کئی بابت کا حکم — وہ نوکر کے ضروریات کا حکم
وہ خوش آواز سے پڑھتا ہے مکتب — حروف اُسکے ادا کرتا ہے وہ خوب
ادا کرتا نہین پن اُسکے احکام — نہین کوئی کام کا دیتا سرانجام
یہہ نوکر تو بڑا نادان ہیگا — بھی وہ صاحب کا نافرمان ہیگا
کیا ارشاد یون سالار اکون — کہ ہے دوزخ کے درمیان ایک میدان
بھی اس میدان مین ایک ہے کنوا — وہ کنوے مین بڑا ایک سانپ ہیگا
نہایت تیز تر ہے زہر اُسکا — بھی ہے آواز اُسکا سخت ایسا
کہ دوزخ بھی ہے ترسان جس سے یارب — پناہ دیوے ہمین بس اُس سے خدا
بھی فرمایا کہ پڑھہ قرآن کوئی — طلب اُس سے کریگا اپنی روزی
کلام اللہ کو یعنے بحیلہ — کرے تحصیل دنیا کا وسیلہ
بہت ذلت سے آویگا بحشر — نہ کچھہ ہو نور اُسکے مُنہہ کے اوپر
ہمین قرآن کے پڑھنے مین ای معبود — رضا اپنی ہی رکھہ مطلوب و مقصود

ترے محبوب کے اقسام اعجاز
کرم سے اب ترے کرتا ہون آغاز

مجھے اخلاص اسمین کر عنایت
دے قاری اور سامع کو حلاوت

انواع معجزات بینات حضرت سیدکا علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات

رسول اللہ کے اعجاز انوار
لکھے ہین عالمان دو قسم اوپر

سو ہے قسم اول اعجاز عقلی
بھی ہے قسم دوم اعجاز حسی

جو ہین اس شاہ کے حالات نادر
بھی سب اقوال اور افعال فاخر

اگر عاقل تامل سے بجھاوے
بلا شک معجزہ ہر یک مین پاوے

علاقہ عقل سے رکھتے ہین وے جب
ہوئے اعجاز عقلی سے ملقب

وہ سرور کے نبوت پر مقرر ہو
وے ہین عقلی دلایل ای برادر

لکھے ہین اسکے چھے انواع اکمل
ہہی ہے جان لیجے نوع اول

نوع اول از معجزات عقلی

وجود پاک جب سرور کا دیکھین
تو بیشک عاقلان یہہ بات سمجھین

کہ جب عالم کو گھیری تھی ضلالت
جہان تھی ظلمت آباد جہالت

وجود پاک آن سالار اکوان
ہوا اسوقت پر شمع فروزان

تھی اسکی امیو نمین بھی اقامت
نہ اہل علم کی تھی اسکو صحبت

چہل سالہ مبارک عمر اسکی
یقین ایسی ہی حالت بیچ گزری

دیا حق اسکو جب بعثت کی خلعت
ہوا بے مثل وہ در علم و حکمت

کتابیہ جو تھے اسوقت علما
سلاطین اہل دانش اور حکما

ہوئے ہین سب کے سب تحت مین حاضر
کیا نین تخطیہ کوی اسکا ہرگز

کیا جو حکم وہ سالار ابراز
دیا جب بات سے بے شبہ اعجاز

بلاشک تھا وہ واقع کے مطابق — بھی عقل و نقل کے تھا وہ موافق
جسے ہو عقل کی پوری رسائی — وہ جانے ہے یہہ تعلیم الٰہی
بلا تعلیم آن خلاق داور — کسیکو نا ہو یہہ رتبہ میسر
دلیل اسکی نبوت کی ہے یہہ جان — چنانچہ حق نے فرمایا بقرآن

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ
إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ

نوع دوم

یہہ ہے نوع دوم ای باصداقت — کہ وہ سالار عالم قبل بعثت
کبہو ایسے مسایل اور اخبار — نہین لایا زبان پر اپنے زنہار
مقرر لفظ بھی پیغمبری کا — زبان پاک پر اُسکے نگذرا
نہین معلوم تھے اسکو یہہ باتین — نہین وہ جانتا تھا یہہ نکاتین
اگر اُسکا کبھی مذکور کرتا — مخالف کو مجال دخل ہوتا
کہ کہتا عمر سب اسمین گذرا — کیا پس اب یہہ دعوا آشکارا

نوع سوم

دلایل عقلیہ سے نوع سیوم — یہی ہے با تامل جانیو تم
کہ وہ سرور بہ تبلیغ رسالت — اٹھایا ہے بہت رنج و مشقت
بہت کفار اُسکتین ستایے — بہت اشرار اُسکتین دکھایے
عدو اُسکے ہوئے بیگانہ و خویش — تھی بلکہ ایک جہان اُسکے بداندیش
بھی دکھلائے اُسے طمع زر و مال — بھی امید سریر ملک و اقبال
ولے ابلاغ احکام رسالت — نہین چھوڑا وہ ہرگز با ملالت
نہ مال و جاہ کی رغبت کیا ہے — نہ کا ہے خواہش راحت کیا ہے

ہزاروں کافران تھے یک طرف ہو — تنِ تنہا ہی تھا بس یک طرف وہ
نہ ہرگز انکا کچھ پروا کیا ہے — نہ انکے جنگ سے یک مو ہوا ہے
خدا ہی اُسکا تھا جب یار و ناصر — ہوا غالب سبھوں پر بس وہ فاخر
جو لایا تھا وہ بس دینِ معظّم — لیا ترویج در اقطارِ عالم
زمشرق تا بمغرب جن و انسان — ہوئے محکوم اُسکے از دل و جان
ہوئے شاہ و گدا منقاد اُسکے — ہوئے ہیں تابع ارشاد اُسکے
علم اس شاہ کی پیغمبری کا — گئے اکناف عالم بیچ برپا
طبل اُس کی رسالت کا بجائے — خلل شرک و ضلالت کا اُٹھائے
وہ سرور باوجودِ این صلابت — وہ با این عزّ و نصر و فتح و شوکت
نہ اپنے حال اصلی سے پھرا ہے — تجاوز یک نہیں ذرّہ کیا ہے
نہیں توڑا وہ آئینِ قدیمی — نہیں چھوڑا وہ اخلاق کریمی
وُہی صبر و قناعت اور توکّل — وُہی ایثار و بخشش اور تحمل
تھا اُسکا فرش جو یک تاہ ای یار — روا رکھا نہیں دو تاہ زنہار
وُہی اُسکا تواضع بُرد باری — دم آخر تلک تھا اُسکے جاری
امیروں مالداروں ساتھ ای یار — نہیں تھا التفات اُس شہ کو زنہار
مساکین اور فقرا میں ہی دن رات — وہ رہتا تھا کمال حلم کے سات
دیا جب اسکو غلبہ ربّ دادار — ہزار انکو دیا کچھ اپنے آزار
گئے تھے گرچہ وہ کیتے خطائین — وہ کیا کیا لائے تھے اُس پر بلائین
ولے بدلہ نہیں انکا لیا وُہ — خطائین بخشدی تھی انکے دیا وہ

جسے عقل سلیم و رادِ انصاف　　رہے سینہ تعصب سے بھی جو صاف
تو وہ علم الیقین سے جان لیگا　　بغیر شبہ و شک پہچان لیگا
کہ یہہ حالات اور اخلاق عالی　　نہین امداد ربانی سے خالی
نہین یہہ کام شاہی سروری کے　　ہین بلکہ کام یہہ پیغمبری کے
سلاطین سے نہین ہوتے ہین یہہ کام　　کہ ہی مقصود انکا عیش و آرام
جو ہووین طالبانِ حشمت و جاہ　　نہ ایسے کام اُنسے ہووے واللہ
بلا شک ہنگی یہہ شانِ رسالت　　گُہر یہہ ہینگے از کانِ رسالت
غرض یہہ حالتین اس شاہِ دین کے　　یہہ پاک اطوار ختم المرسلین کے
بلا شک معجزہ ہی اُسکا عقلی　　نبوت کی ہی یہہ بُرہانِ عالی
چہارم یہہ ہی اَی باسعادت　　کہ وہ شاہِ اُمم اپنی رسالت
سماویہ کتب سے کرکے ثابت　　کیا اعدا کو مُلزم اور ساکت
نبوت کے بہت اپنے دلایل　　بھی اپنے ذکر و اوصاف و شمایل
دکھایا انکو از انجیل و تورات　　ہی ثابت دیکھہ تو قرآن سے یہہ بات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی حکایۃ عن عیسٰی علیہ السلام وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ مِنْ بَعْدِیْ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ وَقَالَ تَعَالٰی یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنَاهُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ

بہت اسباب مین قرآن اندر　　ہین آئے ایسے ہی آیات دیگر
کہ علماے یہودان اور نصارا　　سُنے ہین اُسکتین جب آشکارا

تھے سرور کے معاند گرچہ بسیار | نہین جھٹلائے لیکن اسکو زنہار
حسد سے بعض تو ایمان نہ لائے | شرف اسلام کا ہین بعض پائے
یہی ہی نوع پنجم اسکو مت بھول | کہ ہوتے تھے دعائین اسکے مقبول
درازی چاہتی ہی اسکی تفصیل | یہان تھوڑے لکھون بر طورِ تمثیل
از انجملہ قریش شرک معمور | ہو اپنے مال و زر پر جبکہ مغرور
دئیے اس شاہ کیتین رنج و آزار | دعائے بد کیا تب انپو سالار
کہ یارب بھیج ان پر قحط ایسا | تھا بھیجا وقت مین یوسف کے جیسا
کیا موقوف بارش حق کئی سال | ہوئے باغ و زراعت انکے پامال
مواشی پائے ہین انکی ہلاکت | خسارہ پائی ہی انکی تجارت
ہوئے عاجز ہو کے سرور پاس آئے | دعائے عافیت تب اس سے چاہے
دعا مانگا ہی تب وہ شاہِ ابرار | تبھی ظاہر ہوا ہی ابر بسیار
کئی دن اسقدر برسا بشدت | کہ تنگ آئے ہین لوگ اس سے بکثرت
دعا وے آکے چاہے بارِ دیگر | دعا تب یون لگا کرنے پیمبر
نہ پانی ہم پہ یہہ برسا تو یارب | ہمارے بھیجئے اطراف مین اب
پہاڑون اور بیابانون مین برسا | دعا اسکی کیا مقبول مولا
برستا تھا بہت صحرا مین یکسر | نہ یک قطرہ پڑا ہی شہر اندر
بھی خسرو شہ کا جب نامہ کیا چاک | وہ ملعون کا ہوین سینہ ہوا چاک
بھی عتبہ بولہب کا جو پسر تھا | ہوا جب بے ادب اس شاہِ دین کا
کہا سرور کہ یارب سونپ اسکو | تیرے کتون سے یک کتے کو اسکو

ہو ہمرہ کاروان کے وہ بدانجام
کیا منہہ اپنا کالا جانب شام

اتر منزل مین یک سوتا تھا عتبہ
سب اہل قافلہ سوتے تھے ہمرہ

وہان یک شیر تب وارد ہوا ہی
کسی کیتین نہین ہرگز چھپا ہی

طرف عتبہ کے سیدھا جلد آیا
بھی سونگا اُسکتین اَور پھاڑ کھایا

بگلزار نبوت یہہ روایات
لکھا ہون دیکھیے تفصیل کے سات

معجزہ
ابوطالب ہوا یکبار بیمار
دعا چاہا ہی از سالار مختار

دُعا حق مین کیا اُسکے پیمبر
شفا اسکو تبھی بخشا ہی داور

ابوطالب لگا کہنے بہ حیرت
ترا رب تیری کرتا ہی اطاعت

یہہ سنکر بات اُسکی شاہ عالم
ہی فرمایا اسے اسطرح ای عم

اطاعت تو بھی گر حق کی کریگا
اطاعت ہان وہ تیری بھی کریگا

کرے گر یعنے تو حق کی اطاعت
کریگا وہ دُعا تیری اجابت

معجزہ
بھی رکھہ کر برجبین ابن عباسؓ
مبارک ہاتھہ بولا سیدالناس

کہ یارب اسکو سکھلا علم و حکمت
فن تاویل قرآن بابرکت

بدولت اس دعا کے وہ بہ تیسیر
ہوا سردفتر ارباب تفسیر

معجزہ
انس کہتا ہی یک دن مین بتوفیق
بھرا پانی سے اُس سرور کی ابریق

سو میرے حق مین وہ محبوب کرتار
کیا ہی درگہہ حق مین دعا چار

کہ یارب کر زیادہ عمر اُسکی
دے اُسکے مال و بچون مین ترقی

بھی اُسکو بخش دے از لطف و رحمت
دعا پائی ہی شان اجابت

خدا نے مال مین میرے برکت
کیا ہی فضل سے اپنی عنایت

زمین اتنی دیا ہی مجھکو دادار
جریب اسّی ہزار اسکا ہی مقدار

بھی ہر یک سال مین بے شبہ دو بار
ثمر سے باغات لاتے ہین سنو بار

دیا حق مجھکو ہین تالیس دختر
پسر ہین ایک سو پچیس دلبر

بھی میری عمر سے از فیضِ متعال
ہی اب تک سو کے اوپر تیرھوان سال

کیا تینو دعا مقبول یہہ رب
ہو تین چوتھی دعا کا منتظر اب

امیدِ مغفرت یعنے خدا سے
مین رکھتا ہون طفیل مصطفیٰ سے

بھی کہتے ہین انس بر وقت رحلت
دعا کرنے لگا یا رب عزت

دعائین تین پیغمبر کے تیرے
کیا مقبول تو بس حق مین میرے

نہین ہین جانتا ہون یا الٰہی
ظہور دعوت چارم کہا ہی

ہوا آواز تب از ہاتفِ غیب
ہوئے جب تب دعا مقبول بے ریب

تو خاطر جمع رکھہ چوتھی دعا بھی
ترے حق مین یقین مقبول ہوگی

کرینگے تجھہ کو رحمت سے سرفراز
تجھے بخشش کا اپنے دیوینگے ساز

دعائین اس شہ عالم کے ای یار
ہوئے ہین مستجاب ایسے ہی بسیار

نہین تفصیل کی ہی اسکے طاقت
ہی مانع مجھہ کو اب خوفِ طوالت

کتابین جو سیر کے ہین مطول
لکھے ہین دیکھے ان مین مفصل

غرض اس شاہ کے ایسے دعائین
ہین داخل معجزات عقلیہ مین

دلایل عقلیہ سے نوعِ ششم
بھی ہی بالیقین اب جانیو تم

کہ وہ سرور ز الہامِ الٰہی
دیا ہی غیب کے خبرین کہا ہی

علاقہ انمین بعضے معجزون کا
زمانِ ماضیہ کے ساتھہ ہیگا

ہیں بعضے انمین آئندہ کے اخبار / یہہ ہر دو چاہئے لکھنے کو اظہار
یہہ ہر دو قسم کے اعجاز اعظم / کئے ہین ثابت از قرآن اکرم
بھی بعضے از احادیث صحیحہ / ہوئے ثابت ز اخبار صریحہ
نمونے کے لیئے قسمین مذکور / جہان ہوتے ہین تھوڑے دیکھہ مسطور
بیان ماضیہ کے خبر صادق / بہت ہین جیسے یہہ قرآن ہے ناطق
از انجملہ قصص پیغمبرون کے / بسا حالات انکی امتون کے
رقیم و کہف کے مردان کا احوال / بھی ذو القرنین اور لقمان کا احوال
نہتے مشہور لوگو مین یہہ قصّے / کتابی لوگ بھی کم جانتے تھے
دیا جب خبر ایسے وہ بہ تحقیق / کئے اہل کتاب اس شے کی تصدیق
نہین تکذیب کوئی اسکی کیا ہے / مخالف کوئی نہین اسکا ہوا ہے
جو ہین اخبار آئندہ بقرآن / از انجملہ ہے غلبہ رُوم کا جان
کہ رومی فارسی پر ہووین منصور / یہہ ہیگا روم کے سورے مین مذکور
بشارت فتح مکے کی بھی خوشتر / ہے آئی فتح کے سورے کے اندر
توئید غلبہ این دین اسلام / تمام ادیان پر از فضل علام
بھی ہووے فتح جب مکے کی حاصل / تو ہو اس دین مین افواج داخل
کہ یعنے فوج فوج آوینگے لوگان / بحال صدق سے لاوینگے ایمان
سوا اسکے بھی ہین آیات دیگر / کہ ہین اخبار غیبی جسکے اندر
یہہ باتین سب کے سب پاہین اظہار / نہین کوئی چیز چھوٹی اس سے زنہار
احادیث صحیحہ سے بھی بے ریب / بہت ثابت ہوئے اخبار غیب

از انجملہ صحیح یہہ یک خبر ہی | کہ فرمایا امام بحر و بر ہی
زمین کو یہہ مرے خاطر لپیٹے ہو | دکھائے مشرق و مغرب کو اسکے
عزیزی امتت کو ملک آوے وہان تک | زمین کو میں نے دیکھا ہوں جہان تک

معجزہ

بھی کاتب ایک تھا اس شاہ دین کا | ہوا مرتد وہ ملا کفار میں جا
دیا یون سرور دین خبر اسکی | نہ مٹی بھی قبول اسکو کریگی
انس شہ کا صحابی یون کہا ہی | کہ بو طلحہ خبر مجھکو دیا ہی
موا جس جا پو وہ ملعون فاجر | وہان اسوقت پر تھا میں بھی حاضر
تھے چھپتے لوگ تدفین گرچہ اسکی | قبول اسکو نہ ہین کرتی تھی مٹی

معجزہ

جناب عائشہ سے ہی روایت | کہ میں سرور سے یہہ مانگی اجازت
تری رحلت کے بعد ای شاہ والا | ترے پہلو میں ہووے دفن میرا
کہا کیون کر وہان ہو دفن تیرا | کہ ہوگی چار قبرونکی وہان جا
وہ میں ہون اوزا بوبکر و عمر ہی | بھی عیسی ابن مریم ذوالوقر ہی
دیا تھا جون خبر سالار ثقلین | ہوئے مدفون شیخین کریمین
بھی یونہی حضرت عیسی پیمبر | وہین مدفون ہوویگا مقرر

معجزہ

وہی بی بی کہی یک روز سرور | لگا کہنے کو عثمان پر نظر کر
کرے عثمان پہ رحمت رب داور | شہید ہووےگا وہ بے ریب و تکرار

زبیر و مرتضیٰ کو دیکھ یکبار کیا اِس طرح سے ارشاد سالار
کہ میرے بعد تم ہر دو لڑینگے مقرر جنگ آپس مین کرینگے
زبیر پاک کو بولا ہے خاتمؐ کہ تو اِس جنگ مین ہوویگا ظالم

معجزہ

کہا طلحہ کتین یون دیکھ حضرت نہ ہو قاتل تو اُسکے حق کی رحمت

معجزہ

وہی بی بی روایت لائی دیگر کہ یکدن یون کہا حق کا پیمبر
یہان گر ہوتے بعض اصحاب حاضر تو کرتا اُنسے بعضے بات ظاہر
بلاؤن کیا کہی بوبکر کو مین نہین بولا یہہ سنکر کچھ مرے تین
لئی مین تب عمر کا نام والا رہا خاموش وونہی کچھ نہ بولا
لئی مین تب علی کا نام اکرم رہا خاموش وونہی شاہِ عالم
لئی مین نام عثمانِ غنی کا جو وہ فرمایا کہ ہان اب اسکو بلوا
مین بلوائی تو وہ حاضر ہوا ہے نبی کچھ اُس سے فرمانے لگا ہے
سو وہ سنتا تھا عثمان باتحیر ابھی رنگ ہوتا تھا تب اسکا تغیر
غرض جب شام کے آکر فواجر ہوئے عثمان کے گھر پر ہجام
کہے عثمان سے تب لوگ ہو تنگ کہ اُنسے کیون نہین کرتا ہے تو جنگ
کہا مجھ کو بولا ہے پیمبر ابھی میرسے لیا ہے عہد اُسپر
لہذا اِس بلا پر مین ہون صابر رضا حق پر راضی سِر و ظاہر
اُسی صدمے سے شاہد شاہِ ابرار کیا تھا اسکتین اسدن خبردار

خبر دیتا ہی عمار ابن یاسر
کہ فرمایا علی سے شاہ فاخر

خبر کیا تجھہ کو دیتون ای برادر
کہ ہینگے کون عالم مین شقی تر

بھی اشقی آخرین کا ہی وہ بدکار
چلاوے آہ جو تیرے پہ تلوار

تیری ریش مبارک ہووے رنگین
ہوا ظاہر کہا جون سرور دین

معجزہ

علی مرتضی سالار اخیار
ہوا اینبع مین یکبار بیمار

کہے لوگ گر یہان رحلت کریگا
اسی جگہہ یقین مدفون ہوگا

مدینے کو اگر جاوے بسرعت
اگر ہووے مدینے مین بھی رحلت

جنازے کے اپر تیرے ای ذیشان
نماز آکر پڑھینگے تیرے بھایان

کہا میری یہان نا ہووے رحلت
کہ مجھہ کو یون دیا ہی خبر حضرت

نہ جب تک ہین امیر ہوئنگا آخر
نہ اس دنیا سے ہوونگا مسافر

لہو سے ریش میری ہووگی تر
ہوا ایونہی کیا تھا جون پیمبر

معجزہ

علی مرتضی کہتا ہی یہہ بات
کہ یکدن مین رسول اللہ کے سات

کہین یک باغ پر گذرا ہیون ناگاہ
کہا کیا خوب ہی یہہ باغ ای شاہ

وہ فرمایا کہ جنت بیچ خوشتر
ملیگا تجھہ کو اس سے باغ بہتر

بھی جب آگے چلے ہم اسکے خوشتر ہات
ملے ایسے ہی بہتر سات باغات

مین کہتا تھا یہی ہر ہر کتین دیکہ
کہ کیسا باغ یہہ بہتر ہی [illegible]

یہہ سن ارشاد فرماتا تھا سرور
کہ ہی جنت مین تجھہ کو اس سے بہتر

لگا بعد اُسکے رونے شاہِ والا — سبب رونیکا مین نے اُس سے پوچھا
وہ بولا ای علی جو بغض و کینہ — تیرے سے آہ رکھتے ہین بسینہ
نہین ہووینگی ظاہر وہ خصومت — یہ ظاہر ہووے میرے بعد حضرت
مین پوچھا یا نبیؐ از دارِ دُنیا — سلامت ساتھہ گذرون یا نہ ہوگا
وہ فرمایا رہیگا دین سلامت — ہُوا خوش سنکے یہ شاہِ ولایت
کہی تھی عائشہ یک روز سرور — کہا اِسطرح طلحہ پر نظر کر
کہ ہیگا یہ شہیدِ پاک منصب — زمین اوپر چلا جاتا ہی جواب

معجزہ

روایت آئی ہی یک روز کرار — زبیرِ باصفا کے ساتھہ ای یار
لگا کرنے کہین آہستہ کچھہ بات — علی کو یون کہا شاہِ بریات
تو کیا ہمراز ہی اب ساتھہ اُسکے — کریگا جنگ وہ حالانکہ تجھہ پر سے
ہو کے جنگ مین یہ شہ کا ارشاد — ولایا تھی علی اُسکتین یاد
یہ سنتے ہی زبیر یک انداز — تبھی اُس جنگ سے آیا یقین باز
کریک شخص پیچھے اُسکے جاکر — چلایا آہ ناحق تیغ اُسپر
دبعدِ قتل اُسکی لیکے تروار — وہ آیا اور رکھا پیش کرار
علی مرتضیٰ ہو سخت برہم — لگا اِسطرح فرمانے کو برغم
کہ قاتل کو زبیرِ باصفا کے — بشارت آتشِ دوزخ سے ہوئے

معجزہ

روایت آئی ہی جو جنگ احزاب — وہ خندق کھودتے تھے جبکہ اصحاب

کرم سے دستِ اشرف اپنا سرور ۔۔۔ ہی پھیرا تب سرِ عمار اوپر
ہی فرمایا گروہ باغیہ ایک ۔۔۔ کرینگی قتل تجھ کو آہ ای نیک
یقین عمار یہہ سرور کا ارشاد ۔۔۔ کیا ہی جنگ مین صفین کے یاد
قسم دے حیدرِ صفدر کو پوچھا ۔۔۔ کہ فرمایا وہی یہہ روز ہیگا
دیا تھا جسکا وعدہ ہمکو سرور ۔۔۔ رہا خاموش کچھ بولا نہ حیدر
قسم دے پھر کے پوچھا دوسرے بار ۔۔۔ کہا ہان ہی وہی یہہ روز ای یار
کہا عمار تب اللہ اکبر ۔۔۔ لگا ہینے کتین یک باد خوشتر
کئی مردون کتین انکے گرایا ۔۔۔ کرشمہ اپنی مردی کا دکھایا
معاویہ کے لوگون کو کیا تنگ ۔۔۔ لگا کرنے کتین تب سخت تر جنگ
کئی ہی تشنگی تب اسپو غلبہ ہو ۔۔۔ رکھا تب ہاتھہ اور پانی وہ مانگا
ملا تھوڑا اوہین پانی مین کچھ دودھ ۔۔۔ دئے یک قدح لاکر اسکتین تو وہ
کہا وہ دیکھکر اللہ اکبر ہو ۔۔۔ پیا تھوڑا کہا اسطرح خوشتر
سنہ عالم دیا تھا خبر مجھکو ۔۔۔ کہ فوج باغیہ ماریگی تجھ کو
ہو تیرا قتل درمیان دو ملک کے ۔۔۔ کہ وے جبرئیل و میکائیل ہیگے
یہی ہی یاد رکھہ اسکی نشانی ۔۔۔ کہ تب ہو تشنہ تو چاہیگا پانی
سو تھوڑا دود پانی مین ملاکر ۔۔۔ تجھے تب دوینگے جلدی سے لاکر
ہی مروی جب کیا ہی قصد عمار ۔۔۔ گیا وہ یہہ سے کرنے جنگ و پیکار
کہا ہاں ہو رہین ہم شاہدین سے ۔۔۔ کرین تا جنگ ہم ناکثین سے
علی سے یعنے جو توڑے ہین بیعت ۔۔۔ جدل سے انکے ہم پائے فراغت

زبیر و طلحہ تھے اُنمین ہی ای یار   ولے توبہ کئے وے آخرِ کار
خطا جب اجتہادا اندر سے پائے   سو ہو آگاہ اُس پر باز آئے
غرض پھر یون کیا عمار مذکور   بھی جنگ قاسطین پر ہم مین مامور
اُنھین کہتے ہین قاسط ای برادر   عدول حق سے جو کرتے ہین اکثر
مراد اُس سے معاویہ ہی تو جان   بھی اُسکے تابعان سب ای سخندان
چلے اُنسے تو کرنے جنگ اب ہم   ہم اُنکے جنگ پر ہین شاد و خرم
بھی فرقہ تیسرا ہی مارقین جو   بھی ہم کو نظر آیا نہین او
غرض عمار کے بعدِ شہادت   لڑا اُنسے بھی وہ شاہِ ولایت

معجزہ

بھی کچھ بھیجا یمن سے ای برادر   علی بھیجا اتھا نزدِ پیمبر
سو اہلِ نجد پر شاہِ رسالت   وو پیسے کشتین کرتا تھا قسمت
تب انصار و قریش آ شاہ کے پاس   گئے ہین عرض یون از سید الناس
کہ کر محروم ہم کو ای پیمبر   تو کیا کرتا ہی اب تقسیم انپر
کہا شہ اِس لئے دیتا ہون انکو   محبت انکو تا اِسلام سے ہو
ہتی آیا شخص یک اُنسے مین ناگاہ   کہ اُسکا زشت تھا منحوس چہرہ
مغاک اندر گئے تھے انکھ اُسکے   بھی رخسار اُسکے دو اوپر اُٹھے تھے
کہا وہ بے ادب شاہِ ہدا سے   کہ اِسدم ای محمد ڈر خدا سے
کہا شہ گر مین عاصی ہوون کوئی آن   بجا لاویگا حق کا کون فرمان
کہا وہ بے ادب جب یہ جسارت   وبن خالد نے مانگا ہی اجازت

کہ دیجیے اذن اب پیغمبر رب · کروں تا قتل اس مردود کو اب
نہیں مشتور دیا ہے اسکو رخصت · گیا ایسے میں وہ ملعون بے عبرت
کیا ارشاد یوں شاہِ والا · ہو اسکی نسل سے یک قوم پیدا
اگرچہ وے سدا قرآن پڑھینگے · پر انکے حلق سے نا جاوے نیچے
کرینگے قتل وہ بس مومنوں کو · بھی وے چھوڑینگے وثنی مشرکوں کو (بت پرست ۱۲)
سو وے نکلینگے یوں از دینِ اسلام · کہ جوں صیاد سے تیر ای نکونام
خوارج جب انھیں سے ہینگے پر عیب · انھوں کو مارقین کہتے ہیں بے ریب
بھی فرمایا علی کو یوں پیمبر · لڑیگا مارقین سے تو مقرر
انھوں میں شخص یک ایسا ہوای دوست · بجا دست ہو یک پارۂ گوشت
سر دوش او پر اسکے بالضرورت · رہے مانند یک پستانِ عورت
بھی ہو اس گوشت پار پر کئے مو · دُمِ یربوع کے مانند رہے او
علی مرتضیٰ با شان و شوکت · خوارج پر ہی پایا جب کہ نصرت
بہت وے گمرہاں مارے گئے ہیں · کہا ڈھونڈو تم ایسے شخص کتئیں
بہت ڈھونڈے پر اسکو کوی نپایا · علی اسوقت پر سوگند کھایا
قسم ہے حق کی میں یہ خبر از غیب · سنا ہوں مخبرِ صادق سے بے ریب
تم اسکو جاکے ڈھونڈو دوسرا بار · گئے ہیں اسکی تب تالاش بسیار
سو وہ مردود کی تب نعش دیکھے · پڑی تھی وہ چہل نعشوں کے نیچے
اتھے ظاہر وہی سب اسمیں آثار · سنا تھا جو شۂ عالم سے کرار

حضرت سید کائنات علیہ وآلہ الصلواۃ والتحیات سے

ذات بابرکات کے معجزات کا بیان کہ جن کو معجزات حسیّہ بھی کہتے ہین

بیان اب معجزات حسیہ کا　　یہان سے مختصر کرتا ہون اے
ہے وہ بھی منقسم سہ قسم پر یہ　　وہ ہین ذاتی صفاتی اور حسیّ
مبارک ذات مین جو معجزے تھے　　یہان لکھتا ہون تھوڑے دیکھ انسے
سراپا اُسکا تھا اعجاز اعظم　　کہ تھا بے شبہ وہ نور مجسم
مقدس اُسکے ہریک عضو سے جان　　کئی اعجاز کا تھا نور تابان

سر مبارک کا معجزہ

سر اشرف پہ اس سرور کے زنہار　　پرندہ کوئی نہین اُڑتا تھا اے یار
مقابل جب مبارک سر کے آتا　　تو پھر جانا نہین آتا تھا سیدھا
نکلتا دھوپ مین جسوقت سرور　　تو سایہ ابر کا رہتا تھا سر پر
کبھو آتے تھے دو اُجلے پرندے　　بھی سایہ ڈالتے تھے اپنے پر سے
فرشتے حفظ کے تھے وہ فی الحقیقت　　یہ ہر دو بات تھے قبل نبوت
مواہب مین لکھا ہی یونہی اے یار　　امام قسطلانی شیخ اخیار

موئے شریف کا معجزہ

مبارک موئے آن شاہ سرفراز　　منور تھے یقین از نور اعجاز
جب اسکو ڈالکر پانی مین اصحاب　　مریضون کو اگر دیتے تھے وہ آب
تو اس بیمار کو تین رب متعال　　شفاء کاملہ دیتا تھا فی الحال

چہرۂ شریف کا معجزہ

مبارک چہرۂ سالار عالم　　تھا ایک آئینہ اعجاز اعظم

تھا اسکے مقابل بدر تابان — روایت یون کئے اصحاب ذیشان

گر اسکو دیکھتا تھا کوئی پُرغم — تو غم کو بھول کر ہوتا تھا خورم

فقط اُسکا تجھا کر روے اشرف — ہوئے بعضون نے ایمان سے مشرف

انس کے ایک دستر خوان سے ای یار — جو منہہ اور ہاتھ پونچا تھا وہ سالار

وہ کپڑا جب انس آتش مین ڈالا — نہین آتش جلائی اسکو اصلا

روایت یہہ تو گذری ہے مفصل — باسرار نبوت ای مکمل

چشم مبارک کا معجزہ

مبارک چشم مین اعجاز والا ہو — کرم سے یہہ رکھا تھا حق تعالی

کہ جیسا دیکھتا تھا اپنے آگے — نظر کرتا تھا یونہی اپنے پیچھے

اندھیری روشنی مین ای برادر — اُسے ہر چیز دستی تھی برابر

روایت عائشہ کرتی ہے ای جان — کہ فرمایا امام جن و انسان

مین جیسا روشنی کے بیچ دیکھون — اندھیری مین بھی یونہی دیکھتا ہون

بھی دیکھون روبرو جسطرح اپنے — سو وُہی دیکھتا ہون اپنے پیچھے

ولے ہے اختلاف اسباب اندر — کہ کیسا دیکھتا تھا پیچھے سرور

کہے بعضے جو ہے پیچھے کا احوال — اُسے معلوم کرواتا تھا متعال

کہا ہے احمد حنبل بلا مین — کہ تھی بے شبہ و شک رویت عین

گوش مبارک کا معجزہ

تھے ہر دو کان اسکے کان اعجاز — سماعت مین تھی اسکے تھان اعجاز

وہ جون نزدیک سے سنتا تھا ای یار — وہ یونہی دور سے سنتا تھا بسیار

بھی بیداری مین جون سنتا تھا سرور ۔۔۔ تھا یونہی خواب مین سنتا برابر
وہ فرمایا کہ تم سنتے نہین جو ۔۔۔ بغیر شبہ و شک سنتا ہون مین او
اطیط آسمان سے مین ہون ہراز ۔۔۔ سنا کرتا ہون یعنے اسکا آواز
بھی بولا آسمان کو ہے سزاوار ۔۔۔ کرے آواز وہ از خوف جبار
کہین یک بالشت کی نہین اسمین جاگہ ۔۔۔ وہان لیکن ملک ہے سر بسجدہ
اطیط آواز پالان کو کہے ہین ۔۔۔ لغت مین اور معنی بھی لکھے مین

دست مبارک کا معجزہ

مبارک سرور عالم کے دو ہات ۔۔۔ لئے تھے دو منبع اعجاز برکات
مقدس انگلیون سے اسکے کئی بار ۔۔۔ ہوئے جاری بہت پانی کے انہار
ہوئے جس سے ہزارون شخص سیراب ۔۔۔ ہزارون جانور لشکر کے وہ آب
بسیرابی شتابی سے پئے ہین ۔۔۔ بھی لے مشکون مین لوگ اسکو رکھے ہین
سفر مین اور حضر مین بوجہ یہہ بات ۔۔۔ ہوئی ظاہر بکرات اور مرات
بھی سنگریزے کئے ہین جنکی تسبیح ۔۔۔ مبارک ہاتھ مین اسکے بتصریح
حنین و بدر مین کفار اوپر ۔۔۔ جو پھینکا ایک مشت خاک سرور
تبھی کفار نابینا ہوئے ہین ۔۔۔ ہزیمت کی وہین سب رہ لیے ہین
بھی چھوٹی بات یک چھیلی کی تھی جو ۔۔۔ ابھی نر سے نہین ہم جفت تھی او
چھپا ہی کاس کو جب اسکے سالار ۔۔۔ تبھی چھیلی دئی وہ دودھ بسیار
بھی جب وہ تھوڑے کھانیکو چھپا ہے ۔۔۔ برکت انمین بیحد حق دیا ہے
قتادہ کے چھپا جب منہہ کو سرور ۔۔۔ تبھی چہرہ ہوا اسکا منور ۔۔۔

ہوا ایسا مجلا اور تابان ‏ ‏ کہ ہیک عکس تھا جس سے نمایان

پشت مبارک کا معجزہ

مبارک پشت کا اعجاز اور ‏ ‏ جو تھا مہر نبوت نور گستر
یہہ تھی ختم نبوت کی علامت ‏ ‏ کہ تھا وہ خاتم فیض نبوت
تھی یک آیت ز آیات الٰہی ‏ ‏ نہین ہمراز کوئی اس سے کماہی
یقین اسرار سے یک سر اعظم ‏ ‏ وہ تھا مخصوص باسالار عالم
وہب ابن منبہ سے ای سالم ‏ ‏ کیا ہی نقل مستدرک مین حاکم
نہین بھیجے گیا ہی کوی پیمبر ‏ ‏ مگر تھا اسکے سید ہے ہاتھہ اوپر
نشان اسکی نبوت کا نمایان ‏ ‏ مگر سرور کے دو شانون کے درمیان
کہا کیا خوب مولانائے جامی ‏ ‏ رکھے حق پاک اسکا سر سامی
نبوت را توئی آن نامہ در مشت ‏ ‏ کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت
لکھا ابن حجر در شرح مشکات ‏ ‏ یہہ فقرہ اسمین تھا مسطور خوشنمات

اَللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ تَوَجَّهْ حَيْثُ كُنْتَ فَاِنَّكَ مَنْصُوْرٌ

بھی ایسی آئی ہی دوسری روایت ‏ ‏ کہ وہ غایب ہوا ہی بعد رحلت
وفات مصطفی مین ای مودب ‏ ‏ خلاف آیا بہت اصحاب مین جب
ہوئی ظاہر علامت جبکہ پائے ‏ ‏ وفات اوپر تیقن اسکے لائے
غیوبت کا سبب اسکے یہ تحقیق ‏ ‏ لکھے ہین اس طرح ارباب تدقیق
نبوت کا نشان تھا جب وہ لاریب ‏ ‏ وہ ہمزہ روح اقدس کے ہوا غیب
ویا کوئی بھید ہی اللہ ہی جانے ‏ ‏ سنو احقکے نہ کوئی اسکو پہچانے

بھی کم ہونے سے یہہ مہرِ نبوت
خلل نا آوے دراصل رسالت

نبوت اور رسالت اے موفق
ہے باقی بعد رحلت کے بھی برحق

رسولان ہین یقین مثلا کے مقبول
نبوت سے نہین ہوتے ہین معزول

نہ باقی انکے جو جانے رسالت
یقین وہ ہووے کافر پرشقاوت

معجزۂ نقش پا

باقدامِ شریف شاہِ کونین
تھے اکثر معجزے مشہور ہے بین

پتھر پر نقش پا ہوتا تھا اشہر
نہ آتا تھا نظر بالو کے اوپر

جو پانی اسکے پا دہویا ہوا تھا
وہ جابر چاہ مین جب اپنے ڈالا

تھا اول آب اس کنوئے کا کھارا
ہوا بالفور میٹھا آشکارا

کہا جابر کہ مین نے تھا قرضدار
تھا خرما باغ مین لایا مرے بار

و لے یک قرض خواہ کتین بھی اصلا
نکرتا تھا کفایت اسکا خرما

مین جاکر شاہِ عالم کو سنایا
وہ میرے باغ کو تشریف لایا

پھرا ہی چو طرف اس باغ اندر
بھی فرمایا مجھے تشریف رکھکر

کہ بلوا قرض خواہون کو تو اپنے
یہہ خرما ناپ کر ہر ایک کو تو دے

مین دینے کو لگا ہون ناپ کر جب
ادا ہوئے قرض میرا ہو گیا سب

بھی باقی رہگیا اتنا اُبر کر تو
یہہ تھا اسکے قدم کا مین اظہر

لعاب مبارک کا معجزہ

لعاب پاک مین یہہ معجزے تھے
کئے اعضا جُڑے بہ نسبت اُس سے

بھی آب شور کو شیرین کیا ہے
بھی اُس سے زخم چنگا ہو گیا ہے

انس کے چاہ مین جب وہ پڑا ہے
وہ آب شور یون شیرین ہوا ہے

کہ ویسا آب شیرین اور مصفا
مدینے مین کسی جگہہ نہین تھا

ہی مروی کٹ گیا یک شخص کا ہات
رسول اللہ اُسپر از عنایات

لعاب اپنا لگا کر کچھہ پڑہا ہی
تبھی وہ حکمِ حق سے جُڑ گیا ہی

روایت مین ابو اسحاق کے ہان
مگر یہہ بات زائد آئی ہی جان

کہ آوہ شخص یون سرور سے پوچھا
پڑھا کیا ہاتھہ پر میرے تو فرماؤ

کیا ارشاد اسکو شاہِ لولاک
پڑھا مین فاتحہ کا سورۂ پاک

وہ استحقاف کی رہ سے یہہ بولا
وہ سورہ کیا ہی تھا فاتحہ کا

یہہ کہتے ہی گرا ہاتھہ اسکا ہیہات
یہہ استحقاف کی شامت کا تھا گھات

بھی دست ابن حاطب جب جلا ہی
لعاب پاک سے پایا شفا ہی

یقین صدیق اکبر کو بھی ای یار
وہ غارِ ثور مین کاٹا تھا جو مار

بھی جب آنکھین علی مرتضیٰ کے
بہت آشوب خیبر مین کئے تھے

ہوئی بالفور جب ہر دو کو صحت
وہ سب گذرا باخبارِ نبوت

دندانِ شریف کا معجزہ

مبارک دانت کا یہہ معجزہ تھا
کہ مروارید سے تھے وہ مجلا

جناب عائشہ سیتی تھی یک شب
سُو ناگہہ اسکی سوزن گم ہوئی تب

چراغ اسوقت پر گل ہو گیا تھا
رسول اللہ نے تشریف لایا

مبارک دانت کا چمکا ہی یک نور
ملی سوزن ہوئی تھی جو کہ مستور

دہانِ شریف کا معجزہ

زبان دُر فشان مین اسکے دادار
رکھا تھا بالیقین اعجاز بسیار

هوئے یک دن پیاسے ایکے سبطین — سرانصار بہترت یعنے حسنین
زبان اپنی چسایا انکو سرور — ہوئے وے سیر اور سیراب خوشتر
بھی تھا سہنا جو یک انگلی کے مقدار — زبان اپنی پھرا کر انپے سالار
کیا سلان کتیں جو عنایت — دیا حق کس قدر اسمین برکت
مفصل ہیہ بھی گذری ہے روایت — تو دیکھہ اسکو باخبار نبوت

جسم معظم کا معجزہ

مبارک تن جو تھا نور مجسم — بھرے تھے اسمین سب اعجاز اعظم
تھی ایسی بوئے خوش اس کے بدنمین — کہاں وے یاسمین و یاسمن مین
کوئی مشک و عبیر و عطر یا گل — نہین رکھتے تھے خوشبو ویسی بالکل
مصافحہ گر کوئی کرتا بسرور — تو اسکا ہاتھ ہوتا تھا معطر
وہ بوئے پاک یک تک ملک بھی — یقین ہا تو نمین باقی اسکے رہتی
بھی جس رہ سے گذرتا تھا پیمبر — وہ رہ خوشبو سے ہوتی تھی معطر
کئی ہے ام سلمہ یون روایت — کیا تھا شاہ یک دن استراحت
جبین پاک پر اسکے نمودار — ہوا تھا موتیوں سا عرق بسیار
لئی مین اس سے تھوڑا عرق اطہر — رکھی تھی اسکو یک شیشے کے اندر
مرے خویشون نے یک دختر کی ناگاہ — ہوئی تک اندنون تزویج دلخواہ
سو اس شیشے سے کچھ عرق مطہر — مین لے چھڑکی ہوں اس دختر کے منہ پر
وہ لڑکی جب تلک جیتی رہی ہے — نہین خوشبوئی وہ اس سے گئی ہے
وہ جب یک عضو اپنا بلکہ دھوتی — وہ خوشبوئی زیادہ اسکی ہوتی

تولد پائی اس سے ایک دختر — تھی اسمین بھی وہی خوشبو مقرر
کیئے اولاد تک بھی یونہی جاری — رہی ہے اُنمین وہ خوشبوی ساری
مدینے مین وہ گھر کا نام آی یار — ہوا مشہور تر از بیت عطّار
بہت ہین معجزے ایسے ہی حسی — کہ کہتے ہین جسے اعجاز ذاتی
خصایص بھی انھین کہتے ہین ایجان — لکھے ہین مستقل اُس مین کتابان
ہین جیون یہہ بے عدد اعجاز ذاتی — ہین بیحد یونہی اعجاز صفاتی
ہین جتنے اسکے اوصاف گرامی — وے داخل معجزو مین ہین تمامی
چنانچہ اُس شہ دین کی صداقت — ترحم اور شفقت اور عدالت
بھی صبر و حلم اور زہد و قناعت — تحمّل جود و ایثار و سخاوت
کمال دانش و عقل و فراست — فصاحت اور بلاغت اور شجاعت
مگر ایسے ہی اوصاف کریمہ — بھی عادات اور اخلاق عظیمہ
تھے رکھتے معجزون کی شان والا — کسی سے ہو سکے ویسے نہ اصلا
مفصل وہ بیان با کرامت — لکھا ہون مین باطوار نبوت
مین اب لکھتا ہون یہہ فصل جلیّہ — بذکر معجزات خارجیّہ
نہین ہی گرچہ انکو بھی نہایت — پر اب کرتا ہون تھوڑے پر کفایت

معجزات خارجیہ کا بیان

یزید ابن حبیب با سعادت — یقین اسطرح کرتا ہی روایت
کہ اہل شرک سے تھی ایک عورت — وہ پیغمبر کو دیتی تھی اذیت
وہ گذری ایکدن بر شاہ والا — دو ماہ کا طفل اسکے دوش پر تھا

خدا اُس طفل کو گویا کیا ہے
مخاطب شاہ سے ہو کہنے لگا ہے

سلام اب ہووے تیرے پرای سرور
تو ہے پیغمبرِ خلاقِ اکبر

رسول اللہ فرمایا ہے اسکو
مری پیغمبری جانا ہے کیا تو

کہا اب خالقِ ارض و سمٰوات
مجھے معلوم کروایا ہے یہہ بات

ترے بالائے سر ای شاہِ عالم
ہوا مین ہے کھڑا جبرئیل اکرم

نبی نام اسکا پوچھا تب وہ بولا
رکھے ہین عبد عزی نام میرا

تو رکھہ ای سرور دین اب مرا نام
وہ تب عبدالعزیز اُسکا رکھا نام

وہ بچے نے کیا پھر عرض شاہ سے
ہے میری عرض اب خدمتمین تیرے

مری یہہ آرزو ہے بے نہایت
کہ تیرا خدمتی ہوؤن بجنت

دعا حق مین نبی اُسکے کیا ہے
وہ لڑکا پھر کے یون کہنے لگا ہے

کہ اب ایماں ترے پر لائیگا جو
سعادت دوجہان کی پاویگا او

نبوت سے کرے جو تیرے انکار
معزز وہ شقی ہے لایق نار

یہہ کہکر ایک نعرہ جلد مارا
وہین وہ مرگیا ہے آشکارا

وہ عورت معجزہ جب یہہ دکھائی
ہے وہ بھی صدق سے ایمان لائی

بھی اپنی عمر ماضی پر نہایت
لگی کرنے کتین افسوس و حسرت

ہے فرمایا اُسے پیغمبرِ رب
بشارت مین تجھے دیتا ہون یہہ اب

کہ لاتے ہین ملایک اب ز جنت
حنوط و کفن تیرا با مسرت خوشبو

یہہ سنکر وہ بھی یک نعرہ کیئی ہے
وہین حقکی رضا پر جان دی ہے

معجزہ

روایت ابن مدرک ہی یہہ لایا — کہ نابینا ہوا تھا باپ میرا
کیا دم اسپو جب سالارِ عالم — مرا والد ہوا بینا اسیدم
مین دیکھا جب وہ تھا ہشتاد سالہ — ہو روتا تھا وہ تب سو زمین تاگا
بھی عثمان بن حنیف نیک کردار — روایت اسطرح کرتا ہی ای یار
کہ نابینا نے ایک شاہ کے پاس — کیا ہی عرض یون ای اکرم الناس
مجھے تعلیم فرما یک دعا اب — کہ تا روشن کرے آنکھین مرے رب
کیا تب اسکو تین ارشاد حضرت — وضو کر اور پڑھہ تو چار رکعت
بھی کہہ چہتا ہون مین یا رب ترے لیے — شفیع لاتا ہون پیغمبر کو تیرے
بھی اب تیری شفاعت یا محمدؐ — لجاتا ہون بنزدِ ربِ اوحد
کہ تا تیری شفاعت کے بدولت — مرے آنکھو مین وہ بخشے بصارت
خداوندا محمدؐ کی شفاعت — تو میرے حق مین کیجے اب اجابت
کہا راوی وہ نابینا گیا ہی — عمل ارشادِ سرور پر کیا ہی
تبھی بینا کیا ہی اسکو داور — خبر یہہ آئی ہی مشکات اندر
کیا اسطرح اصبغ نے روایت — کہ یکدن فاطمہ خاتون جنت
رسول اللہ کی خدمتمین آئی — شکایت صدمہ فاقے کی لائی
کہ ہیں اور سب مرے کم عمر بچتے — ہہین بھوکے بالتواتر تین دن سے
وہین دستِ دعا سرور اٹھایا — لگا کہنے کہ یون یا رب خدایا تو
فلک سے جسطرح از لطفِ کامل — کیا تو مائدہ عیسیٰ پو نازل
سو یونہی مائدہ از دارِ جنت — محمدؐ کے تئین کیجے عنایت

بھی تب یون حکم خاتون کو کیا ہے
کہ گھر مین دیکھ اپنے جا کے کیا ہے

تھے اسکے ساتھ حسنین کریمین
بھی پیچھے انکے تھا سالار کونین

وے سب آئے ہین جب خاتون کے گھر
بھی دیکھے اس مبارک گھر کے اندر

کہ یک کاسہ مکلل با جواہر
ہی اسکے حجرۂ اطہر مین حاضر

ثرید و گوشت سے لبریز تھی او
مہکتی تھی بھی اس سے گوشت کی بو

کہا سرور کہ لے اللہ کا نام
کرو اس سے تناول صبح اور شام

ہی مروی اس سے وے کھاتے تھے خوش وقت
دھرا تھا وہی کاسہ سات دن رات

نہ اس سے ایک لقمہ بھی ہوا کم
عجب تھے اسکے برکات معظم

امام دین حسن یک لقمۂ گوشت
لے اس سے یکدن آیا باہر ای دوست

یک عورت اس سے تب پوچھی ہی آکر
کہاں سے پائے تم یہ گوشت خوشتر

کر اس عورت کو دینے کا ارادہ
کیا ہاتھ اپنا لنبا شاہزادہ

یکایک غیب سے یک ہاتھ آکے
وہ لقمہ لے گیا دست حسن سے

وہ کاسہ بھی اٹھا جو گھر کے اندر
وہین جاتا رہا ہی آسمان پر

کہا سرور قسم ہی اس خدا کی
جو خلعت مجھ کو بعثت کی عطا کی

نہ ظاہر گر کئے ہوتے وہ نعمت
جیے تک انکو وہ کرتی کفایت

ہے بی بی ام سلمہ سے روایت
کہ تین اشخاص آئے نزد حضرت

ہی پوچھا ایک تو کہتا ہی اشہر
کہ ابراہیم سے ہو نمین نے بہتر ہا

خلیل اللہ ابراہیم ہی کا
ہی تب یہ کہا ترا حق پاس فرما

کہا شہ ہان خلیل اللہ تھا او
یقین مین ہون حبیب اللہ لو جھو

بھی دوسرا شخص یون سرور سے پوچھا
تو کہتا ہے مین افضل ہون زموسے

کلام حق نے تو موسی سے کیا ہے
سوا ایسا فضل تیرا کونسا ہے

کہا حق طور پر اس سے کیا بات
مرے سے عرش پر معراج کی رات

کیا ہے عرض تیسرا شخص اُس دم
تو کہتا ہے کہ ہون عیسی سے اکرم

یقین عیسی تو مردون کو اٹھایا
نہین یہہ معجزہ ہے تو دکھایا

ہوا ہے شاہ دین یہہ سنکے برہم
پکارا ہے علی کو جلد اُس دم

علی تھا وہ اگرچہ تب ای دمساز
ولے حق اسکو سنوایا وہ آواز

علی فی الحال حاضر ہو گیا ہے
رسول اللہ اسکو یون کہا ہے

کہ اب آواز میرا تجھ کو بیقین
باذن اللہ پہنچایا ہے جبرئیل

تو جا ہمراہ ئے لوگون کو لیکر
مزار یوسف ابن کعب اوپر

پکار اسکے تئین وہ جی اُٹھیگا
سخن البتہ تیرے سے کریگا

یقین وہ یوسف ابن کعب مذکور
یہو دو مین بڑا عالم تھا مشہور

غرض ہمراہ لیکر انکو حیدر
گیا ہے جلد اسکی قبر اوپر

ندا یکبار جب اسکو کیا ہے
شگاف یک قبر مین اُسکے ہوا ہے

کیا آواز پھر جب دوسرے بار
شگاف اُسکا ہوا زائد نمودار

پکارا بار سیوم جب وہ الحق
لگا دسنے کو مُردہ قبر ہو شق

علی مرتضی
امیر اسکو کیا ارشاد یون تب
کہ اٹھ تو حکم سے اللہ کے اب

اُٹھا وہ قبر سے یہہ بات سنکے
جھٹکتا خاک اپنی ریش و سر سے

جماعت کتنین وہ دیکھتا تھا
کہ گویا انکو سب پہچانتا تھا

لگا کہنے کو پس حضار کشتین ‏ کہ پوچھو یوسف ابن کعب ہو نہین
کیا تھا مین ہی تبع کو نصیحت ‏ جو رکھتا تھا بہت ملک و ریاست
مین مرکر ہو گئے ہین تین سو سال ‏ جلایا اِسلئے حق مجھ کو ایحال
کہ اب پیغمبر آخر زمان پہ ‏ امام و خاتم پیغمبران پر
بصدق جان و دل ایمان لاؤن ‏ بہہ حجت اُسکے اعدا کو دکھاؤن
کہ اگر منکرون سے یک جماعت ‏ طلب کرتے ہین اس سے خرق عادت
یہہ حالت جبکہ دیکھی وہ جماعت ‏ علی سے یون کہی ہے عرض خدمت
کہ اس پیر معظم کو یہان سے ‏ اُسیکے جاے پر پھر بھیج دیجے
علی تب چند بات اُس سے کیا ہے ‏ وہین وہ جاے پر اپنے گیا ہے
برابر ہو گئی سب اسکی مٹی ‏ ہوئی ہے مثل اول قبر اسکی
علی ہمراہ لیکر وہ جماعت ‏ ہے آیا نزد سالار رسالت

معجزہ

روایت اِس طرح کرتا ہے حیدر ‏ یمن کو جب مجھے بھیجا پیمبر
کیا ہے حکم تب یون مجھ کو ای یار ‏ کہ جا ناقے پو میرے ہو کے اسوار
فلانے گھاٹھ پر تو جبکہ پہنچے ‏ وہان لوگ آوین استقبال تیرے
حجر کو اور مدر کو اور شجر کو ‏ خطاب اس وقت پر اس طرح کر تو
سلام اب تم کو بولا ہے منور ‏ محمد مصطفیٰ حق کا پیمبر
مین جب اُس گھاٹھ اوپر جا کے پہنچا ‏ تو لوگ آتے تجھے استقبال دیکھا
مین پہنچایا تحیات پیمبر ‏ حجر پر اور مدر پہ اور شجر اُپر

زمین سے یون ہوا ایک شعلہ تب ۔ رسول اللہ پر بہیجو سے سلام اب

معجزہ

کیا ہی یون قتادہ ابن نعمان ۔ مین تہا ایک رات نزدِ شاہ اکوان

اندھیری تہی نہایت سخت وہ رات ۔ برستا تہا بڑی شدت سے برسات

وہ شب کو بس غنیمت مین سمجھ کر ۔ گذارا ہون عشا ہمراہِ سرور

عشا سے جبکہ مین پایا فراغت ۔ طرف سرور کے دیکہا با سعادت

تہی دستِ پاک مین ایک شاخِ خرما ۔ عصا اسکو کیا تہا شاہِ والا

وہ فرمایا مجہے تب ای قتادہ ۔ کہ اس ساعت مین کیا ہی حال تیرا

کیا مین عرض ای شاہِ بریّات ۔ نماز اس وقت کی بیشک تہی برسات

مین دل سے جانتا ہون بس غنیمت ۔ تری خدمت مین رہا ہی سعادت

وہ فرمایا کہ تیرے گہر مین شیطان ۔ سمجہہ داخل ہوا ہی جاکے اس آن

چہڑی خرمہ کی اب لیجا یہہ خورسند ۔ وہ روشن ہوویگی مشعل کے مانند

تو اسکی روشنی مین گہر کو پہنچے ۔ بہی کونے مین ہی گہر کے اسکو پاوے

تو اسکو اس چہڑی سے مارے مین ۔ نکل جاویگا تب گہر سے وہ پرشین

مین سن اسبات کو از شاہِ فاخر ۔ وُہین مسجد سے تب نکلا ہون باہر

چہڑی وہ ہوگئی ہی تب منور ۔ مین پہنچا روشنی مین اسکے آگہر

بہی تب سوتے تہے میرے گہر کے لوگان ۔ تہا مثلِ خارپشت کونے مین شیطان

مین مارا اس چہڑی سے اسکو یک بار ۔ گیا تب گہر سے میرے وہ تبہ کار

معجزہ

ہی مروی ایک دن ان سے حضرت
کیا ہے بوہریرہ نے شکایت

کہ جو تیرے سے مین سنتا ہون ای شاہ
اُسے مین بھولتا ہون آہ صد آہ

کہا سرور نے بچھا تو اپنی چادر
بچھایا اپنی چادر وہ زمین پہ

دراز اپنے کیا دست مطہر
ہوا سے تب لیا کوئی چیز سرور

بھی اسکو اسکے اس چادر مین ڈالا
کیا یکبار یا سہ بار ایسا

بھی فرمایا لپیٹے اپنی چادر
رکھے اپنے وہین سینے کے اوپر

وہ چادر بوہریرہ نے لپیٹا
بھی اسکو اپنے تب سینے پہ رکھا

بڑا ہی حافظہ اسکو عنایت
کیا اپنے کرم سے رب عزت

جو سُنتا تھا وہ پیغمبر سے اخبار
نہین کچھ بھولتا تھا اُس سے زنہار

احادیث کثیرہ کے روایات
اُسی سے پائے ہین تو دیکھ اثبات

کتابین جو حدیثون کے ہین پُرنور
بسا اسکے روایت سے ہی ہین پُر

مقرر ستہ ہزار احکام شرعی
ہوئے ثابت حدیثون سے ہی ہی

سو اسمین دیڑ ہزار احکام نبوی
یقین ہی بوہریرہ سے ہی مروی

بھی دوسرے دیڑ ہزار احکام مقبول
روایت سے ہی جان دوسرون کے منقول

معجزہ

روایت ہی کہ یکدن شاہ ابرار
صحابہ کو کیا یون حکم ای یار

کہ جو تم سے سبان کے رو آوے
یہان للہ وہ کچھ صدقہ لاوے

تھا عتبہ زید کا جو ایک فرزند
خبر دیتا ہی وہ یون ای خردمند

کہ اس شب مین نے کرتا تھا مناجات
کہ ای خلاق و ای قاضی حاجات

تو بیشک جانتا ہے یہہ مقرر — کیا جو حکم صدقے کا پیمبر
نہین کوئی چیز میرے پاس یا رب — کیا صدقہ مین اپنی آبرو اب
ہوئی جب صبح سب اصحاب فاخر — کیئے صدقات اپنے لا کے حاضر
وہ عتبہ بھی اُنھون کے ساتھ آیا — ولے ناچار خالی ہاتھ آیا
نبی پوچھا کہان وہ شخص ہے اب — جو اپنی آبرو کی صدقہ در شب

این المتصدق بعرضہ البارحۃ

جواب اسکا دیا نہین کوئی اُس بار — وہ سرور یونہی پوچھا دو سہ بار
نہین پھر کوئی جواب اسکا دیا ہے — کھڑا رہ عرض عتبہ یون کیا ہے
کہ ہان وہ یا حبیب اللہ مین ہون — کہا اسکو رسول رب بیچون
قبولا صدقہ تیرا رب دادار — کیا ارشاد یون سہ بار سالار

معجزہ

روایت یون کیا ہے بو ہریرہ — کہ تھا داخل مین در اصحاب صُفہ
مساکین اور غربا تھے وے اصحاب — لباس و نان کی تنگی سے بیتاب
گذرتے تھے بہت فاقے اُنھون پر — رضائے حق پو راضی تھے وے یکسر
مین دیکھا ہون کہ وے ستر نفر تھے — وے سب حفاظ قرآن و خبر تھے
سوا لنگی کے کپڑا کوئی دیگر — نتھا انکو کہ ڈھانکے پشت اور سر
نہایت تنگ تھی لنگی بھی ایسی — کہ نصف ساق تک ہی پہنچتی تھی
ستر کے واسطے بروقت سجدہ — پکڑتے تھے کنارے اُسکے وے آہ
رسول اللہ کے تھے گھر کے مہمان — دل و جان سے اسیکے در کے قربان

ہمیشہ او بھوکے او پیاسے
پڑے رہتے تھے بس در پر اسیلے

وہ سرور دیکھہ انکا حال پرسوز
تسلی انکتیں دیتا تھا ہر روز

برے احباب ہیں تم او رمرے سات
اگر جانوگے تم بے شبہ یہہ بات

تمہارا پاس جنکے کیا ہے رتبہ
تو چاہیں اُس سے زاید فقر و فاقہ

کبھو کرتا تھا مہمان انکو سرور
کرم سے اغنیا اصحاب کے گھر

جو باقی انین رہتے ذو الکرامات
شریک انکو تھا کرتا آپنے سات

بھی جو صدقات آتے نزد حضرت
انہیں کتین وہ کرتا تھا عنایت

بھی جو آتے تھے سرور پاس ہدیئے
تھا دیتا انکتیں اُس سے بھی حصے

غرض کہتا ہے راوی حال اپنا
کہ تھا میں سخت تر یک روز بھوکا

شکم پر اپنے یک باندھا تھا پتھر
جگر کو مارتا تھا بس زمین پر

گذرتے تھے سدا جس رہ سے اصحاب
میں بیٹھا ایکدن اس رہ میں بیتاب

وہ رہ سے حضرت صدیق گذرا
میں یک قرآن کی آیت اُس سے پوچھا

کرے تا حال پر میرے شفقت
لیجاوے سات اپنے با عطوفت

ولے ہمرہ نہین اپنے بلایا
بھی اُسکے بعد ہے فاروق آیا

سوال اُس سے بھی یک آیت کیا میں
نہین وہ بھی بلایا ہے مرتیں

رسول اللہ پس تشریف لایا
نظر کرکے مرے پر مسکرایا

کہا ای بوہریرہ وہ مجھے دیک
کہا میں یا نبی اللہ لبیک

کہا آ سات میرے میں چلا تب
ہے یہ تھا حجرۂ اشرف کتیں جب

پیالہ دودھ کا تب یک کہیں سے
ہیں لائے پاس اُس ساآدر دینے کے

کیا ارشاد مجھہ کو شاہ اب جا
تو سب اصحاب صفہ کو بلا لا

کہا مین دل مین تب کتنا ہی یہہ دود
کہ سب اصحاب کو بلواؤن تا زود

اگر مجھہ کو ہی یہہ شہ کرتا عنایت
تو پی جاتا اُسے مین بافراغت

ولیکن حسب ارشادِ معلاہ
بلا لایا ہون سب اصحاب کو جا

وی سب حجرے مین آبیٹھے مؤدب
اُنہون سے تنگ جاگہہ ہو گئی تب

کہا سرور نے مجھے تب لطف کے ساتھہ
کہ کاسہ شیر کا وہ دے مرے ہاتھہ

مبارک ہاتھہ مین اُسکے دیا مین
عنایت پھر کیا ہی وہ مرے تئین

بھی فرمایا کہ اُٹھہ یہہ سب کو پلوا
اُٹھا مین اور ہر ہر کو پلایا جو

ہوئے سیراب سب اصحاب اکرم
نہین اس شیر سے تب کچھہ ہوا کم

مرے اور شاہ عالم کے سوای
نہین باقی رہا ہی کوئی اُنسے

وہ کاسہ شاہ پھر مجھہ سے لیا ہی
کرم سے پھر عطا مجھہ کو کیا ہی

کہا ای بوہریرہ بافراغت
تو پی مین نے پیا ہون بامسرت

کیا پھر حکم مجھہ کو دوسرے بار
زیادہ کر تو پینا اسکا ای یار

کیا پھر یونہی تیسرے بار دریاب
پیا مین اور ہوا بس اس سے سیراب

کیا ایسا ہی چوتھے بار سرور
کیا مین عرض ای حق کے پیمبر

نہین واللہ اب باقی ہی جاگہہ
لیا ناچار تب میرے سے کاسہ

مبارک ہاتھہ مین لے اپنے آخر
کیا ہی نوش وہ سالارِ فاخر

معجزہ

کیا اسطرح جابر نے روایت
کیا ہی پدر میرا جبکہ رحلت

رہا تھا قرض باقی اُسکا بسیار ادا کرنا تھا اسکا مجھ کو دشوار
غرض خرمےکا جب ہنگام آیا مین نے سارے قرض خواہون کو بلایا
کہا خرما جو حاضر ہے سو لیوین ابھی تقاضے سے مجھکو چھوڑ دیوین
وہ پہنچانے کہ اُس خرمے سے اصلا ادا نا ہو سکیگا قرض سب کا
قبولے وہ نہین یہہ بات زنہار گیا خدمتمین تب سرور کے ناچار
کہا جیسا ہو مین اے شاہِ دوران کہ اب دیکھین مجھے وے قرض خواہان
کیا اسطرح تب ارشاد مجھکو کہ خرما توڑ کر سب جمع کر تو
بھی ہر ہر قسم کی ایک ڈال انبار خبر دے مجھکو مین آتا ہون اسکا
مین ویسا ہی بجالا حکم اُس کا کیا جا عرض وہ تشریف لایا
وہ شہ کو قرض خواہان جبکہ دیکھے لگے کرنے کو تقاضا میرے سے
بڑی انبار کے اطراف سہ بار ہوا رونق فزا وہ شاہِ ابرار
وہین تشریف رکھ کے مجھکو بولا کہ دے سب قرض خواہونکو تو بلوا
اسی جگہہ پو ہر ہر کو بلا مین تو وہ خرما ناپ کر دینے لگا مین
دیا اتنی برکت حق تعالیٰ نے کہ کچھ باقی رہا نین قرض اصلا
ادا ئے قرض ہی جیسا تھا مین نہ یک دانہ بھی باقی ہو مرے تین
سو سب ڈھیگین رہے خرمےکے باقی ہوا ایک ڈھیک سے ہی مین نے ساقی
کہ بیٹھا تھا رسول اللہ اُسپر اسی سے قرض سارا میں ادا کر
باقی سے اسے پھر جبکہ دیکھا تو نہ یک خرما بھی گویا کم ہوا تھا

روایت ہی کہ تھا اک رند انجام — ابوجذعہ تھا اس شخص کا نام
قبا مین ہو کسی عورت کا عاشق — گیا قدرت و لے پایا نہ مطلق
لباس ایسا کیا تب ایک تیار — کہ جیسا پہنتا تھا شاہِ ابرار
قبا مین جا کے یون کہنے کو لاگا — کہ بھیجا ہی مجھے سالارِ والا
رہون مہمان تمھارا تا ای لوگو — کسی کے گھر مین اب مجھ کو اتارو
لباس خاص یہہ اس شاہ کا ہی — کرم سے وہ کیا مجھ کو عطا ہی
وہ اکثر عورتون کو دیکھتا تھا — لگے وے لوگ تب کہنے کو ایسا
کہ بیشک جانتے ہین ہم یہہ واللہ — خوشی سے تو کرتا منع ہی شاہ
ولے اس شخص کی حالت عجب ہی — سراسر اسکا بدنظری کا ڈھب ہی
وکے چند اشخاص آئے نزد حضرت — کہا ہی تا کھلے اسکی حقیقت
تھا قبیلہ مین مشغول سرور — تھے بیٹھے منتظر وے دور کے اوپر
ہوا پیدا جب شاہ رسالت — وہ مردم تب گئے ہین عرض خدمت
کہ فرمای امام و سید الناس — ابوجذعہ کو کیا بھیجا تھا ہم پاس
رسول اللہ پوچھا کون ہی وہ — ہی کیا احوال اب تم اسکا بولو
لباس پاک وہ پہنا ہی تیرا — بھی کہتا ہی نبی مجھ کو پنہایا
ہوئے ہم اس لیے خدمت مین حاضر — کہ تا احوال سے ہون اسکے ماہر
غضب مین اس قدر آیا ہی سرور — کہ سرخ اسکا ہوا ہی رنگ اطہر
کیا تب یہہ حدیث پاک ارشاد — رکھو ای مومنو تم اسکو یاد

حدیث مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّار

لیے بیٹے جو جدا جو تھے مجھ پر — وہ لیوے اپنی جا آتش کے اندر
غضب کو تم یہان سے جلد جاؤ — اگر ہا مین تو انکو قتل کر دو
کہ میرا گمان یہہ ہے ای محترم — کہ زندہ اسکتین ناپاوینگے تم
غبا کو ویسے اسی پہنچے نہین تھے — کہ دنیا ہو گئی تھی پاک ایس سے
کہ وہ پیشاب کر نکلو گیا تھا — اُسے یک سیانپ کاٹا وہ مُوا تھا
روایت اسطرح کرتے ہین احبا — کہ عورات مہاجر اور انصار
مدینے مین ہو یکدن سب فراہم — گئے تھے ایک مجلس شاد و خورم
تھے گرچہ بی بیان سب مجلس آرا — یہ شہزادی نہین تھی انمین زہرا
ارادہ سب کئے ہو فرحت اندوز — کہ ہووے فاطمہ بھی رونق افروز
حضور پاک مین ہو اسکے حاضر — ہوئے ہین پر بجد از شوق وافر
وہ مجلس کے مناسب آہ کوی تب — لباس فاخرہ حاضر نتھا جب
لگی ہے عذر کرنے انسے زہرا — کیا ارشاد اسکو شاہ والا
کہ ای بیٹی قبول اب عرض انکی — کسیکو ہم سے ناہو ناامیدی
وہین خاتون بفرمان معلا — وہ محفل مین ہوئی ہے رونق افزا
وے یکسر عورتین دیکھے اسے جب — تحیر کے پڑے گرداب مین سب
کہ یہہ پوشاک یارب ہے کہانکا — کہ ہے ایسا منور اور زیبا
سلاطین کو نہین ایسا میسر — ہوا ہمدست یہہ بی بی کو کیونکر
نہین خاتون پو تھا وہ گرچہ ظاہر — تھے سوسن ہے ولے خضا یہ ناظر
رہنما یہہ معجزہ اس شاہ دین کا — حبیب اللہ ختم المرسلین کا

روایت یون کیا ہی ابن عباس ‏ کہ اتا تھا یہودی ایک شہ پاس

تھا اپنی قوم مین وہ خوب صورت ‏ کہا یک دن اُسنے شاہِ رسالت

کہ ہی اسبات کا افسوس مجھہ کو ‏ کہ با این حُسن دوزخ مین جلے تو

وہ بولا مین نے اب حسن دین پر یون ‏ نہ دیکھے دین کے خاطر اسکو چھوڑون

وہ دیکھے یون ہوا ہی جبکہ حاضر ‏ تھا پڑھتا تب یہہ آیت شاہِ فاخر

وَحُوْرٌ عِیْنٌ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ

سُنا ہی وہ یہودی جب یہہ آیت ‏ کیا یون شاہِ دین سے عرض حاجت

کہ مین لاتا ہون ایمان آج کے دن ‏ تو کیا یک حور دلواتے ہی ضامن

کہا سترور کہ ستر حور بہتر تو ‏ مین ضامن ہون تجھے بخشیگا داور

مسلمان وہ ہوا از جان و از دل ‏ ہوا اسلام اور ایمان مین کامل

کیا وہ جبکہ اُس دنیا سے رحلت ‏ نماز اُسپر پڑھا شاہِ رسالت

اُتارے اُسکتین جب قبر اندر ‏ کرم سے آپ اُترا ہی پیمبر

رہا تا دیر وہ خیر البرایا ‏ ہی باہر بعد ازان تشریف لایا

جبین پر عرق تھا اسکے نمودار ‏ پھٹا تھا پیرہن کھاندے پہ ای یار

ہوئے اسبات سے سایل صحابہ ‏ کیا اس رمز سے تب انکو آگاہ

کہ آئے تھے بہت حوران جنت ‏ خوشی سے یک پو یک کرتے تھے سبقت

وہ یک کہتی تھی مین زوجہ ہون اسکی ‏ سو وہ دوسری بھی یون بولتی تھی

یہان تک سر بسر ان سب کا تعداد ‏ گیا ہون مین نے پہنچا تا بہ ہفتاد

پکڑتے تھے وے میرا پیرہن سب ‏ لہذا پھٹ گیا کھاندے اپر اب

یہی اشتہ بن جدومہ پاک کردار
سواے یک بت کا تہا جو نام شنلے
دئے مجھ پاس لوگان لاید ایا
وہ بت کے پاس ہین جانیکے آگے
شکم سے اس صنم کے تبای دساز
کہ عبد المطلب کے خاندان سے
ہے نکلا ایک پیغمبر خدا کا نو
زناکاری رباخواری برے کام
حرام محض یکسر کردیا اب
نگہبان آسمان کے ہو ملایک
عجب ہی یہہ عجب ہی یہہ عجب ہی
ہوا پھر دوسرے یک بت سے آواز
نجے کرنے لوگ آگے اسکا پوچھا
کہ اب نکلا ہی یک پیغمبر رب
زکوة و صوم کا بھی حکم فیروز
شکم سے جلد تیرے بت کے یک اور
ان الذی ورثة النبوة والہدی
ہے اسکا ترجمہ ای باسعادت
بلا شک بعد عیسی ابن مریم

روایت اس طرح کرتا ہی راوی
سو اسکو پوچھتے تھے کئی قبیلے وا
چراؤن تا وہ بت کے پاس لیجا
مین گذرا پاس یک دوسرے صنم کے
یکایک اسطرح آیا ہی آواز
بنی ہاشم کے عالی دودمان سے
ہوہ ہی خورشید اوج اہتدا کا
یہی ذبح جانور نیز دیک اصنام
قباحت انکی ظاہر ہو گئی سب
ہے ہمکو رحم کرتے ہیں بلا شک
عجب وقت مسرت اور طرب ہی
صنادید ہی معطل بے تک و تاز
بدی اب اسکی بر ہر شخص ہوجا
وہ پڑھتا ہی نمازین روز و شب
وہ سکھاتا ہی لوگون کو شب و روز
ہوا اس بت کا آواز بالغور
لعد ابن مریم من قریش احمد
کہ ہوئی شان نبوت اور ہدایت
قریشی احمد مرسل سے محکم

سبوا ع دون طرف پھر مین گیا جب
دو رتو باہ اسکے اُبھرتے ہین اطراف
کہ یعنے اُسکے جو پوچھے سکے پیزان
بکچاتے اسکو پھر یا و رن اٹھا کر
مین جب دیکھا ہون اس بت کا یہہ احوال
ارب یبول الثعلبان برا سہ
یہہ قصہ تب ہوا شاہِ رسالت
گیا ہون پس مدینے کے طرف مین
مدینے کیتئین مین نے گیا جب
مِرے کتے کا تب راشد اتھا نام
گیا مین جب حضورِ شاہِ والا
کیا مین عرض ظالم ہے میرا نام
کیا مین عرض نام اُسکا ہے راشد
کہ مین راشد رکھا ہون نام تیرا
عرض اسلام کی مین پا کی دولت
بھی اپنے ملک مین بہرِ معیشت
کہ جسمین مقدار گھوڑا ایک دوڑے
عطا اتنی زمین مجھکو کیا وہ
لے پانی منہہ مین اپنے شاہِ والا

عجب تر حال دیکھا اسکا مین تب
بھی کرتے ہین ہدا یتہ اسکے سب جانب
دھرتے تھے اسکو کھاتے ہین وہ حیوان
کئے پیشاب دو نوبت کے اوپر
کہا یہہ شعر حسبُ الحال فی الحال
لقد ذل مین بالت علیہ الثعالب
مدینے کو گیا تھا جب کہ ہجرت
لیا سرور کی خدمت سے شرف مین
مِرے ہمراہ یک کتا بھی تھا تب
بھی تھا ظالم یقین اصلی مرا نام
مجھے پوچھا وہ تیرا نام ہے کیا
بھی پوچھا کیا ہے تیرے کلب کا نام
کیا ارشاد وہ سالارِ ماجد
ترے کتے کا ظالم نام ہوگا ہو
کیا وہ سرورِ عالم بیعت
مین مانگا ہون مین اتنی حضرت
بھی اپنے ہاتھ سے سہ سنگ پھیکے
مجھے یک دلو پانی کا دیا وہ
وہ دلو آب مین ہی اسکو ڈالا

بھی فرمایا کہ یہہ پانی لجا کر
چھنک دیجے یقین اپنی زمین پر

جو زاید آب ہو حاجت سے تیرے
تمہ لوگوں کو ہرگز منع اُس سے

یہہ سُن وہ شاہ سے خلعت لیا بھی
وطن کو جاکے ویسا ہی کیا ہے

سو چشمہ آب شیرین کا مصفا
زمین پر جلد آکے ایک نکلا

جو لوگ اِس ملک مین ہوتے تھے بیمار
شفا کے واسطے وو لوگ آتی بار

یقین کرتے تھے اُسمین غسل اکر
شفا دیتا تھا اُنکو رب اکبر

وہ آب پاک کا سب خاص او عام
یقین مارا رسول اللہ رکھے نام

مین بہتر ہا تمہ سے اپنے جو بھیجا
مسافت پر وہ اُنّے جاکے بھیجا

کہ طاقت اِسقدر نا ہو بشر کی
برکت تھی یہہ شاہِ بحر و بر کی

معجزہ ۵

روایت یون کیا ہے ابن عباس
کیا ہے عرض ایک شخص شہ پاس

نبوّت پر ترے اے شاہِ والا
اگر ہے کوئی دلیل اسوقت بتلا

رسول اللہ تب اسکو کہا ہے
کہ خرمے کا شجر جو یہہ کھڑا ہے

بلاوے پر مرے گر آوے جولان
تو کیا یہہ دیکھہ کر لاویگا ایمان

کہا ہان شاہِ دین اسکو بلایا
وہین چلتا ہوا وہ جھاڑ آیا

مسلمان ہو گیا وہ باعقیدت
بھی ایک آئی ہے یون دوسری روایت

کہ یک خوشے کو خرمے کے پیمبر
بلایا وہ گرا ہے تب زمین پر

بھی آیا کودتا نزدیک سرور
کہا پھر شاہِ عالم حکم اسپر

کہ واپس جا تو اپنی جا پوہچی اب
لگا وہ جاکے اپنی جا پوہچی تب

وہ دیکھا جبکہ یہہ اعجازِ اکرم — شہادت کا پڑھا کلمہ اُسیدم

معجزہ

وہی راوی کہاہی ایک عورت — لے آئی ایک لڑکا نزدِ حضرت
کہی ای شاہؐ اس لڑکے کو ہرروز — جنون آتا ہی صبح و شام پرسوز
بھی تب کرتا ہی ناشایستہ وہ کام — یہہ اُسکا حال ہی ہر صبح و ہر شام
لگا سینے کو اُسکے دستِ اطہر — کیا حق مین دعا اُسکے پیمبرؐ
وہ لڑکے نے وہین یک قی کیا ہی — سیاہ کتّے کا بچا یک گرا ہی
تبھی صحت مرض سے اپنے پایا — جنون ہرگز کبھو اُسکو نہ آیا

معجزہ

امام دین حسن سے ہی روایت — کہ بولا شخص یک آ نزدِ حضرت
تھی یک دختر مری ہم اُسکین مار — فلان نالے مین ڈالے ہین ای سالارؐ
ہین گذرے سال اتنے اب بلاین — تو کر زندہ اُسے ای شاہِ کونین
سمجھہ تو در زمانِ جاہلیت — عرب مین تھی یقین اکثر یہہ عادت
کہ اپنے دخترونکو مارتے تھے — کئی زندہ ہی اُنکو گاڑتے تھے
نہ اخراجات کے ہو اُنکے حامل — دہیز و بیاہ سے ہو اُنکے بیدل
کئی دخترونکی دامادی سے کر عار — تھے ایسے قتل ناحق کے رَوادار
یہہ فعل زشت کی بیحد برائی — ہی قرآن معظم بیچ آئی
مع القصہ وہ جب اسطرح بولا — رسول اللہ عرض اُسکی قبولا
وہ نالے پر وہین تشریف لیجا — پکارا ہی اُسے لے نام اُسکا

خدا کے حکم سے زندہ ہوئی وہ | نکل مالے جنے باہر آگئی وہ
کہی لبیک وسعدیک ای پیمبر | کیا اسطرح ارشاد اُسکو سرور
کہ ایمان لائے تیرے پدر و مادر | کہی یہہ جیتے ہین اب میرے اگر
باذن اللہ تیرے سین جلاؤن | کہی اب تجھکو حوالے انکے کر دون
کہی وہ عرض ای شاہ رسالت | نہین ماں باپ سے اب مجھکو حاجت
کہ اُنسے حق تعالی اکو دینر یادہ | رحیم و مہربان پایی مین ای شاہ

معجزہ

روایت اسطرح کرتا ہی نعمان | جو تھی ابن بشیر انصاری ای جان
مدینے مین مُوا تھا ایک مسلمان | دیے اسکو غسل پھر کفن لوگان
لٹائے تھے اُسے یک تخت اوپر | تمامان زن و تھے اسکے گرد اکثر
اُسنے ایسے مین یون نیت لیے آواز | نہ رووؤ ہو وو خاموشی و ساز
تب اُسکا کفن اسکے منہہ سے کھولے | کہی وہ صاف کہیا تھا زبان سے

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ النَّبِیُّ الاُمِّیُّ وَخَاتَمُ النَّبِیِّ کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتَابِ مَسْطُوْرًا

کہی بولا سچہ کہا اور سچہ کیا وہ | کہی نام اصحاب کے لیتے لیا وہ
سلام اُسکے بعد شمت کر اوپر | لیٖنہ فقرے سے کیا وہ نیک محضر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

یہہ کہکر جانت اول تو آیا پھر | وہ رحلت یعنے یہہ دنیا سے پایا

معجزہ

ابو سفیان کرتا ہی روایت | کہ تھی جب روم مین میری اقامت

مشہر تعالیم کے اوصاف وکمالات — بہت قیصر سے میں سنتا تھا دن رات
پھرا تکئے کو میں نے قصد جب کر — گذرتا تھا تب جس جانور پر
بلاشک کلمۂ طیب کی تکرار — فصیح او جانور کرتا تھا اُس تھاں
میں دیکھا ناگہان یک اسپ خوشتر — کہ مالک سے جدا وہ اپنے ہو کر
طرف جنگل کے بیشک دوڑتا تھا — میں چاہا اسکو پکڑوں کرکے پیچھا
وہیں میرے طرف ہی منہہ کیا وہ — بخوبی کلمۂ طیب پڑہا وہ ہو
کہا میں وا یہہ کیا ہے عجب بات — کہ گھوڑا بات یہہ کرتا ہے خوشدلات
کہا وہ کیا تو ہے متعجب — کہ دیکھے اور بھی اُس سے عجب تر
کہا ان ہی عجب تر کہہ وہ کیا ہے — کہا وہ حق تجھے پیدا کیا ہے جو
مقدر جو ہے تیرا رزق خوش دب — وہ پہنچاتا ہے تجھکو روز اور شب
ولے یہہ کلمۂ طیب مطہر ہو — نہیں لاتا ہے تو اپنی زبان پر
نہیں لاتا ہے پھر کیون اسپہ ایمان — بھی پیغمبر پہ اُسکے از دل وجان
میں پوچھا کون ہے اُسکا پیمبر — لگا کہنے وہ گھوڑا یون مقرر
محمدؐ اس کا پیغمبر ہے سچا — وہی خاتم ہے سارے انبیا کا
میں پوچھا کیون ہوا معلوم تجھکو — کہا وہ حق کیا الہام مجھکو
یقین جانا ہوں میں اللہ ہے یک — رسول اُسکا محمدؐ ہے بلا شک
ہے مروی تھا حصین یک شخص کا نام — معجزہ — کیا سرور اُسے دعوت باسلام
نہیں وہ دعوت ایمان قبولا — رسول اللہ تب یون اُسکو بولا
یہہ تیرا بت اگر مجھ سے کرے بات — تو کیا ایمان تب لاویگا خوشدلات

وہ بولا مین نے از پنجاہ برسان | پرستش اسکی ہی کرتا تھا یکسان
کبہو تو وہ کیا مجھ سے نہین بات | کرے وہ دوسرے سے کبہون تقریب بات
کہا شہ گر کرے وہ بات اپنی آن | تو کیا اب صدق سے لاویگا ایمان
کہا ہان گر کرے وہ بات ای شاہ | تو مین ایمان سے پاتا ہون بہرہ
رسول اللہ تب پوچھا وہ بت سے | کہ مین ہون کون ای بت صاف کہدے
وہ بت ناسطرح سے تب صاف بولا | کہ سچا ہے تو پیغمبر خدا کا
حصین اس نے سنا ہی بات یہ جب | قبولا ہے تبھی ایمان کا منصب

معجزہ

خزیمہ ابن اوس ای باصداقت | یقین اسطرح کرتا ہے روایت
کیا ارشاد یک دن شاہ کونین | کہ بتلائے مجھے بے شبہ بے مین
مرے بعد از بلا شک میری امت | کریگی فتح حیرہ بسرعت
سوار یک زن ہو اچھلے اونٹ اوپر | ملیگی مومنو نکتین مقرر
بھی اسپر یک سیہ مقنعہ رہیگا | بھی شیما ہووے اسنام اسکا
اسیر مومنان ہوگی وہ عورت | کیا مین عرض تب ای شاہ امت
کہ مین ایسی اگر عورت کو پاؤن | اجازت دیجئے تا مین ہی لیون
رسول اللہ فرمایا ہے اسکو | کہ ہان بے شبہ اسکو لیجئے تو
خلافت بیچ اپنے ای برادر | امیر المومنین صدیق اکبر
دیے ہمرہ خالد ماجد کے لشکر | طرف حیرہ کے بھیجا تھا مقرر
سو ہمرہ مین بھی خالد کے گیا تھا | خبر جون مخبر صادق دیا تھا

وہی اوصاف مذکورہ سے ناگاہ — وہی عورت علی اہم سے در راہ
اسیر اسکی تین جلدی کیا یون وہ — بھی خالد پاس اسکو لے گیا مین
کیا دعوا کہ اس عورت کو حضرت — کیا ہی لطف سے مجھہ کو عنایت
یہہ دعوے پر مرے بے شبہہ اس آن — طلب مجھہ سے کیا خالد گواہان
محمد بن بشیر نیک اطوار وہ — بھی ابن مسلمہ پاکیزہ کردار
سیوم ابن عمر اس دن کماہی — دئے تینو بھی یہہ آکر گواہی
گواہی انکی خالد جب سنا ہی — مرے تحویل اس زن کو کیا ہی
مگر عبد المسیح اسکا برادر — بہت ہی عاجزی سے پیش آکر
دے مرے ہاتھہ مین یک الف درہم — وہ خواہر کو خریدا اپنے اسدم

معجزہ

روایت ہی حبیب رب یزدان — بھی بوبکر و عمر اور شاہ مردان
بنزد بو الہشیم صدق اندوز — ہوئے یکدن کرم سے رونق افروز
کہا وہ مرحبا ای شاہ ابرار — بدل مین دوست یہہ رکھتا تھا بسیار
رسول اللہ بھی اور اسکے یاران — کبھو ہووین میرے گھر آکے مہمان
رہے کوئی چیز میرے پاس اس آن — نثار انپر کرون مین اسکو فرحان
نہ حاضر آہ کوئی چیز ہی اب — جو تھی ہمسایگونکو دے چکا سب
کہا سرور نے بہت اچھا کیا تو وہ — کہ آ روح الامین مجھہ پاس سن تو
پڑوسیو نکے حق مین باصداقت — یہان تک مجھہ کو کرتا تھا وصیت
گمان مجھہ کو ہوا تھا یہہ بہت ہی — کہ وارث ہو پڑوسی کا پڑوسی

نظر انداز کیا وہ دستارہ والا | تھا اُسکے صحن مین یک شجر خرما
کہا شہ نے بوالہشیم باصفا سے | لو اگر اسوقت مجھکو اذن دیوے
تو خرمالیون کچھ اس جھاڑ سے اب | کیا وہ عرض ای پیغمبر مرتب
کہ یک مدت سیتی وہ خشک بسیار | نہین کچھ بار وہ لاتا ہی زنہار
کہا شہ اُس شجر سے رب داوار | یقین ظاہر کریگا خیر بسیار
علی کے ہاتھ سے خیر الرایا | وہین یک قدح پانیکا منگایا
اُسے کچھ نوش فرما مضمضہ کر | وہ آب پاک ڈالا اُس شجر پر
بہت خرمیکے خوشے اسپو ہی لا | ہوے ہین قدرت حق سے نمودار
کئے تھے خشک اُسمین اوڑ کئے تر | لئے بر قدر حاجت اُس سے خوشتر
وسب جب انکو فرمائے تناول | کیا ارشاد انکو سرور کل
کہ یہہ نعمت نہین ہے ور نعمتون سے | کہ اُس سے حشر مین تم پوچھے جاوے

معجزہ ۵

انس اسمیح کرتا ہے روایت | کئے ہم ذکر یک دن نزد حضرت
کہ ای سرور فلان مرد طاعت رب | بہت کرتا ہی کوشش روز اور شب
وہی شخص آگیا ایسے مین ناگاہ | کہے ہم یہہ وہی ہی مرد ای شاہ
کہا سرور قسم ہی اسکی اس آن | ہی جسکے دست قدرت مین مری جان
کہ مین اُس شخص مین بے شبہ و بے شک | اثر شیطان کا پاتا ہون ایک
سلام آکر وہ پس شہ کو کیا ہی | رسول اللہ یون اُسکو کہا ہی
قسم کہ حق کی تو جب ہمکو دیکھا | یہہ خطرہ ہی تری خاطر مین گذرا

که کوئی شخص بھی اس قوم اندر / نہین ہی بالیقین تیرے سے بہتر
کیا وہ عرض ہم نے ای شاہ والا / یہہ خطرہ ہیچ مری خاطر مین گذرا
کیا وہ کھینچ پھر یک خط زمین پر / کیا اس جائے کو مسجد مقرر
لگا پڑھنے نماز اس جاے پر تب / یہان کہنے لگا پیغمبر رب
کہ تم مین کون ہی اب جلد جاوے / کہ اسکو قتل میرے پاس لاوے
کہا صدیق اکبر یا پیمبر / مین حاضر ہون گیا پس جلد اٹھکر
نماز اندر وہ تھا مشغول اس تھار / پھر آیا قتل کرکے اسکو ناچار
رسول اللہ نے پوچھا ہی اسکو / کہ ای بوبکر کہہ اب کیا کیا تو
کہا وہ اب نماز اندر ہی شاغل / لہذا نہین ہوا مین اسکا قاتل
کہا شاہ کون ہی پھر تم مین دوسرا / کہ مارے جان سے اب اسکتین جا
کہا فاروق اعظم مین ہون حاضر / نہین ہون قتل مین اب اسکے قاصر
گیا اسکو نماز اندر ہی پایا تو / وہین صدیق سا وہ لوٹ آیا
بھی فرمایا نبی ہی کون ایسا / کہ اب کر دیوے جاکر قتل اسکا
علی مرتضی کی عرض خدمت / کہ مین حاضر ہون ای ختم رسالت
کہا پھر تو تو گر پاویگا اسکو / تو البتہ تو ہی ماریگا اسکو
گیا وہ بھی ولے اسکو نہ پایا تو / رسول اللہ کو آکر سنایا
کہا شہ نے یہہ پہلا شخص ایسے / کریگا جو خروج امت سے میرے
اگر تو قتل کرتا اسکو جلدی / تو امت کے ہر دو شخص مین بھی
خلاف ہرگز نہ پڑتا ای برادر / پڑیگا اب خلاف امت مین اکثر

حدیث

کہا ہے یہ حدیث پاک سالار
ہیں صحبت میں جسکے سب دیندار

کہ تھے ابنائے اسرائیل میں جو
گروہ اکہتّر ہوئے تھا زبر دو

یہ امت میں بھی یونہی بعد میرے
گروہ ستر کے اوپر تین ہونگے

بکھر جاوینگے ہوینگے پریشیں
گروہ یک جنتی ہے ایسے ہیں

لے صحابہ یوں عرض خدمت
گروہ وہ کونسی پاویگی جنت

کہا میں اور میرے اصحاب اکرم
مقرر جس طریقے پر ہیں محکم

جو فرقہ اس طریقے پر رہیگا
خدا انکو جگہ جنت میں دیگا

وہ فرقہ جنتی ہے اہل سنت
وے ہیں فرقے بہتر اہل بدعت

خبر یہ جون وہ سرور دیا ہے
یقین ویسا ہی ظاہر ہوگیا ہے

پڑا ہے اختلاف امت میں اکثر
بھی فتنے ہو دیتے ہیں اکثر

ہوئے ستر کے اوپر تین فرقے
ہے ناجی ایک اور باقی ہیں سرے

خوارج اور روافض اور نواصب
بھی ایسے ہی دیگر باطل مذاہب

ہوئے تابع یہ سب نفس و ہوا کے
نہیں پیرو ہوئے راہ خدا کے

لگے قرآن کی تاویل باطل
ہوئے تفسیر حقانی سے غافل

لگے کرنے کئی تفسیر بارائے
خطائے فاحش اپنی رائے میں کھائے

صحابہ تابعین اور انکے اتباع
کئے جس بات پر جمہور و اجماع

لگے کرنے خلاف اسکا یہ نادان
ہوئے اٹکل پر اپنے آپ نازان

کوئی دشمن ہے آل مصطفیٰ کا
کوئی انکے صحاب باصفا کا

بھی راہ اعتزال اور کوئی اباحی
کوئی جبری کوئی قدری ہوا ہے

عقیدے اور عمل مین پر ضلالت — کئے انواع کے ایجاد و بدعت

علاوہ یہہ کہ ہر فرقے کے لوگان — کئے ہین مستند وہ خبر ہی جان

کہ ناجی ہی وہ فرقہ ہی ہمارا — یہی دعوا ہی انکا آشکارا

ولیکن حکم اس قضئے کے درمیان — کیا ہی سرور عالم ہی پہچان

کہ میری اور میرے اصحاب کی راہ — جو لیوے ناجیہ ہیگا وہ فرقہ

بیان انصاف سے دیکھین نظر کر — کہ فرقہ کونسا ہی اس چلن پر

وہ فرقہ اہل سنت کا ہی بوجھو — کہ سنت اور جماعت کا ہی پیرو

سوے دوسرے فرقے والے چھوڑ سنت — علانیہ لیئے ہین راہ بدعت

ہوئے ہین پیروان سنت کے جب — ہوئے تب سنیون سے وے ملقب

سوے جب بدعتی فرقے بہتر — انھون کو بدعتی کہتے ہین یکسر

بچا بدعت سے ہمکو یا آلہی تو — سنن کی پیروی دیجے کماہی

ہمین اخلاق اور عادات مین سب — خداوندا تیرے طاعات مین سب

بہ اقوال و بہ افعال و بہ احوال — نبی کی پیروی دے ہمکو خوشحال

جلا اور مار تو ملت مین اسکے — ہمین محشور کر امت مین اسکے

اختتام این رسالہ واجب احترام و مناجات بدرگاہ رب العلام

بحمد اللہ یہہ گلزار اعجاز — کہ لایح جس سے ہین انوار اعجاز

بحمد اللہ یہہ باغیچۂ نور — شگفتہ جسکا ہی ہر غنچہ نور

بحمد اللہ یہہ رضوان عدن کا — نمونہ جو ہی جنت کے چمن کا

بحمد اللہ یہہ باغ دل آویز — کہ نظارہ ہی جسکا عشرت انگیز

بحمد اللہ یہہ فرخ چمن زار | ریاض معجزات شاہ ابرار
بحمد اللہ یہہ بستان فیروز | لیا رنگ بہاری آج کے روز
ہوئے معدود اس نسخے کے ابیات | ہزار و تین سو اور تیس پر جہات
شمارات معجزات شاہ عالم | ہے بیحد و نہایت ای مکرم
لکھوں اسمین اگر مین کئی دفاتر | مفصل یہہ بیان ہوگا نہ آخر
کوزے مین دریا کیون سماوے | بھی قطرات اسکے کیون گنتی مین آوے
ابھی ہے تیز گرچہ اسپ خامہ | ابھی تک چست در میدان نامہ
ابھی باقی ہے اسکی تیز گامی | ابھی باقی ہے دوڑ اسکی تمامی
دکھانا اپنی چاہتی ہے شجاعت | وہ لیوے دو جہان کی تا سعادت
ولے شوقی کہان ایسے تحمل | کہ دیکھین یا سنین نسخے مطول
ہین اکثر شغل مین دنیا کے مایل | نہ خاطر خواہ ہے وہ بھی انکو حاصل
خیال علم بھی گر انکو آوے | تو لذت علم دنیا مین ہی پاوے
تفاخر ہے علوم رسمیہ مین | نہ حظ انکو علوم دینیہ مین
نہ شوق انکو ہے تغیر و خبر کا | نہ ذوق انکو پیمبر کی سیر کا
ہین نادر عاشقان علم سیر کے | قدردان یہہ سعادت کے گہر کے
مسلمان مرد و زن ایسے ہین نیک | نظر آتے ہین صدہا مین کہین ایک
ہین چاہیے کئی عشاق کامل | سیر مین ہین لکہا بعضے رسایل
زنور احمدی تا ذکر رحلت | لکہا جو چار نسخے باسد مت
سیر مین شاہ دین کے ای برادر | وہی چار و چمن ہے ایک دفتر

فضایل مین نبی کے چار گلزار — یہہ اسکا دفتر ثانی ہی ای یار
یہہ دفتر کے سمجھہ بہشتین بہ تعداد — ہوئے شش الف پنجصد او ہشتاد
معدۂ عزلی و سسرخی امی جبر امی — بہ تخمین سات ہزار مین یہہ تمامی
یہہ آٹون آٹھہ جنت ہین سیر کے — بہشتین ذکرِ رسالا ریشتر کے
کہین گر ہشت جنت انکو ای یار — ہی بیشک یہہ لقب انکو سزاوار
یہی ہی بلکہ رشک ہشت جنت — یہی ہی باغِ انوارِ رسالت
نسیم ذکر نبوی اسمین ہی جو — کہان گلہاے جنت مین ہی وہ بو
جو ہی ذکر نبی کا اسمین لذت — کہان لذت ہی وہ در اثمارِ جنت
جو کوئی حب نبی مین جان فشان ہو — یہہ لذت کا وہی بس قدردان ہو
جو اسکے ذکر مین رطب اللسان ہی — یہہ لذت سے وہی شیرین دہان ہی
ہو دل مین جسکے عشقِ ذکرِ احمد — وہی پاویگا اس سے حظ سرمد
نبی کے ذکر کے چیتا ہی جو گل — وہی ہوویگا یہہ باغون کا بلبل
جو اسکے عشق مین دیوانہ ہوگا — وہی اس شمع کا پروانہ ہوگا
فضایل کا جو اسکے ہووے ماہر — وہی پاویگا یہہ کانِ جواہر
جو تابع ہوویگا اسکا باخلاص — وہی اس بحر کا ہوویگا غواص
جسے ہووے محبت اس سے بالخیر — وہی کرتا ہی اس جنات کا سیر
محبت جسکو ہو اس شاہِ کل سے — وہی دامان بہریگا اسکے گل سے
کہون کیا بیشتر کی اسکے فضیلت — عبادت ہی عبادت ہی عبادت
یہی ہی حق کی قربت کا وسیلہ — پیمبر کی شفاعت کا وسیلہ
یہہ نسخے چار با تزئین و ترتیب — بعون اللہ پائے حسن ترتیب

بفضل و امتنان و منت رب ہوا یہ دفتر ثانی مرتب
اگر چاہے خداوند سبب ساز کرونگا دفتر ثالث بہی آغاز
خداوندا ترے فضل و کرم سے طفیل سید عرب و عجم سے
یہ ذکر مصطفیٰ کے چار گلزار تو رکھہ سرسبز اور شاداب ہر بار
مسلمانون کو دے توفیق یارب کرین تاثیر اسکا روز اور شب
پڑہین جو یا سُنین بس اسکو دن رات عقیدت سات اپنے ورد و اوقات
گناہان بخش دے انکے برحمت شریعت پر دے انکو استقامت
تری اور تیرے پیغمبر کی اُلفت کرم سے اپنے کر انکو عنایت
رکھہ انکو ناصرین دین اسلام کر انکا کلمۂ طیب پہ انجام
بچا انکو بلائے دنیوی سے بچا انکو عذاب اخروی سے
الٰہی بخش دے میرے معاصی مجھے دے جنت ہنیا سے خلاصی
عنایت کر مجھے جمعیت دل سدا دے مجھکو اطمینان کامل
کبھو مجھکو نہ بخشے فکر دنیا دے مجھکو درد دین اور فکر عقبیٰ
دے صحت مجھکو یارب جسم و جان کی عنایت عافیت کر دو جہان کی
مین ہون محتاج یارب تیرے درکا نکر محتاج بس کوئی بشر کا
نذکر و فکر و تسبیح و مناجات عطا کر مجھکو ہر دم ذوق و لذات
حضور دل ترے طاعات مین دے خلوص ہر حال و ہر یک بات مین دے
ہمیشہ کی دے مجھکو تندرستی دے کار خیر مین چالاک و چستی
بہی کر دنیا و عقبیٰ میری محمود مجھے کر ظاہر و باطن مین مسعود

رذائل سب مرے باطن سے کر دور — فضائل سے مرے کر دلکو پر نور
لجا مجھکو بیابان سے تا بحرمین — مدینے مین دے مجھکو موت با امین
محبانِ نبی مین روزِ محشر — مجھے محشور کر ای رب اکبر
لوائے حمدِ پیغمبر کے نیچے — کرم سے یا الٰہی مجھکو جا دے
عطا کر شاہِ عالم کی شفاعت — تیرا دیدار دے یا رب بجنت
بحق ہر مسلمان باد یا رب — الٰہی یہہ دعا ہو وے اجابت
بھی ہر دم تحفۂ تسلیم و صلوات — نبی پر بھیج اس احقر سے ذرات

باآل پاک و اصحاب محمدؐ
بااہل بیت و احباب محمدؐ

صمہ

السلام ای شہ لولاک رسول الثقلین — باعثِ خلقت کونین نبی الحرمین
باغ گیتی کو ترے ذات سے جاوید بہار — تیری ہستی سے دو عالم کو ہوا زینت و زین
از ازل تا بابد ذات معلا تیری — واسطہ فیض کا ہی خلق و خدا کے مابین
فیض پایا کا کسیکو بھی نتھا استعداد — ذاتِ مولا سے ملا واسطہ تیرے ہمین
اس لئے واسطہ حق نے تیرا رکھا ہی درمیان — مستفیض اور تو فیاض رہے تا طرفین
انبیا کو بھی وساطت ہی تیری تھی دایم — عالم و غیب و شہادت مین مقرب مین
درگہِ حق مین وے لاتے تھے توسل تیرا — ذکر والا سے ترے پاتے تھے وے راحت و چین
بعد ابلاغ رسالت کے ترے ذکر مین ہی — وے سمجھتے تھے یقین اپنا فلاح دارین
لیس نہ کیون ہمکو عبادت ہو تیرا ذکر شریف — کلمہ گو ہم تو ہین تیرے ہی تراب نعلین

پھر نبی سے آگے ملایک تیرے ہمراہ رکاب — قتل کیے اعدا کو کئی میں تیرے بدر و حنین
جو کہ دشمن ہے تیرا کافر اکفر ہے شقی — دوست تیرا ہی بلا شبہہ سعید دارین
مہر سنت میں ہے تیری ہی ہدایت کا نور — بدعتی ایسے مخالف میں عیان شنعت و شین
للہ الحمد براہیم کی اور نوح کی شان — تیرے اصحاب میں کہتے ہیں بلا شک شیخین
لوط و ہارون کی تمثیل سے پائے تجیل — معدن فضل و شرف تیرے گرامی ختنین
اور جنت کے جوانوں میں ہیں بیشک سردار — تیرے سبطین کریمین جناب حسنین
سیدہ جنت ماوا کے نساکی ہے تمام — فاطمہ خیر نسا تیری یقین نور العین
سیدا کیجیے شفاعت یہہ مری نزد خدا — تا مجھے جلد وہ پہنچاوے تیرے سوئے حرمین
خاک رہ ان ہو مری خاک میں یہ ہے میں بس ہے — ہو وہی خاک مقدس مری کحل العین
بس یہہ احقر کو شہادت سے سرفراز کرے — خاتمہ خیر کرے بہر حسن بہر حسین

تاریخ آغاز طبع از ثمرات افکار نونہال حدیقۂ فضل و کمال جامع علوم عقلی و نقلی مولوی عبد القادر علی صاحب خلف ارشد جناب مصنف مدظلہ

هٰذِهِ الْكُتُبُ الَّتِي نَظَمَ الَّتِي نَظَمَهَا — سَيِّدِي لَقَدِ اسْتَرَاحَ الْيَوْمَ عَنْ نَظْمِهَا
مُغْنٍ عَمَّا صُنِّفَ فِيهِ مِنَ الْكُتُبِ الَّتِي — كُلُّ أَهْلِ السِّيَرِ لَمْ يَأْلُ فِي تَصْنِيفِهَا
كَالرِّيَاضِ كَأَنْسِمِهَا فَإِنَّ الشَّذَا زَهَارُهَا — مَا لِمَنْ يَرَى الْأَرِيجَ وَتَشُمَّ مِنْ طِيبِهَا
سَارَ مَنْ فِيهَا وَشَبَا ذَاتِي مِنْ أَثْمَارِهَا — هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ فَأْتِي فِي تَارِيخِهَا
مَنْ يَرَى أَعْدَادَهُ لَا بُدَّ لَا بُدَّ لَهُ — أَنْ يَرَى مَجْمَعًا السِّيَرِ فِيمَا أَعْنِي فِي تَخْرِيجِهَا

[illegible] ہجریہ ۱۲

تاریخ طبع اختتام کتاب ہذا از منشی عبد الحفیظ صاحب متخلص بہ آرام خلف جناب محمد صالح صاحب معاملدار یہو

جب یہہ کتاب بسیر طبع ہوی خوبطرح واسطے تاریخ کے مضطرب آرام تھا	جسمین ہے ایات ہین ساری لکھین معتبر غیب سے آئی ندا ہدیہ پیغامبر ۱۲ ۷۹

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ یہہ کتاب فیض نصاب کہ جسمین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضایل ومناقب کے گل ورياحين بغایت سرسبز وشاداب ہین۔ اور اکثر حدیقون مین اس رنگ وبو کے گل وریحان نادر اور کمیاب ہر غنچہ شگفتہ اسکا نہایت بآب وتاب ہے اور ہر گلدستۂ دلبستہ اسکا منظور اور مرغوب اولوا الالباب مسمی ہے ریاض الازہر دفتر ثانی جنان السیر ہے۔ یہہ ہر دو دفتر منقسم چہار گلزار و چہار چمن ہین فی الحقیقت رشک ہشت بہشت ومغبوط ہشت جنات عدن ہین یہہ امر واقعی ہے واقع مین جو بساتین سیر کا سیار ہے۔ البتہ وہ اسکے ہر چمن اور ہر گلزار کا قدر دان اور ہلہار ہے۔ باغبان روزگار اسکے ہر چمن وگلزار کو ہمیشہ بہار رکھے اور اسکے سیر کرنے والون اور اسکو چھاپ کے رواج دینے والوکی عاقبت بخیر کرے اور اسکے مصنف کی عمر گرامی مین برکت دیوے اور عافیت دایمی عنایت فرماوے اِس عمر سینتالیس سالگی مین جسکے تصنیفات چالیس سے زیادہ اور اسکے ابیات ستر ہزار تک پہنچے ہین جسکی ہر تصنیف فیض بخشی مین بے نظیر اور مرغوب صغیر وکبیر ہے دامت برکاتہم وضاعف فیوضاتہم حسب الفرمایش

عطوفت مناسب مصطفیٰ خان صاحب و محمد شریف صاحب کے اہتمام حافظ سید محمد
کے مطبع فردوسی میں حلیہ اختتام طبع سے محلی ہوئی
مرقوم غرۂ جمادی الآخر ۱۳۰۹ ہجری

تمت

صحت نامۂ اسرار نبوت گلزار اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح				
۹	۴	رب	سب	۵۳	۲	سفیق	شفیق
۱۰	۸	ے	دے	۵۳	۵	حامی	شافع
۱۱	۱۵	لیا	کیا	۵۳	۱۷	بہار	بھارلا
۱۷	۱	محی الدین	محے دین	۵۷	آ	تھورے	تیوڑسے
۱۷	۱۳	فرشتون	فرشتون سے	۶۱	۱۰	ہزارو	ہزاران ہزار
۲۰	۱۳	ہوے	ہو	۶۴	۸	حصال	خصال
۲۳	۱۳	انھینگے	اٹھینگے	۶۷	۱۰	ہوینگے	ہونیگے
۲۴	۳	رب	فضل اب	۷۰	۱۳	نام	فام
۲۸	۸	جو	تو	۷۱	۱۷	اتس	آتش
۳۱	۱۲	ہریک	ہریک کے	۱۷	۹	بھی	ہی
۳۱	۱۷	طبقتین	طبقان	۸۷	۵	جزئی	جزوی
۳۳	۱۲	دنا		۸۱	۱۴	کہا	کیا
۴۴	۵	طعنہ	طعن	۸۱	۱۶	دلون	دیوین
۴۸	۱۰	کو	کے	۸۳	۵	یہہ	یہ
۴۸	۱۲	تب	تپ	۹۸	۲	ہو	سوئے
۵۰	۱۰	شکر	سنکے	۹۹	۹	تقل	نقل کیا
۵۱	۱۶	برکتین	برکتین	۹۹	۱۰	سئول	سئوال
				۱۰۱	۴	بقصد	بقصد

صحت نامہ آداب نبوت گلزار دوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۳	دیا	وبا
۱۹	۱۲	سعور	شعور
۲۵	۱۴	کہ بل	بلکہ
۲۸	۵	نہ	ز
۳۰	۱۰	ا	نا
۳۵	۳	باب ششم	باب چہارم
ایضاً		الحضرت	حضرت
۳۵	۱۴	اپنی	ایسی
۴۱	۱۵	انہونکا	انہونکو
۴۴	۱۷	ولیکن نہ	نہ
۴۸	۵	ہوو	ہو
۵۲	۷	جازم	حازم
ایضاً	۱۰	سنو	سنوں
۵۵	۱۷	مین	ہُئین
ایضاً		شہر	کشمیر
۶۱	۸	حشر	محشر
ایضاً		دوزخ	دوزخین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۲	شبودلقا	شہودلقا
۷	۴	سنت	بھی سنت
۷۸	۲	صورت	صوت
۷۹	۸	ماہدو	ماکاہدوا
۷۹	۱۵	خبر	خیر
۷۹	۱۸	سالقین	سابقین
۸۲	۱۹	نام	فام
۸۵	۱	انہونکو	انہون کی
۸۶	۱۹	گزار	گذار
۸۸	۸	ہی	یہ
۱۰۵	۱۳	جب	حسب
۱۰۸	۸	و	وہ
۱۱۱	۱۷	ہمارے	ہمارے سے

صحت نامہ اطوار نبوت گلزار سوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۱۶	خواہو	خواہون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
15	8	اورکیا	اورکیاوہ
16	2	غصے	غصے مین
16	2	ہی	ہمی
16	18	گہونت	گہونٹ
16	19	نرد	نزد
21	13	سی	طرح
22	4	جااسکے	اُسکے
25	6	آئی ہے	آئی ای
29	5	بھی	ہی
33	7	ہک	ہی
34	13	بھی	بھی ہین
35	4	مزاج	مزاح
39	7	ہہ	ہی
41	14	بعضون	بعضون کو
46	8	اورہم	اورکہینگے
69	6	ہوگے	ہوگئے
70	13	تفضل	تفصیل
74	7	وہان	ہان
78	3	جھوتھہ	جھوتھہ
80	8	بری	بولی
80	3	غست	غیبت
87	1	لوگ	کون لوگ
89	10	جڑ	چڑا
89	14	بیت	

صحت نامہ آثار نبوت گلزار چہارم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
96	5	بہ	پہ
96	2	حق	رب
94	13	این	ابن
100	3	بھی	ہی
107	18	بیہی	بیہقی
110	9	غلطی بیت	
111	19	بڑا	پڑا
1011	1	مقنع	مقنع
113	7	یونہین	یونہی
114	4	ام القران	ام القرآن
115	7	بھی	ہی
115	18	دلونکی	دلونکو

116	19	سروار	سردار
117	9	یادکا	یادگا
117	16	گجر	گجرا
120	13	ایک ہی	ہی ایک
121	14	بھی	ہی
122	11	اگر اسکا	[illegible]
123	16	حکم	حلم
124	14	رسول	رسول باقی
131	8	بھی	ہی
131	13	کیا	کہا
132	11	ہمراد	ہمراز
135	12	اسے	اسی
115	8	نازقیں	مارقین
138	16	روت	وہ روت
158	11	کیا	کہا
158	17	یون	یون ہی
160	4	پارن	پاوان
161	9	بیجا	پہچا
162	14	اسے	اپنے

163	15	سلام بکے	سلام بھیجا
164	2	مقامت	مین تب
164	[illegible]	تو	چہتا ہی